فیضانِ اعمال (مترجم)

تصنیف
حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق دینوری المعروف
بابن السنی (متوفی ۳۶۴ھ)

مترجم و محشی
قاضی ابو محمد خلیل احمد قادری
شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ، لاہور

فرید بک سٹال لاہور
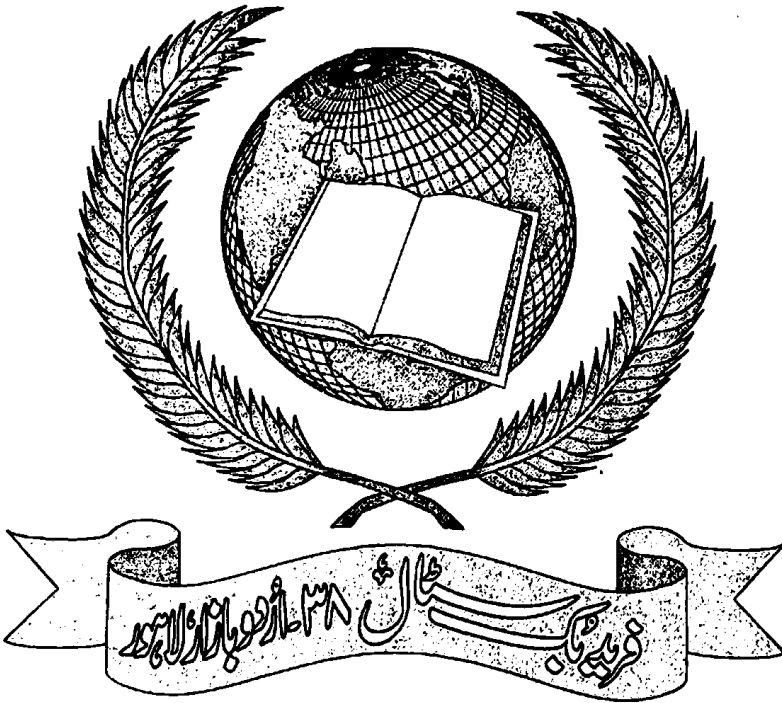
طبع باردوم : شعبان 1440ھ/اپریل 2019ء
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
قیمت : -/320 روپے

Farid Book Stall
Phone No:092-42-37312173-37123435
Fax No.092-42-37224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال ۳۸۔اردو بازار لاہور
فون نمبر ۳۷۱۲۳۴۳۵-۰۹۲-۴۲-۳۷۳۱۲۱۷۳
فیکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۳۷۲۲۴۸۹۹
ای میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

فہرس

فیضانِ اعمال

انتساب

حضرت فیضِ عالم مخدوم امم مخدوم الاولیاء علی بن عثمان
المعروف
حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

جن کے فیض سے جامعہ ہجویریہ، داتا دربار میں جامعہ نظامیہ رضویہ اور جامعہ نعیمیہ (لاہور) میں تدریسی فرائض سرانجام دینے کے بعد اب تک مختلف علوم بالخصوص دورۂ حدیث و مفتی کورس پڑھانے کا، اور آپ کے روحانی فیوض و برکات سے خدمات کا موقع مل رہا ہے

خوشبوئے رومی

پیکرِ اخلاص و شفقت حضور سیّدی و مرشدی حضرت علامہ مولانا پیرِ طریقت مولانا سردار احمد عالم قادری، آستانہ عالیہ کھرپڑ شریف، ضلع اوکاڑہ کے نام جن کی شب و روز مخلصانہ دُعاؤں کی برکات سے بندۂ ناچیز کو میدانِ تحریر میں بڑھنے کا موقع میسر آرہا ہے

علم و حکمت کے عظیم مینارے

* استاذ الحدیث حضرت مفتی اعظم علامہ محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ
* شرفِ ملت محقق العصر حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ
* محقق العصر مصنف کتبِ کثیرہ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الرزاق بھترالوی دامت برکاتہم العالیہ * حضرت علامہ مفتی و قاضی رشید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

جن کی خصوصی شب و روز کی محنت اور علمی جلال کی برکات سے بندہ تدریس و تحریر کے قابل ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمیں ایمان اور اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے، ہمیں ایسا دین عطا فرمایا ہے جو ہمیں زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ دکھ اور سکھ، بیماری اور تکلیف، تنگدستی اور فراخدستی زندگی کا حصہ ہیں، ہم اللہ تبارک وتعالیٰ سے جس حالت میں جو سوال کرتے ہیں وہ ہمیں عطا فرماتا ہے، بلکہ وہ اپنی بارگاہ میں مناجات، استغفار اور توبہ کرنے اور دست سوال پھیلانے والوں کو اپنی رحمتوں سے نہال فرما دیتا ہے۔ ہم دعا مانگتے ہیں تو وہ ہمیں جس صورت میں چاہتا ہے دعا کے ثمرات عطا فرما دیتا ہے، ہمیں دعا کی قبولیت کھلی آنکھوں سے نظر آئے یا نہ آئے، ہمیں ہر حال میں دعا مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ اللہ کریم کو بندے کا یہ عمل بہت پسند ہے، رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''الدعاء مخ العبادة'' دعا عبادت کا مغز ہے۔ یعنی پسندیدہ عبادت ہے۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ مصائب سر پر پڑتے ہیں تو ہم دعا مانگنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، ویسے تو اس حال میں بھی نصیب والوں کو یہ دعا کی توفیق حاصل ہوتی ہے، مگر بہترین صورت یہ کہ ہم بھلے وقتوں سے ہی دعا کا راستہ اختیار کریں، اللہ تبارک وتعالیٰ چاہے تو دعا کی برکت سے مصیبت کو ٹال دیتا ہے، وہ چاہے تو بڑی مصیبت کو چھوٹی میں تبدیل فرما دے، وہ جو بھی کرے اس میں ہماری بھلائی ہے، وہ اگر ہمیں تکلیف میں مبتلا فرماتا ہے تو اس امر میں بھی اس کی رحمت پوشیدہ ہے جو وقتی طور پر ہمیں سمجھ نہیں آتی، بہر حال ہمیں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہمیشہ دست بدعا حاضر رہنا چاہیے۔

عصرِ حاضر میں دین کی روح سے نابلد بعض ضعیف الاعتقاد لوگوں مسائلؒ پیش

آتے ہیں تو وہ لوگ بے عمل، بے ضمیر جاہل عاملوں کے پاس دَم کروانے اور تعویذ لینے چلے جاتے ہیں، بلکہ بعض نادان لوگ تو عیسائی اور ہندو ساحروں سے بھی تعویذ لینے سے نہیں ہچکچاتے، بلکہ آخرت کو بھلانے والے بعض کم فہم مسلمان اپنے عزیزوں و اقارب کو نیچا دکھانے کے لیے ان پر ہندو اور عیسائی ساحروں سے جادو کرواتے ہیں جس کی وجہ سے گھروں میں ناچاقیاں جنم لیتی ہیں۔ "والعیاذ باللہ من ذٰلك" (اسلام میں ایسی حالت کی کوئی گنجائش نہیں)۔

صالحین سے دعا اور دَم کروانا نیز تعویذ لینا ایک مباح اَمر ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ علماء اور مشائخ کی ایک اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام الناس کو دَم کرنے اور تعویذ دینے کے ساتھ ساتھ قرآنی اور نبوی دعاؤں کی تلقین بھی کریں، ہر ماں باپ کو چاہیے کہ خود بھی خاص خاص دعاؤں کو اپنا معمول بنائیں نیز انہیں اپنی اولاد کو بچپن ہی سے یہ دعائیں ازبر کروائیں اور پڑھوائیں تاکہ ہماری اگلی نسلیں روحانیت کے نام پر جہالت پھیلانے والے ضمیر فروش عاملوں اور غیر مسلم جادوگروں سے محفوظ ہو جائیں، یہ جہالت اور گمراہی کے خلاف بہت بڑا جہاد ہوگا جس کی عصرِ حاضر میں اشد ضرورت ہے۔

دعا کوئی بھی ہو، کسی بھی زبان میں ہو بندے کو رب کے قریب کر دیتی ہے، یقیناً نبوی دعاؤں کی چاشنی اور تاثیر عام دعاؤں سے کہیں بڑھ کر ہے، اس تناظر میں نبوی دعاؤں کو معمولات میں شامل کرنا بہت اہم ہے، مگر کا اس یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کتاب و سنت کی پیروی کرنے والے اولیاء و صالحین سے منقول دعاؤں کو رَدّ کر دیا جائے جیسے کہ بعض تصوف مخالف عناصر کی روش ہے، ان کا یہ عمل حکمت اور دانش مندی پر مبنی نہیں ہے کیونکہ اولیاء و صالحین کی دعاؤں کے یہ کلمات قرآنی اور نبوی دعاؤں سے ہی مستفاد ہیں۔

اللہ رب العزت کے ساتھ اس کی مخلوق کا ٹوٹا ہوا تعلق جوڑنا یا اس کے کمزور تعلق کو مظبوط کرنا عظیم عمل ہے۔ یہ انبیاء کرام کا معمول رہا ہے اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کے علماء و مشائخ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقوش چراغِ راہ بناتے ہوئے یہ ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔

پیشِ نظر کتاب "عمل الیوم ولیلۃ" نبوی دعاؤں کے حوالے سے لکھی اہم کتب میں سے

ایک ہے جسے امام ابوبکر احمد بن محمد المعروف ابن السنّی نے ترتیب دیا ہے، ان دعاؤں کو پڑھتے ہوئے اگر ہم یہ تصور رکھ سکیں کہ یہ مبارک کلمات نبی کریم ﷺ کی مبارک زبان سے ادا ہوئے

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل نہیں   راہ دکھلائیں کسے رہروِ منزل ہی نہیں

آج ہمارے معاشرے کے تمام طبقات کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلا ہیں، بے چینی اور اضطراب والوں کی دنیا کو تباہ و برباد کیے ہوئے ہے، سکون کی دولت سکون آور ادویات میں نہیں تلاوتِ قرآن، درود وسلام، ذکر الٰہی میں مضمر ہے۔ اس تناظر میں علامہ حافظ خلیل احمد قادری صاحب مبارک کے مستحق ہیں کہ انہوں نے پیشِ نظر کتاب کا سلیس، شستہ اور رواں اُردو ترجمہ کر کے اُردو دان طبقہ کے لیے بڑی سہولت پیدا کر دی ہے، اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے جتنے لوگ ذکر و فکر مناجات اور دعا کی حلاوت سے آشنا ہوں گے وہ علامہ خلیل احمد قادری صاحب کی نیکیوں میں اضافے کا ذریعہ بنیں گے، اللہ کریم ان کی علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

کچھ مترجم کے بارے میں

پیشِ نظر کتاب کے مترجم علامہ حافظ خلیل احمد قادری حفظہ اللہ تعالیٰ ایک ذی علم شخصیت ہیں، وہ درسیات کے ماہر استاذ ہیں نیز عربی، اُردو اور فارسی اَدب کے خصوصی شغف رکھنے والے انسان ہیں، ان کے تعلیمی ریکارڈ کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ علم ان کی گھٹی میں شامل ہے، ان کے تعلیمی مراحل درج ذیل ہیں:

حفظِ قرآن و تجوید

علامہ خلیل احمد قادری نے جامعہ رضویہ ضیاء العلوم، راولپنڈی میں دو اساتذہ سے اکتساب فیض علم کرتے ہوئے صرف چودہ ماہ کی قلیل مدت میں قرآن کریم حفظ کیا، پہلے پچیس پارے ضلع اٹک کے رہنے والے اپنے ماموں کے بیٹے قاری محمد صدیق چشتی صاحب سے حفظ کیے جبکہ ان کے ساتھ افریقہ جانے کے بعد بقیہ پانچ پارے قاری محمد نذیر قادری صاحب (ڈیرہ

اسماعیل خان والے) سے حفظ کیے، بعد ازاں جامعہ رضویہ میں ہی قاری محمد علی اکبر نعیمی اور قاری محمد عبدالرب صاحب سے استفادہ کرتے ہوئے تجوید کا دو سالہ کورس مکمل کیا اور تنظیم المدارس کے امتحان منعقدہ ۱۹۹۲ء میں اے گریڈ اور پورے پاکستان کی سطح پر پہلی پوزیشن حاصل کر کے اعلیٰ نمبروں کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔

عربی و اسلامی علوم تحصیل

علامہ خلیل احمد قادری صاحب نے جامعہ رضویہ، راولپنڈی میں حفظِ قرآن اور تجوید کے بعد درسِ نظامی کا آغاز کیا مگر کچھ عرصہ کے بعد داتا کی نگری لاہور کا رُخ کیا جہاں انہوں نے جامعہ نظامیہ رضویہ کے اساتذہ سے اکتسابِ علم و فیض کیا اور ۱۹۹۴ء میں تنظیم المدارس کے تحت ''الشہادۃ الثانویہ العامہ'' کا امتحان ''ممتاز مع الشرف'' درجہ کے ساتھ پاس کیا۔

اس کے بعد تنظیم المدارس کے تحت ہی ۱۹۹۶ء میں ''الشہادۃ الثانویہ الخاصہ'' کا امتحان دیا جو کہ ممتاز درجہ کے ساتھ پاس کیا۔

اس کامیابی کے بعد انہوں نے ۱۹۹۸ء میں ''الشہادۃ العالیہ'' کا امتحان دیا، یہ امتحان بھی ''الممتاز'' درجہ کے ساتھ پاس کیا، ان کی علمی تشنگی ابھی باقی تھی، انہوں نے ۲۰۰۰ء میں ''شہادۃ العالمیہ'' کا امتحان دیا جسے ''ممتاز'' درجہ میں پاس کیا۔

مزید عصری تعلیم

علامہ خلیل احمد قادری صاحب نے فقط روایتی دینی تعلیم پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ عربی، فارسی اور اُردو فاضل امتحانات بھی پنجاب بورڈ سے اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا، اس کے ساتھ ساتھ پنجاب یونیورسٹی جدید عربی لینگویج میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور اوپن سے .ATTC کا کورس کیا، اور لاہور یونیورسٹی سے ایم۔فل کی ڈگری حاصل کی، پھر تنظیم المدارس بورڈ کے تحت دو سالہ مفتی کورس کا امتحان پاس کیا، اور اب .PHD کی منازل طے کر رہے ہیں۔

تنظیم المدارس کے نظام تعلیم کے تحت چاروں تعلیمی مراحل میں علامہ خلیل احمد قادری صاحب نے جامعہ رضویہ، راولپنڈی اور جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں تعلیم حاصل کی، دونوں درس گاہوں میں ان اساتذہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

* جامعہ رضویہ، راولپنڈی میں:

(۱) حضرت علامہ سیّد غلام محی الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت علامہ سیّد حسین الدین شاہ صاحب

(۳) حضرت علامہ مولانا عبد الرزاق بھترالوی صاحب

(۴) صاحبزادہ معین الدین شاہ صاحب

(۵) صاحبزادہ انعام الحق شاہ صاحب

(۶) مولانا محمد اسحاق ظفر صاحب

(۷) مولانا سیّد اطہر شبیر شاہ صاحب

(۸) مولانا فضل الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) مولانا عبد الرشید قریشی صاحب

(۱۰) مولانا قاری جمیل احمد صاحب

(۱۱) مولانا شیر دل صاحب

(۱۲) مولانا عبد الحی افغانی صاحب

(۱۳) سعید خان مردانوی صاحب

* جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں:

(۱) مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) مصنف کتبِ کثیرہ (شرفِ ملت) علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۳) علامہ مفتی گل احمد عتیقی صاحب

(۴) علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی صاحب

(۵) علامہ مفتی یار محمد دامت برکاتہم والعالم

(۶) علامہ حافظ عبد الستار سعیدی صاحب

(۷) علامہ قاری جان محمد صاحب

(۸) علامہ مفتی رشید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) علامہ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب

(۱۰) استاذ احمد مصری صاحب

* پنجاب یونیورسٹی کے اساتذۂ کرام:

(۱) ڈاکٹر خالق داد ملک صاحب

(۲) ڈاکٹر قمر علی زیدی صاحب

(۳) ڈاکٹر مظہر معین صاحب

(۴) ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب

* لاہور یونیورسٹی کے اساتذۂ کرام:

(۱) ڈاکٹر علی اکبر الازہری صاحب

(۲) ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری صاحب

(۳) ڈاکٹر سیّد سلطان شاہ صاحب

* اُردو یونیورسٹی کے اساتذۂ کرام:

(۱) ڈاکٹر ممتاز الحسن باروی صاحب

(۳) ڈاکٹر عمران انور نظامی صاحب

(۳) ڈاکٹر محمد طاہر تنولی صاحب

تدریسی خدمات

(۱) جامعہ اسلامیہ، پونچھ روڈ، لاہور (ایک سال)

(۲) دار العلوم جامعہ نعیمیہ، لاہور (ایک سال)

(۳) جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور (ساڑھے چار سال)

(۴) جامعہ ہجویریہ، داتا دربار، لاہور (۲۰۰۵ء سے اب تک)

تصنیفی خدمات

فاضل موصوف علامہ خلیل احمد قادری صاحب تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف کا بھی شغف رکھتے ہیں، تدریسی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے بعد تصنیف و تالیف کے لیے

بھی وقت نکالتے ہیں جو کہ ایک قابلِ تحسین اَمر ہے، ان کی تصنیفی خدمات درج ذیل ہیں:

(۱) شرح الادب المفرد للبخاری، ۲ جلدیں (غیر مطبوعہ)

(۲) عمل الیوم واللیلۃ للمحدث ابن السنّی کا ترجمہ ۲۰۰۳ء میں مکمل ہوا، جو کہ اب فرید بک سٹال کی طرف سے ۲۰۱۸ء میں طبع ہو رہا ہے۔

(۳) صید الخواطر للمحدث ابن جوزی کا ترجمہ ۲۰۰۴ء میں مکمل ہوا ہے جو غیر مطبوعہ ہے۔

(۴) زینۃ الادب شرحِ فیض الادب، مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور ۲۰۱۳ء سے طباعت ہوئی۔

(۵) زینۃ الحدیقہ شرح حدیقۃ الادب، گیارہویں جماعت کے لیے (زیرِ تکمیل) ہے۔

(۶) زینۃ الحدیقہ شرح حدیقۃ الادب، بارہویں جماعت کے لیے زیرِ تکمیل ہے۔

(۷) زینۃ السراجی شرح السراجی فی المیراث (زیرِ تکمیل) ہے۔

(۸) زینۃ القدوری شرح مختصر القدوری، ۲ جلدیں (اس کی ایک جلد شائع ہو چکی ہے جبکہ دوسری جلد زیرِ تکمیل ہے)۔

(۹) زینۃ المطامعہ شرح مطالعۃ العربیہ

(۱۰) قرآن مجید وجوہ حذف کا تحقیقی جائزہ (مقالہ ایم۔فل غیر مطبوعہ)

(۱۱) نمازِ تراویح کتنی رکعتیں پڑھیں؟ (مطبوعہ بیت الرفاہ مکتب)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ فاضل موصوف علامہ خلیل احمد قادری حفظہ اللہ تعالیٰ کی تدریسی اور تصنیفی کاوشوں کو قبول فرمائے اور انہیں ان کے والدین اور اساتذہ کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری، لاہور

۷ فروری ۲۰۱۸ء/ ۲۰ جمادی الاوّل ۱۴۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوانح .... محدّث ابن السنی

مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسم گرامی، نسب اور ابن السنی کی نسبت کا بیان

آپ کا اسم گرامی الامام الحافظ الثقہ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن اسباط بن عبداللہ بن ابراہیم بن بدیح الدینوری ہے۔

ابن السنی نسبت کا سبب

حضرت علامہ سمعانی نے [1] اور علامہ ابن الاثیر نے [2] فرمایا کہ ابن السنی کا تلفظ اس طرح ہے کہ سین کے اوپر پیش اور نون مکسور اور اس پر شد ہے اور یہ لفظ سنت کی طرف منسوب ہے اور سنت بدعت کی ضد ہے۔ جب خلاف سنت کام کرنے والے اور بدعتی آپ کے زمانے میں زیادہ ہو گئے تو اس وقت لوگوں نے آپ کی حدیث و سنت کی خدمات کو دیکھ کر آپ کو ابن السنی کہنا شروع کر دیا۔

تاریخ پیدائش اور وفات، اور مسلکی رجحان

حضرت علامہ امام ذہبی نے اپنی مشہور کتاب سیر اعلام النبلاء میں [3] نقل کیا کہ آپ سن ۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال ۳۶۴ھ میں ہوا۔ یوں آپ نے مجموعی لحاظ سے چوراسی (۸۴) سال عمر پائی۔

---

[1] سمعانی، ابو سعد عبدالکریم، کتاب الانساب ج ۷، ص ۱۷۵، مکتبہ المعلمی الیمانی، بیروت

[2] ابن الاثیر، اللوباب فی تہذیب الانساب، ج ۲ ص ۱۴۹، مکتبہ دار صادر، بیروت

[3] ذہبی، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۶ ص ۲۵۵، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

آپ کی ولادت گہوارۂ علم وادب اور اصلاح میں ہوئی کیونکہ آپ دینوری تھے اور شہر دینور علامہ یاقوت الحموی کی معجم البلدان کی تحقیق کے مطابق علم وادب کا مرکز تھا۔

مقامات تعلیم و تعلم

محدث ابن السنی نے مختلف مقامات کی طرف حصول علم کے لیے سفر کیا جن میں سر فہرست درج ذیل ہیں:

(۱) دمشق (۲) بغداد (۳) کوفہ (۴) بصرہ (۵) الجزیرہ (۶) مصر وغیرہ۔

مختلف مقامات پر حصول علم کے لیے آپ کا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے اساتذہ کرام بہت زیادہ ہیں اور اساتذہ کرام کی کثرت اور تلامذہ کی کثرت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ مضبوط اور تبحر فی الحدیث کا مقام رکھتے تھے۔

آپ کے اساتذہ اور تلامذہ کی کثیر تعداد ہے، ہم اجمالی فہرست کو ذکر کرتے ہیں تاکہ آپ کی علمی بصیرت قارئین وشائقین پر واضح ہو جائے۔

تلامذہ عظام

امام احمد نے فتح المغیث (ج ۳ ص ۳۳۳) پر ارشاد فرمایا کہ سلف صالحین کا طریقہ چلا آرہا ہے کہ وہ علو اسناد میں رغبت رکھتے تھے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب حصول علم کی صورت میں ایک دوسرے سے سماع حدیث کیا جائے۔ آپ سے آپ کے تلامذہ نے مختلف مقامات پر سماع حدیث کیا جن میں سے مندرجہ ذیل سر فہرست ہیں:

(۱) احمد بن عبد اللہ الاصبہانی (۲) احمد بن الحسین الکسار (۳) علی بن عمر الاسد آبادی (۴) عبد اللہ بن عمر بن عبد اللہ ابو محمد الذاذانی (۵) احمد بن علی علوی

علماء کا زبردست خراج تحسین

(۱) امام ذہبی نے تذکرہ الحفاظ [1] میں آپ کے سوانح میں آپ کو یوں خراج تحسین پیش کیا: "اَلْحَافِظُ الْاِمَامُ الثِّقَةُ وَكَانَ دِيْنًا خَيِّرًا صُدُوْقًا"۔ آپ حافظ

[1] ذہبی، محمد بن احمد، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۹۴۰۔۹۳۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت

الحدیث وقت کے پیشوا اور مضبوط راوی تھے اور آپ ''رَحَلَ وَ کَتَبَ الْکَثِیْرَ'' بہترین اور سچائی کے پیکر تھے اور امام ذہبی [1] نے فرمایا: ''اَلْحَافِظُ رَحَلَ وَ کَتَبَ الْکَثِیْرَ'' کہ جس وقت حافظ الحدیث نے دنیا سے کوچ کیا تو آپ بہت ساری کتابیں لکھ چکے تھے اور امام ذہبی [2] نے میں لکھا: ''اَلْاِمَامُ الْحَافِظُ الثِّقَةُ الرِّحَالُ'' حافظ الحدیث اور مضبوط راوی ہونے کے ساتھ ساتھ آپ مختلف مقامات کی طرف حصول علم کے لیے سفر کرنے والے تھے۔

(۲) اور امام سبکی شافعی نے طبقات شافعیہ الکبریٰ [3] میں فرمایا: ''وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا فَقِيْهًا شَافِعِيًّا'' (آپ نیک آدمی تھے اور فقہ شافعی سے تعلق رکھتے تھے)۔ یوں ہی آپ کے متعلق کلمات ثناء الحافظ ابن ناصر الدین الدمشقی [4] نے الحافظ ابن حجر [5] نے اور الحافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق الدینوری ابن السنی نے، یوں ہی علامہ سخاوی [6] نے آپ کو حافظ الحدیث کہہ کر خراج تحسین پیش کیا۔

تصانیف

(۱) عمل الیوم واللیلة سلوك النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع ربه

(۲) القناعة بروایت علی بن عمر الاسدأباذی

(۳) الایجاز فی الحدیث

(۴) الضیافة

(۵) الطب

---

[1] ذہبی، محمد بن احمد، العبر فی خبر من عنبر ج ۲ ص ۱۲۰۔۱۱۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت

[2] ذہبی، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۶ ص ۲۵۵، مؤسۃ الرسالۃ، بیروت

[3] امام سبکی، طبقات شافعیہ الکبریٰ، ج ۲ ص ۹۶، دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت

[4] دمشقی، حافظ ابن ناصر الدین، توضیح المشتبہ ج ۵ ص ۱۹۴، مؤسۃ الرسالۃ، بیروت

[5] عسقلانی، حافظ ابن حجر، تبصیر المنتبہ، ج ۲ ص ۷۵۴، مکتبۃ العلمیہ، بیروت

[6] سخاوی، حافظ محمد بن عبد اللہ، اعلان بالتوبیخ ص ۲۹۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(۶) فضائل الاعمال

(۷) الصراط المستقیم

(۸) رواتہ الاخوۃ بعضھم عن بعض

مصنف علیہ الرحمۃ کی سوانح کے مصادر و مراجع

کتاب	مصنف	حوالہ
(۱) الاعلان بالتواریخ	الحافظ الامام السخاوی	ج ۱ ص ۲۶۷
(۲) الاکمال	ابن ماکول	ج ۴ ص ۵۱
(۳) الانساب	علامہ سمعانی	ج ۷ ص ۱۷۶
(۴) تبصیر المنتبہ	حافظ ابن حجر	ج ۲ ص ۷۵۴
(۵) تذکرۃ الحفاظ	الامام الذہبی	ج ۳ ص ۹۴۰، ۹۳۹
(۶) توضیح المشتبہ	ابن ناصر الدین الدمشقی	ج ۵ ص ۱۹۴
(۷) سیر اعلام النبلاء	الامام الذہبی	ج ۱۶ ص ۲۵۵، ۲۵۷
(۸) شذرات الذھب	ابن عماد الحنبلی	ج ۳ ص ۴۷
(۹) طبقات الشافعیہ الکبریٰ	امام سبکی	ج ۲ ص ۹۶
(۱۰) العبر فی خبر من عنبر	امام الذہبی	ج ۲ ص ۱۱۹، ۱۲۰
(۱۱) اللباب فی تہذیب الانساب	ابن الاثیر	ج ۲ ص ۱۴۹، ۱۵۰
(۱۲) معجم المؤمنین	عمر رضا کحالۃ	ج ۲ ص ۸۰

اساتذہ کرام

(۱) الامام الحافظ ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی (المتوفی ۳۰۳ھ) (جن کی مشہور کتابیں السنن الکبریٰ، السنن الصغریٰ، عمل الیوم واللیلۃ اور ابن السنی خود السنن الصغریٰ کے راوی بھی ہیں)۔

(۲) الامام الحافظ ابو خلیفہ فضل بن حباب الجمی (المتوفی ۳۰۵ھ)

(۳) الامام الحافظ احمد بن علی بن المثنیٰ ابو یعلیٰ موصلی (المتوفی ۳۰۷ھ) (جنکی مشہور کتب

(۱)المسند (۲) معجم الشیوخ وغیرھما ہیں)۔

(۴) الامام الحافظ ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ الساجی (المتوفی ۳۰۷ھ)

(۵) الامام الحافظ مفسر قرآن محمد بن جریر الطبری (المتوفی ۳۱۰ھ) (جن کی مشہور کتب (۱) تفسیر ابن جریر (۲) جامع البیان (۳) تہذیب الآثار ہیں)۔

(۶) الامام الحافظ محمد بن حسن بن قتیبہ (المتوفی ۳۱۰ھ)

(۷) الامام الحافظ عبداللہ بن زیدان بن یزید ابو محمد البجلی الکوفی (المتوفی ۳۱۳ھ)

(۸) الامام الحافظ محمد بن محمد سلیمان ابوبکر الباغندی (المتوفی ۳۱۲ھ)

(۹) الامام الحافظ احمد بن منیع ابوالقاسم البغوی (المتوفی ۳۱۷ھ) جن کی مشہور کتب (۱) معجم الصحابۃ (۲) ملاعلی بن الجعد وغیرھما۔

(۱۰) الامام الحافظ ابوعروبۃ الحسین بن محمد بن ابومعشر الحرانی (المتوفی ۳۱۸ھ) مصنف کتب کثیرہ۔

(۱۱) الامام الحافظ ابوالحسن احمد بن عمیر بن یوسف بن موسیٰ بن جوص (المتوفی ۳۲۰ھ)

(۱۲) الامام الحافظ ابومحمد یحییٰ بن صاعد (المتوفی ۳۲۸ھ)

(۱۳) الامام الحافظ الحسین بن اسماعیل بن سعید بن القاضی ابان المعروف المحاملی (المتوفی ۳۳۰ھ) جن کی مشہور کتاب الامالی موجود ہے۔

(۱۴) الامام الحافظ الحسین بن عبداللہ القطان وغیرھم

نوٹ: الحافظ سے مراد حافظ الحدیث اور ثقہ ہے آپ کے اکثر اساتذہ کرام شیوخ الحدیث اور وقت کے بڑے بڑے امام گزرے ہیں بالخصوص امام نسائی، ابویعلیٰ، ابوعروبہ الحرانی اور امام بغوی اور اکثر اساتذہ کرام اور شیوخ حدیث کی وفات ۳۰۳ھ اور ۳۲۰ھ کو ہوئی ہے جو کہ علامہ ابن السنی کی سند عالی پر دلالت کرتی ہے۔اس کی دلیل یہ ہے کہ اس پائے کے محدثین نے آپ کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ کا اپنی اپنی تصانیف میں حوالہ ذکر کیا ہے مثلاً حدیث وسنت میں یدطولیٰ رکھنے والے علامہ اصبہانی (الترغیب والترھیب) میں اور علامہ عبد الغنی المقدسی نے اپنی تصنیف (الامر بالمعروف والنھی عن المنکر) میں، علامہ حافظ ضیاء المقدسی

نے (الاحادیث المختارہ) میں اور علامہ ابن حجر عسقلانی نے (نتائج الافکار) میں اور امام جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور اور الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر میں آپ کی کتاب کے حوالہ جات ذکر کیے، لہٰذا یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ آپ کی طرف سنت کی نسبت کرتے ہوئے آپ کو ابن السنی کہنا بجا طور پر جائز ہے۔

سانحہ وفات

محدث ابن السنی کا سانحہ ارتحال بھی انوکھا ہے، حضرت علامہ علی بن احمد بن محمد بن ابوبکر بن السنی یعنی آپ کے جگر گوشہ نے فرمایا کہ میرے والد گرامی احادیث کی کتابت کررہے تھے کہ یکایک آپ نے قلم کو سیاہی والی دوات میں رکھا اور ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعا مانگنے لگے۔ اس کے فوراً بعد روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ یوں آپ تقریباً چوراسی (۸۴) سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اس وقت اسلامی تاریخ کے مطابق سن تین سو چونسٹھ ۳۶۴ھ تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تصنیف کو مقبولیت بین الانام کا اعزاز عطا فرمائے اور بندہ راقم کے گناہوں کا کفارہ بنائے۔ لوگ عتبہ غلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرض الموت کے دوران ان کے پاس گئے تو انہوں نے بڑے قیمتی اشعار کہے:

میں دنیا سے نکلا اور میری قیامت قائم ہوگئی   اس دن میرا جنازہ اٹھانے والے کم ہو گئے

"میرے گھر والوں نے میری قبر کھودنے میں جلدی کی اور گھر سے نکلنے کو بزرگی قرار دیا"۔

"گویا انہوں نے اس دن میری صورت کو قطعاً نہ پہچانا جب میرے اوپر دن اور رات آئے"۔ (بحوالہ تنبیہ المغترین، مترجم: مولانا محمد صدیق ہزاروی، ص ۸۶ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مصنف علیہ الرحمۃ کا شجرہ نسب نقشہ کی صورت میں

ابونصر احمد بن الحسین الکساء الدنیوری (الامام ابن السنی)

↓

ابومحمد عبدالرحمٰن بن حمد بن الحسین الدوقی

↓ ↓

ابوالحسن سعد الخیر بن محمد بن سہل الانصاری ← ابوالیمن نوید بن الحسن الکندی ← ابوالحسن علی بن احمد بن عبدالواحد القدسی (ابن البخاری) ← عمر بن حسن بن فرید بن امیلہ

ابو عبداللہ سفیان بن ابی الفضل الخزقی ← ابو مسعود عبدالجلیل بن محمد (کوثاہ)

(۱) کتاب عمل الیوم واللیلۃ کا عنوان کیا ہے اور اس میں کس کس چیز کا بیان ہوا؟

مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ کتاب ان اوراد و وظائف پر لکھی ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شب و روز کا معمول تھے تا کہ انسان ان اعمال کو معمولات زندگی کا حصہ بنائے، اس لیے اس کتاب کا نام عمل الیوم واللیلۃ رکھ کر مصنف نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ گویا کہ انسانی زندگی چند شب و روز کے صفحات ہیں جو کہ عنقریب ختم ہو جائیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ نام اپنے عظیم استاذ امام نسائی کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ کی اتباع میں تجویز کیا ہو۔ غرضیکہ مصنف نے یہ نام بہت باریک بینی کے بعد منتخب کیا۔ دراصل یوم کا اطلاق صبح صادق کے طلوع ہونے سے لے کر غروب آفتاب تک اور لیل کا اطلاق آفتاب کے غروب ہونے سے لے کر طلوع فجر تک ہوتا ہے، گویا مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ نام تجویز کر کے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ یہ کتاب دن رات کے لمحات کے نبوی اوراد و وظائف پر مشتمل ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب کے اندر زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی تا کہ ہر کام سنت کے مطابق ہو جائے مثلاً نماز، جہاد، مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ اور دعاء، وضو، خرید و فروخت، سونا، جاگنا، عیادت مریض، نعمت ملنے کی دعائیں، مصائب و آلام سے نکلنے کی دعائیں، نظر بد لگنے، دوست کی ملاقات اور رخصتی کے وقت کا طریقہ اور دعا اور انسانی ضرورت کے جزوی اور اجتماعی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر

روشنی ڈالی تاکہ انسانی زندگی کے لیے یہ کتاب ایک ڈکشنری کی حیثیت رکھے۔

(۲) اسلوب کتاب پر روشنی!

مصنف علیہ الرحمۃ نے کتاب کے اندر احادیث کے اکٹھا کرتے کا وہی طریقہ بیان کیا جو آپ کے ہم عصر محدثین یا آپ سے پہلے کے محدثین کا طریقہ تھا بالخصوص آپ کے استاذ علامہ نسائی کا جو طریقہ اپنی کتاب لکھنے میں تھا وہی اسلوب مصنف نے اپنایا۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے سند احادیث کو مطلقاً ذکر کیا، تعلیق یا تخریج کی طرف اشارہ نہیں کیا لیکن احادیث کی اقسام واصطلاحات مثلاً صحیح، حسن، ضعیف کو بیان کر دیا۔

ہم نے مزید ان احادیث کی تخریج اور ماخذ مراجع ''عجالۃ الراغب المتمنی'' سے خلاصہ بیان کر دیا ہے، جس کی تحقیق ابی اسامہ سلیم بن عبد الہلالی نے کی ہے۔

(۳) مصنف علیہ الرحمۃ اور ان کے استاذ شیخ نسائی کے درمیان موازنہ

(۱) ایک سوتیس احادیث کی سند مصنف نے اپنے شیخ نسائی کے مطابق ذکر کی ہے جو صراحۃً ان کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں موجود ہیں اور کچھ ایسی بھی احادیث امام نسائی نے ذکر کی ہیں جو ان کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں تو موجود نہیں لیکن ان کی دوسری کتاب فضائل القرآن وغیرہ میں موجود ہیں اور کچھ احادیث کی سند ابو یعلیٰ موصلی، ابو عروبۃ الحرانی کے طریقے پر ذکر کی ہیں جو اکثر سنن النسائی مصنف کے شیخ کی کتاب میں موجود ہیں۔

(۲) محدث ابن سنی نے کچھ احادیث امام نسائی کے طریقے سے ہٹ کر بیان کی ہیں جن کو امام نسائی نے پسند بھی نہیں کیا اور ان کی شرط حدیث کے مطابق بھی نہیں ہے اور جن جن سندات احادیث میں محدث ابن السنی نے تفرد و امتیاز اپنایا ان میں اکثر احادیث ضعیف اور موضوع ہیں، امام نسائی کا طریقہ اس کے برعکس ہے۔

(۳) محدث ابن السنی جب کتاب کے ابواب قائم کرتے ہیں تو ترجمۃ الباب میں من وعن امام نسائی کی پیروی کرتے ہیں جبکہ امام نسائی کبھی شیخ کی پیروی کرتے ہیں اور کئی مقامات پر ان کا اپنا تفرد ہوتا ہے۔

(۴) مصنف علیہ الرحمۃ نے کچھ ابواب کا اپنے شیخ کی کتاب پر اضافہ بھی کر دیا جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) باب ما جاء فی الزھرۃ
(۲) باب ما جاء فی کنی النساء
(۳) باب ما یقول اذا احتجم
(۴) باب ما یقول اذا اھل شھر رجب
(۵) باب اشتھاء المریض
(۶) باب مسئلۃ المریض عن حالہ
(۷) باب تطبیب نفس المریض
(۸) باب ما یقول لمرضی اھل الکتاب
(۹) باب ما یقول اذا رای ھلالًا۔

(۵) کچھ ابواب امام نسائی کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں ایسے ہیں جن کو مصنف نے ذکر نہیں کیا، وہ یہ ہیں:

(۱) باب ما یقول من حلف باللّات والعزیٰ
(۲) باب ما یقول اذا شرات الخبز
(۳) باب ما یؤمر بہ المشرك ان یقول
(۴) باب الکراھیۃ فی ان یقول الانسان نسیت اٰیۃ کذا وکذا
(۵) باب النھی ان یقول الرجل اللھم ارحمنی ان شئت
(۶) باب النھی ان یقول الرجل اللھم اغفرلی ان شئت وغیرھا۔

(۶) محدث ابن السنی حدیث کی مطلقاً علت بیان نہیں کرتے اور نہ ہی راویوں کے ضعف یا توثیق کو بیان کرتے ہیں جبکہ امام نسائی اس معاملے میں تفرد رکھتے ہیں۔

اوراد و وظائف کی پابندی اور فوائد و اہمیت

سبھی حضرات جانتے ہیں کہ اطباء اور حکماء جیسے مختلف امراض کا علاج ادویات کے

ذریعے کرتے ہیں یوں ہی مختلف بیماریوں کا علاج پرہیز سے کرتے ہیں۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک طریقوں کو اپنانے سے اور اذکار و وظائف اور مختلف ادعیہ مؤمن کے دل کا چین اور سکون ہیں۔ صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مکۃ المکرمۃ کے راستہ میں چل رہے تھے، آپ کا گزر جمدان نامی پہاڑ کے پاس سے ہوا۔ آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ جمدان کی سیر کیا کرو اور تم سے مفردون سبقت لے گئے ہیں۔ صحابہ کرام نے استفسار کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مفردون کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے وہ مرد اور عورتیں مراد ہیں جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پہاڑ اور ذکر کے درمیان ایک چیز میں مناسبت ہے۔ وہ یہ ہے کہ جیسے پہاڑ کے ذریعے زمین کو سکون ملتا ہے: ''وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ﴿۷﴾'' (النبا:۷) قرآن نے اس کو زمین کے لیے کیل کا درجہ دیا ہے اس طریقے سے انسانی قلوب کو بھی اطمینان اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہوتا ہے جس پر خود قرآن ناطق ہے: ''اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾'' (الرعد:۲۸) اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ذکر کی کوئی انتہا مقرر نہیں فرمائی بلکہ فرمایا: ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾'' (الاحزاب:۴۱) کہ میرا ذکر اہل ایمان کثرت سے کریں، لہٰذا ہر بندے کو کم از کم ان اذکار کو تو لازمی اپنانا چاہیے جن کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے اور وہ دعائیں جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دن رات کے مختلف اوقات میں وارد ہوئی ہیں مثلاً بستر پر سوتے وقت، بیدار ہونے کے وقت، کھانے کے وقت، دودھ پیتے وقت، پانی پیتے وقت، لباس پہنتے وقت، گھر سے باہر نکلتے وقت، بارش اور آندھی کے وقت، چاند دیکھتے وقت اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کی آسانی کے لیے مختصر اور مختلف دعائیں مانگیں اور در حقیقت دعا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکریہ ادا کرنے کا طریقہ ہے۔

ازالۂ وہم

آج کل کئی لوگ دعائیں مانگتے ہیں، کچھ دنوں کے بعد زبان سے کلمہ شکایت نکالتے ہیں کہ ہمارا رزق بھی حلال کا ہے پھر بھی وہ اب ہماری دعائیں نہیں سنتا، یہ شکوہ جہالت ہے، دراصل اللہ تعالیٰ بندے کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے لیکن اس کی قبولیت کی تین صورتیں ہیں:

(۱) اگر وہ دعا اس کے حق میں بہتر ہو خواہ وہ دین کے معاملہ میں ہو یا دنیاوی معاملے میں تو اللہ تعالیٰ اس کو ویسا ہی قبول کر کے پورا کر دیتا ہے، اسی کو ہم کہتے ہیں: جی دعا قبول ہو گئی، جو مانگا وہ مل گیا۔

(۲) بعض اوقات انسان دعا مانگتا ہے اور اس پر کوئی پریشانی آنے والی ہوتی ہے یا اس کو کوئی بیماری لاحق ہونے والی ہوتی ہے تو اس کی دعا کو اللہ تعالیٰ اس پریشانی کے ٹالنے کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔

(۳) اگر مذکورہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو اس کی آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کو قیامت والے دن اتنا بدلہ دے گا کہ وہ بندہ کہے گا کہ کاش! دنیا میں میری کوئی دعا پوری نہ ہوتی، ہر دعا کا صلہ مجھے آخرت میں ملتا۔

اس لیے کسی عاشق نے کیا خوب نصیحت کی۔ (ھود:۴۱)

ترک دنیا کر نہ ہر لذت کو چھوڑ معصیت کو ترک کر غفلت کو چھوڑ
نفس و شیطان لاکھ در پے ہوں مگر تو ہرگز ذکر نہ اطاعت کو چھوڑ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اوراد و وظائف کی پابندی اور اس کے نتائج

آج کل شومئ قسمت کچھ لوگ احادیث کو ضعیف کہہ کر اوراد و وظائف کی چاشنی سے محروم ہو جاتے ہیں لیکن اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت فرماتے ہیں کہ یہ تو قدرت الٰہیہ پر ایمان و یقین کی بات ہے جو ہر مؤمن کے قلب میں ہونا چاہیے۔ اگر بالکل ہی نہ ہو تو مؤمن ہی کہاں اور اگر اس حد تک نہ ہو تو مؤمن ضرور ہے مگر عارف اور کامل الایمان ہرگز نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کو ان احادیث پر بھی یقین کامل تھا جن سے ثبوت کو علماء ظن مانتے ہیں جس طرح حدیث قدسی میں ہے: ''اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ'' میں اپنے بندے کے گمان کے قریب رہتا ہوں۔

پہلی مثال: حدیث شریف میں مذکور ایک دعا ہے ''بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا'' (ھود:۴۱) کہ کسی کشتی پر سوار ہوتے وقت پڑھ لی جائے تو کشتی غرق ہونے سے محفوظ رہے گی۔

امام اہلِ سنت رضی اللہ عنہ نے پہلے سفر حج میں جہاز پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لی تھی ساتھ ہی والدین کریمین بھی تھے، جہاز چونکہ سمندری تھا، سخت طوفان آیا، لوگوں نے کفن پہن لیے، والدہ ماجدہ بھی بہت پریشان ہوئیں، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں کہ والدہ ماجدہ کا اضطراب دیکھ کر بے ساختہ میری زبان سے نکلا: آپ اطمینان رکھیں خدا کی قسم! یہ جہاز نہ ڈوبے گا، فرماتے ہیں کہ میں حدیث کے وعدہ صادقہ پر مطمئن تھا، پھر بھی قسم کے نکل جانے سے مجھے اندیشہ ہوا اور معاً حدیث یاد آئی، ''من یتال علی اللہ یکذبہ'' حضرت عزت کی طرف رجوع کیا اور سرکار رسالت سے مدد مانگی، وہ باد مخالف جو تین دن سے بقوت چل رہی تھی بحمد اللہ گھڑی بھر میں موقوف ہوگئی اور جہاز نے طوفان سے نجات پائی۔ [1]

اس لیے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں کہ وہ احادیث جو غیر احکام میں ہوں اور کسی مخصوص شرعی حکم کے مخالف و معارض نہ ہوں اگر ان پر کسی مؤمن کو آج بھی یقین کامل ہو وہ اس پر عمل کرے تو اسے اس کا حق حاصل ہے۔

دوسری مثال: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اپنی کتاب منیر العین فی تقبیل الابہامین میں فرماتے ہیں: بہت سی حدیثیں جو اپنی سندوں کے باعث محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں لیکن اہل عرفان اور اولیائے کرام کے نزدیک کشف مشاہدہ کے باعث قوی ہیں، اس قاعدہ کی مثال آپ نے یہ ذکر فرمائی ہے کہ ایک ضعیف حدیث میں آیا ہے کہ بروز بدھ ناخن کتروانا برص کی بیماری پیدا کرتا ہے، ایک بزرگ عالم دین (علامہ امیر بن الحاج کلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو صاحب مدخل ہیں) نے ضعیف حدیث کا خیال کرکے بدھ کو ناخن کتروا لیے، تو انہیں برص ہوگیا، رات کو جمالِ جہاں آراء کی زیارت سے مشرف ہوئے، سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے منع فرمایا؟ عرض کی! میرے نزدیک یہ حدیث صحت کو نہ پہنچی تھی۔ ارشاد ہوا تمہیں اتنا کافی تھا کہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہنچی، یہ فرما کر حضور مبرئ الاکمہ والابرص محی الموتی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس کہ پناہ دو جہاں و دستگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگادیا تو فوراً اچھے ہوگئے اور اسی وقت توبہ کی کہ اب کبھی بھی

---

[1] محمد مصطفیٰ رضا خان، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ ۲ ص ۲۔ ۳، مکتبۃ المدینہ، کھارادر، کراچی

حدیث سن کر مخالفت نہ کروں گا۔ [1]

تیسری مثال: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے سفر حج کا واقعہ ہے مکہ مکرمہ میں حضرت کو بخار تھا، فرماتے ہیں: اوائل محرم میں بفضلہٖ تعالیٰ صحت ہوئی، وہاں ایک سلطانی حمام ہے، میں اس میں نہا کر باہر نکلا ہوں کہ ابر دیکھا جو حرم شریف پہنچتے پہنچتے برسنا شروع ہوگیا، مجھے حدیث یاد آئی کہ جو مینہ برستے میں طواف کرے وہ رحمت الٰہی میں تیرتا ہے، فوراً سنگ اسود کا بوسہ لے کر بارش ہی میں سات پھیرے طواف کیا، بخار پھر عود کر آیا، مولانا سیّد اسماعیل صاحب نے فرمایا کہ ایک ضعیف حدیث کے لیے آپ نے اپنے بدن کی یہ بے احتیاطی کی، میں نے کہا حدیث ضعیف ہے مگر امید بحمد اللہ قوی ہے یہ طواف بحمدہٖ بہت مزے کا تھا، بارش کے سبب طائفین کی وہ کثرت نہ تھی۔ [2]

چوتھی مثال: حدیث شریف میں ہے: جو کسی بلا رسیدہ کو دیکھ کر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّنِ ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا" پڑھ لے تو اس مرض و بلا سے محفوظ رہے گا، اعلیٰ حضرت نے طاعون زدہ کو دیکھ کر یہ دعا بار بار پڑھی تھی اور حدیث پر انہیں اطمینان کامل تھا۔ ایک دن کسی غریب کے یہاں دعوت میں گائے کا گوشت کھانا پڑا جس کے اثر سے گلٹی نکل آئی، بولنا پڑھنا موقوف ہوگیا۔ نماز سنت بھی کسی کی اقتداء میں ادا کرتے۔ ان دنوں بریلی میں طاعون کا زور تھا، طبیب نے دیکھ کر کہا: وہی ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں: میں بول نہ سکتا تھا اس لیے جواب نہ دے سکا۔ دل میں بارگاہ رب العزت کی طرف رجوع کی اور عرض کیا: "اَللّٰھُمَّ صَدِّقِ الْحَبِیْبَ وَکَذِّبِ الطَّبِیْبَ" اے خداوند! اپنے حبیب کا قول سچا کر دکھا اور طبیب کا قول جھوٹا۔ فوراً جیسے کسی نے کان میں ایک تدبیر بتائی، مسواک اور گول مرچ، جس کے استعمال سے مرض جاتا رہا، اب طبیب کے یہاں کہلا بھیجا کہ تمہارا وہ طاعون جاتا رہا۔ [3]

---

[1] امام احمد رضا خان، فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۱۹، مکتبہ رضویہ، کراچی

[2] محمد مصطفیٰ رضا خان، ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ ۲ ص ۲۵، مکتبۃ المدینہ، کھارادر، کراچی

[3] قادری، محمد رضا الحسن، امام احمد رضا اور تصوف ص ۶۱، کرمانوالہ بک شاپ، لاہور

ان امثلہ کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کتاب عمل الیوم واللیلہ میں اگر کوئی حدیث ضعیف بھی ہو تو کامل یقین رکھ کر عمل کریں ان شاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ مدد کرے گا۔

دعا گو

قاضی ابو محمد خلیل احمد قادری

خادم الحدیث جامعہ ہجویریہ، مرکز معارف اولیاء

دربار حضور سیّدی داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناظم اعلیٰ وخطیب جامعہ سردار کونین سیّدہ آمنہ للبنین والبنات

ابوبکر بلاک شیر ربانی سٹریٹ نمبر ۸ شاہدرہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) زبان کی حفاظت اور اللہ کا ذکر

(۱) حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ فرزند آدم جب صبح کرتا ہے تو بلاشبہ تمام اعضاء زبان کو قسم دیتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ''اِتَّقِ اللہِ فِیْنَا فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَاِنْ اَعْوَجَجْتَ اَعْوَجَجْنَا'' (ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، لہٰذا تو اگر سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے)۔

(۲) حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ وہ آخری کلمہ جس پر میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جدائی ہوئی وہ یہ تھا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ مجھے خبر دیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا عمل کون سا ہے تو آپ نے فرمایا جس وقت تجھے موت آئے تیری زبان ذکر الٰہی سے تر ہو۔

(۳) حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ جنتیوں کو اس گھڑی پر حسرت ہوگی جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہوگا۔

(۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد عالی ہے: ''اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی یُقَالَ مَجْنُوْنٌ'' تم ذکر الٰہی اتنی کثرت

(۱) حلیۃ الاولیاء (ج ۴ ص ۳۰۹) شرح السنۃ (۱۴/۱۵ـ۳۱۶/۴۱۲۶) سنن ترمذی (۴/۶۰۵ـ ۶۰۶/۲۴۰۷) مسند احمد (۳/۹۵ـ۹۶)

(۲) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۳/۹۹ـ۱۰۰/۸۱۸) شعب الایمان (۱/۳۹۳/۵۱۶)

(۳) شعب الایمان (۱/۳۹۲/۵۱۲) معجم الکبیر (۲۰/۷۹/۱۸۲)

(۴) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۳/۹۹/۸۱۷) شعب الایمان (۱/۳۹۷/۵۲۶)

سے کرو کہ تمہیں مجنون کہا جانے لگے۔

(۵) ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ابن آدم کا تمام کلام اس کے لیے وبال ہوگا لیکن نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، ذکر الٰہی کرنا، (اس کے لیے) مفید ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے اس آیت کی طرف اشارہ ہے:

"لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ" (النساء: ۱۱۴) ان کے اکثر مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا۔ (کنز الایمان)

(۶) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو انسان اپنے کلام کا اپنے عمل سے احتساب کرتا ہے (یعنی اس کا عمل اس کی بات کے موافق ہے یا مخالف) تو اس کا کلام کم ہو جاتا ہے سوائے بامقصد چیزوں کے۔

(۷) حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ امام العاشقین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت میں پہنچے کہ وہ اپنی زبان مبارک کو کھینچ رہے ہیں، عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ! آپ کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا: اس زبان نے مجھ کو ہلاکت کی جگہوں میں ڈال دیا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بدن کا ہر حصہ اللہ رب العزۃ سے زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔

(۲) جب نیند سے بیدار ہو تو کیا پڑھے؟

(۸) حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب نیند سے

---

(۵) سنن ترمذی (۴/۲۰۸/۲۴۱۲) سنن ابن ماجہ (۲/۱۳۱۵/۳۹۷۴) مسند ابو یعلیٰ (۱۳/۵۶/۷۱۳۲)

(۷) شعب الایمان (۴/۲۴۴/۴۹۴۷)

(۸) صحیح بخاری (۶۳۱۲-۶۳۱۴-۶۳۲۴-۷۳۹۴)

بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ'' تمام خوبیاں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

(۹) حضرت سیدنا ابو ہریرہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص بیدار ہو تو یوں کہے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَعَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ''۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھ پر میری روح کو لوٹایا اور جسم میں عافیت بخشی اور اپنے ذکر کی اجازت دی۔

(۱۰) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کی طرف روح لوٹائے (نیند سے جاگے) تو وہ یہ دعا پڑھے:

''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا معبود برحق کوئی نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کے لیے ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے۔

تو اللہ تعالیٰ (اس دعا کی برکت سے) اس کے تمام گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۱۱) حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی نیند سے بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے:

''سُبْحَانَ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ یَوْمَ تَبْعَثُنِیْ مِنْ قَبْرِیْ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ'' پاک ہے وہ جو مردوں کو زندگی بخشتا ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قدرت والا ہے۔ اے اللہ! تو میرے گناہوں کو اس دن بخش دینا جس دن تو مجھے میری قبر سے اٹھائے گا۔ الٰہی! مجھے اپنے عذاب سے اس

---

(۹) سنن ترمذی (۳۴۰۱) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۸۶۶)

دن بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا اور شکر گزاری کی۔

(۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب بندہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور اپنے بستر کی طرف پناہ لیتا ہے (متوجہ ہوتا ہے) تو اس کا فرشتہ اور شیطان اس کی طرف پہل اور سبقت کرتا ہے، شیطان کہتا ہے (بطور وسوسہ) کہ برائی کے ساتھ ختم کر (تیرا کام برائی پر ختم ہو) اور فرشتہ کہتا ہے کہ بھلائی کے ساتھ اختتام کر، اب اگر وہ شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد کرے گا تو فرشتہ شیطان کو دور کر دے گا اور اس کی نگہبانی اور حفاظت کرے گا او اگر وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو اس کا فرشتہ اور شیطان اس کی طرف دوڑتے ہیں، شیطان کہتا ہے کہ برائی کے ساتھ شروع کر اور فرشتہ کہتا ہے کہ عمل صالح کے ساتھ پہل کر، اس وقت اگر وہ بندہ یہ دعا پڑھتا ہے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ یُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے ہی تعریف ہے جس نے میری طرف میری روح کو اس کی موت کے بعد واپس لوٹایا اور نیند کی حالت میں اس کو موت نہیں دی، اللہ تعالیٰ ہی کی حمد ہے جو آسمانوں اور زمین کو زائل ہونے سے روکے ہوئے ہے، اگر یہ زائل ہو جائیں تو اس کے علاوہ کوئی انہیں نہیں روک سکتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا حلم والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

یا یہ دعا پڑھے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی کے لیے تعریف ہے جو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر اسی کی اجازت سے، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا

(۱۲) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۸۵۳۔۸۵۴) مسند ابو یعلیٰ (۳/۳۲۶/۱۷۹۱) صحیح ابن حبان (۲۳۶۲۔موارد)

ہے۔

پس اگر وہ بستر سے گر کے مرجائے تو وہ شہادت کی موت مرے گا اور اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے تو اس نماز کے فضائل اس کو نصیب ہوں گے۔

(۱۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں، جو شخص نیند سے بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْیَقْظَۃَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِیًّا اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے نینداور بیداری کو پیدا کیا۔ تمام حمدیں اس ہستی کے لیے ہیں جس نے ہمیں صحیح سلامت بیدار کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳) کپڑا پہننے کی دُعا

(۱۴) حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی کپڑا پہنتے تو اس کا نام ذکر کرتے قمیص یا چادر یا عمامہ شریف اور یہ پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَلَہٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا ھُوَلَہٗ'' اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس کی بھلائی کا جس کے لیے یہ ہے سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور جس کے لیے ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۱۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص کوئی کپڑا ایک دینار یا آدھے دینار میں خریدتا ہے، پھر اس کو زیب تن کرتا ہے، ابھی

(۱۴) سنن ابو داود (۴/۴۱/۴۰۲۰، ۴/۴۲/۴۰۲۱۔۴۰۲۲) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۲۷۴/۳۰۹) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۲/۲۴۰۔۲۴۱/۵۴۲۱)

(۱۵) مجمع الزوائد (۵/۱۱۹) معجم الکبیر (۸/۲۴۶/۷۹۶۵) شعب الایمان (۴/۹۲۔۹۳/۴۳۷۹۔۴۳۸۰۔۴۳۸۱)

وہ کپڑا اس کے ٹخنوں تک بھی نہیں پہنچتا تو اس کی حمد الٰہی کی وجہ سے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

(۴) کپڑا کیسے پہنا جائے؟

(۱۶) حضرت سیدنا ابو ہریرہ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد ہے کہ جب تم وضو کرو یا کپڑا پہنو تو آغاز (ابتداءً) اپنی دائیں طرف سے کرو۔

(۵) بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

(۱۷) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ'' اے اللہ! میں جنات مرد و زن سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۱۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ'' اے اللہ! میں ناپاک، پلید خبیث، غلیظ شیطان مردود سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۲۰) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نقل کرتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یوں کہتے: ''یَاذَا الْجَلَالِ'' اے بزرگی اور جلال والے!

---

(۱۶) سنن ابوداود (۴۱۴۱) سنن ابن ماجہ (۴۰۲) مسند احمد (۲/۳۵۴) صحیح ابن خزیمہ (۱/۹۱/۱۷۸) معجم الاوسط (۲/۲۰-۲۱/۱۰۷۹)

(۱۷) مسند ابو یعلیٰ (۷/۱۹/۳۹۱۴)

(۱۸) سنن ابن ماجہ (۲۹۹) معجم الکبیر (۷۸۴۹)

(۶) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا

(۲۱) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ یہ بیت الخلاء شیاطین کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں اس لیے جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو یوں پڑھ لیا کرے: "بِسْمِ اللّٰهِ" اللہ کے نام سے ابتداءً ہے۔

(۷) بیت الخلاء میں بیٹھتے وقت تسمیہ پڑھنا

(۲۲) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ جب تم میں کوئی بیت الخلاء میں بیٹھے تو جنوں کی آنکھ اور انسانوں کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ بیٹھتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا کرے۔

فائدہ: تسمیہ کو لیٹرین میں بیٹھنے سے قبل دل میں پڑھنا مراد ہے۔

(۸) بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا پڑھے؟

(۲۳) حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب استنجا خانہ سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ وَالْاَذٰی وَعَافَانِیْ" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو ہم سے رنج و تکلیف کو لے گیا اور مجھ کو عافیت بخشی۔

(۲۴) ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو پڑھتے: "غُفْرَانَكَ" میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا

---

(۲۱) معجم الاوسط (۳/۱۶۱-۱۶۲/ ۲۸۰۳)

(۲۲) معجم الاوسط (۷/۱۲۸/ ۷۰۶۶)

ہوں۔

(۲۵) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا فرمان عالیشان ہے کہ حضور سیّد العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْسَنَ اِلَیَّ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھ پر احسان فرمایا اس کے اول وآخر میں۔

فائدہ: اول سے مراد کھانا کھلانا اور آخر سے مراد سلامتی کے ساتھ پاخانہ جانا، یہ اس کریم کی مہربانی ہے۔

(۲۶) حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" اے اللہ! میں ناپاک، نجس، خبیث پلید شیطان مردود سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اور جب باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَہٗ وَاَبْقٰی فِیَّ قُوَّتَہٗ وَاَذْھَبَ عَنِّیْ اَذَاہُ"۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس (غذا) کی لذت چکھائی اور مجھ میں اس کی قوت کو باقی رکھا اور اس کی تکلیف کو مجھ سے لے گیا۔

(۹) وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

(۲۷) حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس شخص کا وضو کامل نہیں جس نے وضو کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا، (یعنی

(۲۴) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۷۹) سنن ابن ماجہ (۳۰۰) صحیح ابن خزیمہ (۱/۴۸/۹۰) سنن الکبریٰ للبیہقی (۱/۹۷) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۴/۲۹۱/۱۴۴۴)

(۲۷) سنن ابن ماجہ (۱/۱۳۹/۳۹۷) مسند ابو یعلیٰ (۲/۳۲۴/۱۰۶۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کو نہ پڑھا۔

فائدہ: "لا وضوء" اس سے صحت وضوء کی نفی مقصود نہیں بلکہ یہ کمال کی نفی ہے جیسا کہ حدیث شریف "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" کا مطلب ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوگی۔ اس طرح "لَا صَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ" کا مطلب ہوگا کہ نماز مسجد کے پڑوسی کی کامل تب ہوگی کہ وہ مسجد میں آ کر ادا کرے۔

(۱۰) وضو کرتے وقت تسمیہ کا طریقہ

(۲۸) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اصحاب نے وضو کا پانی مانگا، رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی نہیں ہے، چنانچہ حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دست مبارک برتن میں رکھ دیا اور ارشاد فرمایا کہ وضو کرو بسم اللہ کے ساتھ، راوی فرماتے ہیں: "فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَثُوْرُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ حَتّٰی تَوَضَّأُ مِنْ عِنْدِ اٰخِرِھِمْ" میں نے پانی کو دیکھا کہ سرکار کی انگلیوں کے درمیان سے نکل رہا ہے یہاں تک کہ آخر تک سب صحابہ نے وضو کرلیا۔

راوی نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ وضو کرنے والے صحابہ کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے کہا: ستر کے قریب۔

فائدہ: علماء کرام کا اجماعی فیصلہ ہے: جو پانی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انگشت ہائے مبارک سے نکلا وہ دنیا کے تمام پانیوں سے افضل ہے۔ محدث علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ "تنویر الحوالک شرح مؤطا امام مالک، میں" لکھتے ہیں کہ علامہ ابن عبدالبر نے کہا کہ ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے معجزہ عطا کیا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا کے ذریعہ پتھر سے پانی نکالا تھا۔

"فَاِنَّ خُرُوْجَ الْمَاءِ مِنَ الْحِجَارَۃِ مَعْھُوْدٌ بِخِلَافِ الْاَصَابِعِ" پانی کا پتھروں

---

(۲۸) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۴/۴۸۲۔ ۴۸۳/۶۵۴۴) مسند ابو یعلیٰ (۵/۳۷۹/۳۰۳۶'۳/۲۵۷/۲۷۲۳) صحیح ابن خزیمہ (۱/۷۴/۱۴۴)

سے نکلنا تو معہود ہے (یعنی عادتاً پتھروں سے پانی نکلتا رہتا ہے) بخلاف انگلیوں سے پانی نکلنے کے۔

(۱۱) وضو کے درمیان کیا پڑھے؟

(۲۹) حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو سرکار نے وضو فرمایا، میں نے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ" اے اللہ! میرے گناہ کو بخش دے، میرے گھر میں کشادگی فرما اور میرے رزق کے اندر برکت عطا فرما۔

راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ کو فلاں دعا پڑھتے سنا تھا، ارشاد فرمایا: "هَلْ تَرَكْنَا مِنْ شَيْءٍ": کیا ہم نے ان کلمات کے ساتھ دعا مانگنے میں کوئی چیز چھوڑ دی۔

فائدہ: مطلب یہ کہ جو دعا میں نے آج مانگی یہ دنیا و آخرت کی ہر قسم کی بھلائی کے لیے جامع ہے کہ آخرت میں مغفرت ہو جائے اور دنیا میں مکان کے اندر وسعت ہو اور رزق میں تنگی نہ ہو تو گویا دنیا و آخرت کا سکون مل گیا ہے۔

(۱۲) وضو سے فراغت کے بعد کی دعا

(۳۰) حضرت سیدنا عثمان بن عفان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

"اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے کھڑے ہونے سے پہلے پہلے گناہ بخش دے گا۔ ''حَتّٰی یَصِیْرَ کَمَا وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ'' یہاں تک کہ وہ اس دن کی طرح ہو گا جس دن اس کو اس کی والدہ نے جنا تھا۔

(۳۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور شمس العارفین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کامل وضو کیا، پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ پڑھا:

''سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ اَللّٰهُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ'' اے اللہ! تیری ذات پاک ہے اور تعریف کے ساتھ متصف ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اے اللہ! میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔

تو اس پر مہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے اور تا قیامت اسے نہیں کھولا جائے گا۔

(۳۲) حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عمدہ طریقے سے وضو کیا، پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ پڑھا:

''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ''۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

(۳۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک نقل کرتے

---

(۳۱) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۳/۵۸_۵۹/۲۰۶۹)

(۳۲) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۱۷۴/۸۴) سنن ابو داود (۱/۴۴/۱۷۰) مسند احمد (۱/۱۹) مسند ابو یعلیٰ (۱/۱۶۲/۱۸۰، ۲۱۳_۲۱۴/۲۴۹)

(۳۳) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۲/۵۸/۲۰۶۸) معجم الکبیر (۲/۱۰۰/۱۴۴۱)

ہوئے فرمایا کہ جس نے احسن طریقے سے وضو کیا، پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ پڑھا:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور صفائی ستھرائی کرنے والوں (پاک لوگ) میں بنا دے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے، وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

تنبیہ: احسن یا عمدہ طریقے سے وضو کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وضو کے فرائض اور سنن کی مکمل رعایت کرنا، اور آٹھوں دروازوں کا کھول دیا جانا محض زیادتی اکرام کے لیے ہے۔

(۳۴) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی ہے: جو بندہ کامل وضو کر کے یہ دعا تین مرتبہ پڑھے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے خاص بندے اور مقبول رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے، وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

(۱۳) صبح اور شام کے وقت کے لیے مختلف دعائیں

(۳۵) حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن ابزٰی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب صبح ہوتی تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

---

(۳۴) سنن ابن ماجہ (۱/۱۵۹/۴۶۹)

"اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" ہم نے اسلام کی فطرۃ اور کلمہ اخلاص اور اپنے غیب کی خبریں دینے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اور اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام جو حق کی طرف راغب تھے اور مسلمان تھے مشرکین میں سے نہیں تھے، کی ملت پر صبح کی۔

فائدہ: یہ دعا تعلیم امت کے لیے تھی جس طرح مابعد والی حدیث کے لفظ "قُوْلُوْا" سے واضح ہے۔

(۳۶) حضرت سیدنا ابو ہریرہ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ حضور نبی الحرمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب تم صبح اٹھو تو یوں کہو:

"اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ"۔ اے اللہ! تیری قدرت سے ہم صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم نے شام کی اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہیں اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف قیامت میں اٹھنا ہے۔

(۳۷) حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شام کے وقت یہ دعا پڑھتے اسی طرح جب صبح ہوتی تو یہ دعا پڑھتے تھے:

"اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ" ہم نے اور تمام ملک والوں نے اللہ ہی کے لیے شام کی اور تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں بزدلی اور بخل اور برے بڑھاپے اور دنیا کے فتنے اور قبر اور دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

---

(۳۶) سنن ترمذی (۵/۴۶۶/۳۳۹۱) ابوداود (۴/۳۱۷/۵۰۶۸) سنن ابن ماجہ (۲/۱۲۷۲/۳۸۶۸)

(۳۷) صحیح مسلم (۴/۲۰۸۸) مسند ابو یعلیٰ (۸/۴۳۱۔۴۳۲/۵۰۱۴)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی مرفوعاً یہ بھی روایت ہے کہ جب شام ہوتی تو حضور سیّد الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور حمد ہے وہ ہی زندگی بخشتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳۸) حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح و شام یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرِ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسْلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ"۔

ترجمہ: ہم نے اور ملک والوں نے اللہ ہی کے لیے صبح کی، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں اس دن اور اس دن کے مابعد کے شر سے تجھ ہی سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے سستی اور برے بڑھاپے سے اور قبر اور جہنم میں ہونے والے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۳۹) حضرت ابن ابی اوفٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَللّٰهُمَّ

---

(۳۸) معجم الکبیر (۲/۲۴/۱۱۷۰)

(۳۹) مجمع الزوائد (۱۰/۱۱۴)

اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَوَسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ"۔

ترجمہ: ہم نے اور ملک والوں نے اللہ ہی کے لیے صبح کی، اور تمام تعریفیں اور بڑائیاں اور عظمتیں اللہ کے لیے ہیں اور مخلوق اور حکم، شب و روز اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اللہ ہی کے لیے ہے جو عزت و بزرگی والا ہے، اے اللہ! اس دن کی ابتداء کو صلاح اور درمیان کو نجاح اور آخر کو فلاح بنا دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

(۴۰) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح و شام یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فُجَاَةِ الْخَيْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاَةِ الشَّرِ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَا يَدْرِيْ مَا يَفْجَاُهٗ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى"۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اچانک پیش آنے والی بھلائی مانگتا ہوں اور اچانک پیش آنے والی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اس لیے کہ بندہ نہیں جانتا کہ صبح و شام کے وقت اس کو یکا یک کیا چیز پیش آجائے۔

(۴۱) حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوقت صبح یہ دعا پڑھتے سنا:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَدُنْيَائِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں دنیا و آخرت میں تجھ سے عافیت کا طلب گار ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں عفو و عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیبوں کو چھپا دے، خوف کی چیزوں سے مجھے امن دے، اے اللہ! میرے

---

(۴۰) مسند ابو یعلیٰ (۶/۱۰۶/۳۳۷۱) مجمع الزوائد (۱۰/۱۱۵)

(۴۱) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۵۶۶) سنن الکبریٰ للنسائی (۶/۱۴۷/۷۶۹) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۱/۲۳۰/۳۳۰) معجم الکبیر (۱۲/۲۴۳/۱۳۲۹۶)

آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر سے میری حفاظت فرما، اور تیری عظمت کے ذریعہ میں اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے کسی عذاب سے ہلاک ہو جاؤں (یعنی دھنسا دیا جاؤں)۔

(۴۲) حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا:

"اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ" اے اللہ! مجھ پر اور مخلوق پر جو بھی نعمتیں ہوئی ہیں وہ تیری طرف سے ہی ہیں تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لیے ہی حمد اور شکر ہے۔

تو اس شخص نے اس دن کا حق ادا کر دیا۔

(۴۳) حضرت عبداللہ ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صبح یا شام کے وقت یہ دعا کہے:

"رَبِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا"۔

ترجمہ: میرا پروردگار اللہ ہے جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، وہ بلند عظمت والا ہے، اللہ ہی پر میں نے بھروسہ کیا، اور وہ عرش عظیم کا رب ہے، جو اس نے چاہا وہ ہوا، اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا، مجھے دل سے یقین ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت والا ہے اور اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

پھر وہ شخص مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(۴۴) حضرت سلیمان ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ شہنشاہ

---

(۴۲) سنن ابو داود (۴/۳۱۸/۵۰۷۳) شعب الایمان (۴/۸۹/۴۴۲۸) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۸۶۱) معرفۃ الصحابہ (۳/۱۷۹۶، ۴۴۴۵، ۵۸۵، ۴۴۶۹)

(۴۳) سنن ابو داود (۵۰۷۵) سنن ابن ماجہ (۲/۱۲۷۳/۳۸۷۲) ترغیب و ترہیب للاصبہانی (۱، ۳۰۹-۳۱۰) مسند احمد (۵/۳۵۲)

کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی:

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھ کو پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں جب تک مجھ میں طاقت ہے، اپنے کئے ہوئے کاموں کے شر سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور جو تیری نعمتیں مجھ پر ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں تو مجھے معاف کر دے، تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ اس دعا کا پڑھنے والا اگر دن کو مرا تو شہادت کی موت مرے گا اور اگر رات کو مرا تو شہادت کی موت مرے گا۔

(۴۵) حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے یہ دعا پڑھی:

''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ'' اس اللہ کے نام کی مدد کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں دیتی نہ زمین میں نہ آسمان میں اور وہ بہت زیادہ سننے والا جاننے والا ہے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر شام کے وقت اس کو پڑھا تو صبح تک کوئی اچانک بلا اس کو پیش نہیں آئے گی اور اگر صبح کو پڑھا تو شام تک کوئی ناگہانی بلا اس کو پیش نہیں آسکتی۔

(۴۶) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسے

---

(۴۴) صحیح بخاری (۶۳۰۶) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۹۹/۱۱)

(۴۵) سنن ابوداود (۳۲۳/۴۔۳۲۴/۵۰۸۹) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۳۲/۳/۸۵۲)

(۴۶) سنن ابوداود (۳۱۶/۴۔۳۱۷/۵۰۶۷) سنن الکبریٰ للنسائی (۴۰۳/۴/۷۶۹۹) الادب المفرد (۶۱۲/۲/۱۲۰۳)

کلمات ارشاد فرمائیں جن کو میں صبح وشام پڑھ لیا کروں، ارشاد فرمایا:

''اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَشِرْکِہٖ''۔

ترجمہ: اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے، غیب وشہادت کو جاننے والے، ہر شی کے پروردگار اور اس کے بادشاہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس اور شیطان مردود کے شر سے اور اس کی شرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اور ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اس کو صبح وشام پڑھ لیا کرو۔

(۴۷) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی صاحبزادی نے یہ بیان کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح کے وقت اس دعا کو پڑھنے کی تعلیم دیا کرتے تھے:

''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ تو کوئی گناہوں سے بچنے کی طاقت رکھتا ہے نہ عبادت کرنے کی، جو اللہ نے چاہا ہوا جو نہ چاہا نہ ہوا، میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا اپنے علم سے گھیرا کئے ہوئے ہے۔

جو صبح کے وقت اس کو پڑھے گا شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جو شام کے وقت پڑھے گا صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔

(۴۸) حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ دعا تعلیم فرمائی اور اپنے گھر والوں کو ہر دن اسے پڑھنے کا تاکیدی حکم دیا:

(۴۷) سنن ابوداود (۵۰۷۵)

(۴۸) مسند احمد (۵/۱۹۱) معجم الکبیر (۵/۱۱۹۔۱۲۰/ ۴۸۰۳، ۵/۱۵۷/ ۴۹۳۲)

''لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ وَمِنْكَ وَاِلَیْكَ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَّذْرٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ فَمَشِیَّتُكَ بَیْنَ یَدَیْهِ مَا شِئْتَ مِنْهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ وَمَا صَلَّیْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰی مَنْ صَلَّیْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلٰی مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ''۔

ترجمہ: میں بار بار حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں اور مستعد ہوں تیرے حکم کی بجا آوری کے لیے، اور بھلائی تیرے ہی قبضہ میں ہے اور تیری ہی طرف سے ہے اور تیری ہی طرف لوٹتی ہے، اور جو بات میں نے کہی یا نذر مانی یا قسم کھائی پس تیری مشیت ان سب پر مقدم ہے، اس میں سے جو تو نے چاہا ہوا ہے اور جو نہ چاہا نہ ہوا، تیری مدد کے بغیر نہ گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ عبادت کرنے کی، تو ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے، اے اللہ! جو کوئی میں نے دعا کی تو وہ دعا اس کو لگے جس پر تو نے رحمت فرمائی ہے! اور جو میں نے کسی پر لعنت کی ہو تو وہ اس پر ہے جس پر تو نے لعنت کی ہے، تو ہی دنیا و آخرت میں میرا ولی ہے، مسلمان ہونے کی حالت میں مجھ کو موت دینا اور نیکوں کے ساتھ ملا دے۔

(۴۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکیداً وصیت کی کہ صبح و شام اس دعا کو پڑھیں:

''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ'' اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! جہان کو قائم کرنے والے! میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔

اور ایک روایت میں چند کلمات زائد ہیں:

''وَاَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَبَدًا'' اور میری تمام حالت درست فرما دے اور مجھ کو آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی کبھی میرے نفس کے حوالے نہ کیجئے۔

(۵۰) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے:

''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں جو بہت سننے والا بہت جاننے والا ہے شیطان مردود سے۔

تو اس دعا کی برکت سے شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔

(۵۱) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ حَیَاتُنَا وَمَوْتُنَا وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ السَّامَۃِ وَالْھَامَۃِ وَاَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ عِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ''۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے لیے ہم نے صبح و شام کی، اور تیرے لیے ہی ہمارا جینا اور مرنا ہے، اور تیری طرف ہی مرنے کے بعد اٹھنا ہے، میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں زہریلے اور موذی جانوروں کے شر سے، اور اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے۔

اور شام کے وقت بھی یہ دعا پڑھتے مگر ''وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ'' کی جگہ ''وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ'' (تیری طرف لوٹنا ہے) کہے۔

(۵۲) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک آدمی نے آفات و بلیات کے پیش آنے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے صبح کے وقت یہ دعا پڑھنے کے لیے ارشاد فرمائی:

''بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ'' بسم اللہ میرے نفس پر اور میرے اھل اور مال پر۔

اور ارشاد فرمایا کہ جب تو یہ پڑھے گا تو تیرا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اس شخص نے اس کو پڑھا تو اس کی سب بلائیں چلی گئیں۔

(۵۳) حضرت ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اَصْبَحْتُ یَا رَبِّ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ وَاَنْبِيَائَكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ عَلٰى شَهَادَتِيْ عَلٰى نَفْسِيْ اِنِّيْ اُشْهِدُ اَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاُوْمِنُ بِكَ وَاَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ''۔

ترجمہ: میں نے صبح کی اے میرے پروردگار! میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے تمام فرشتوں اور تیرے تمام نبیوں اور رسولوں کو، اور تیری تمام مخلوق کو اپنے نفس کے اوپر اپنی شہادت پر گواہ بناتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے خاص بندے اور مقبول رسول ہیں اور میں تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور بھروسہ کرتا ہوں۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کو تین مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔

(۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے:

''مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ'' جو اللہ تعالیٰ نے چاہا، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کسی چیز کی طاقت نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

اس دعا کے پڑھنے والے کو اس دن کی بھلائی دی جائے گی اور اس دن کی برائی سے اس کی حفاظت کی جائے گی اور جو اس کو رات کے وقت پڑھے تو اس رات کی خیر اس کو دی جائے گی وراس رات کے شر سے وہ محفوظ رہے گا۔

(۵۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

---

(۵۳) معجم الاوسط (۹/۱۴۱/۹۳۵۰۶) مجمع الزوائد (۱۰/۱۱۹)

(۵۴) میزان الاعتدال (۳/۳۹۹)

(۵۵) مسند ابو یعلیٰ (۱۲/۳۶۱/۶۹۳۰، ۴۳۱/۶۹۹۷، ۱۲/۳۸۲۔۳۸۳/۶۹۵۰) مصنف عبد الرزاق (۲/۲۳۴/۳۱۹۱)

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا" اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

(۵٦) حضرت سیّد المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ جو شخص صبح اور شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اَصْبَحْتُ مِنْکَ فِیْ نِعْمَۃٍ وَّعَافِیَۃٍ وَّسِتْرٍ فَاَتِمَّ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَعَافِیَتَکَ وَسِتْرَکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" اے اللہ! میں نے صبح کی، اس حال میں کہ تیری نعمت اور عافیت اور پردہ میں ہوں، پس میرے اوپر اپنی نعمت اور عافیت اور پردہ کو دنیا آخرت میں کامل فرمادے۔

اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہوتا ہے کہ اس پر اپنی نعمت کامل فرمادے۔

(۵۷) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پیکر کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے:

"سُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّ حِیْنَ تُظْھِرُوْنَ"۔ الخ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو، اور اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں، نیز پاکی بیان کرو سہ پہر کو اور جب تم دوپہر کرتے ہو۔

اس آیت کے پڑھنے والے سے اس دن میں جو فوت ہو جائے (نیکی) وہ اس کو پالے گا اور جو ان کو شام کے وقت پڑھے تو اس رات میں جو اس سے فوت ہو جائے وہ اس کو پالے گا۔

(۵۸) حضرت طلق بن حبیب یمنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: اے ابو الدرداء! تمہارا گھر جل گیا ہے، انہوں نے جواب دیا: نہیں جلا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا ان کلمات کی وجہ سے جن کو میں

---

(۵۷) سنن ابوداود (۵۰۷٦) معجم الکبیر (۱۲/۱۸۵/۱۲۹۹۱) معجم الاوسط (۸/۲۸۰/۸٦۳۷)

(۵۸) دلائل النبوۃ للبیہقی (۷/۱۲۱۔۱۲۲) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۱/۲۳۳۔۲۳۴/۳۴۰)

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جس نے ان کو دن کے اوّل حصہ میں پڑھا شام تک کوئی مصیبت اس کے قریب نہیں آئے گی اور جس نے دن کے آخری حصہ میں ان کو پڑھا صبح تک کوئی مصیبت اس کو نہیں پہنچے گی، وہ کلمات یہ ہیں:

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَاشَآءَ اللہُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وَاَنَّ اللہَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ''۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ پر ہی میں نے بھروسہ کیا، تو ہی بڑے عرش کا رب ہے، جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ گناہ سے بچا جا سکتا ہے نہ عبادت کی طاقت ہو سکتی ہے، وہ اللہ بلند عظمت والا ہے، میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت والا ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے علم سے ہر شی کا احاطہ کیے ہوئے ہے، اے اللہ! میں نفس کے شر سے اور زمین پر چلنے والے ہر جاندار کے شر سے جو تیرے قبضہ میں ہے تیری پناہ چاہتا ہوں، بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

(۵۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم میں سے ایک صحابی کے پاس تھے کہ کسی نے آ کر ان سے کہا کہ اپنے گھر کی خبر لیجیے جل چکا ہے۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! میرا گھر نہیں جلا اور انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے:

''رَبِّیَ اللہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَاشَآءَ اللہُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَشْھَدُ اَنَّ اللہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وَاَنَّ اللہَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ وَاَعُوْذُ بِاللہِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ

شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ رَبِّيْ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ "۔

ترجمہ: میرا رب اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا، وہی عرش عظیم کا مالک ہے، جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ عبادت کرنے کی قوت ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اور اس نے اپنے علم کے ذریعے ہر شی کا احاطہ کر رکھا ہے، میں اس اللہ کو جو آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر اسی کی اجازت سے، زمین پر چلنے والے ہر اس جاندار کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو میرے رب کے قبضہ میں ہے بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے۔

جو اس کو پڑھے گا اس کو نفس، اس کے اہل وعیال اور اس کے مال میں کوئی، پسندیدہ چیز پیش نہیں آئے گی اور میں نے آج اس دعاء کو پڑھا ہے، پھر فرمایا: اٹھو ہمارے ساتھ چلو، یہ فرما کر کھڑے ہو گئے۔ وہ سب حضرات بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پس ان کے گھر کے پاس پہنچے تو اس کے آس پاس کے مکانات جلے ہوئے تھے اور اس کو کوئی چیز (آگ وغیرہ) نہیں پہنچی ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یقین کامل عطا فرمائے۔

(۶۰) حضرت سیدنا ابان المحاربی رضی اللہ عنہ نے جو عبد القیس کے اس وفد میں سے تھے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان صبح کے وقت یہ پڑھے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّيَ اللّٰهُ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو میرا پروردگار ہے، میں اس کے ساتھ کسی شی کو شریک نہیں کرتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔

تو شام تک اس کے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر شام کے وقت اس کو پڑھے تو صبح تک اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

---

(۶۰) طبقات الکبریٰ (۷/۸۸)

(۶۱) حضرت سیدنا عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوارشادفرماتے ہوئے سنا، جوشخص صبح کے وقت پڑھے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّیَ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" تمام حمدیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں، وہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کوشریک نہیں ٹھہراتا، میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گےاور جوشام کے وقت اس کو پڑھے گااس کے تمام گناہ معاف ہوں گے۔

(۶۲) حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص صبح کے وقت یہ پڑھے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ تعالٰی سب سے بڑا ہے۔

تو اللہ تعالٰی اس کی گردن کوجہنم سے آزاد فرمائے گا۔

(۶۳) حضرت سیدنا زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی کہ بندہ صبح کرتا ہے مگر ایک پکارنے والا پکارتا ہے: "اَیُّهَا الْخَلَائِقُ فَسَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ" اے مخلوقات! تم سب بزرگ و برتر بادشاہ کی پاکی بیان کرو۔

(۶۴) حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشادفرماتے ہوئے سنا کہ جوشخص صبح کے وقت پڑھے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّیَ اللّٰهُ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو میرا پروردگار ہے، میں اس کے ساتھ کسی چیز کوشریک نہیں کرتا، اور میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔

تو اس کی بخشش کردی جاتی ہے اور جوشام کے وقت اس کو پڑھے اس کی مغفرت کردی

---

(۶۳) سنن ترمذی (۵/۵۶۳/۳۵۶۹)

جاتی ہے۔

(٦٥) حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو صبح کے وقت یہ دعا پڑھے:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے اس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت والا ہے۔

اس شخص کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کی دس برائیاں معاف کر دی جاتی ہیں اور دس غلام آزاد کرنے کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے، اور یہ اس کے لیے اس دن کی حفاظت کا ذریعہ ہو جاتا ہے اور جو شخص شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو اس کو بھی اسی طرح ثواب ملتا ہے اور صبح تک اس کی حفاظت کا ذریعہ ہو جاتا ہے۔

ایک شخص نے ان کو تہمت لگائی اور کہنے لگا کہ ابوعیاش نے اپنے اوپر بہت زیادتی کی، وہ شخص سویا تو خواب میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابوعیاش (رضی اللہ عنہ) نے آپ سے اس اس طرح نقل کیا ہے، اس شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: ابوعیاش نے سچ کہا، ابوعیاش نے سچ کہا، ابوعیاش نے سچ کہا۔

(٦٦) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا ابوضمضم کی مثل ہونے سے تم میں سے کوئی عاجز ہے؟ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابوضمضم کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ کہ جب صبح ہوتی تھی تو کہتا تھا:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ وَعِرْضِيْ لَكَ'' اے اللہ میں نے اپنا نفس اور عزت تیرے حوالے کر دی ہے۔

---

(٦٥) سنن ابوداود (٥٠٧٧) سنن ابن ماجہ (٣٨٦٧)

(٦٦) سنن ابوداود (٤٨٨٦)

نہ اپنے گالی دینے والے کو گالی دیتا، نہ ظلم کرنے والے پر ظلم کرتا، نہ مارنے والے کو مارتا (یعنی کسی چیز کا بدلہ نہ لیتے)۔

(٦٧) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کے وقت تین مرتبہ یہ پڑھا کرو:

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَصْبَحْتُ وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ لَا شَرِیْكَ لَهٗ'' اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں بھی اور سارا ملک اللہ ہی کا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

اور جب شام ہو تو بھی اس کو پڑھا کرو اس لیے کہ یہ درمیانے گناہوں کا کفارہ ادا کرتی ہے (یعنی صبح تا شام اور شام تا صبح کے درمیان ہونے والے گناہوں کا اس کے ذریعے سے کفارہ ہو جاتا ہے)۔

(٦٨) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم شام کے وقت تین مرتبہ پڑھو:

''اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمَا ذَرَاَ مِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ''۔

ترجمہ: ہم نے اور ملک والوں نے اللہ ہی کے لیے شام کی، اور حمد بھی تمام کی تمام اللہ ہی کے لیے ہے، میں اس اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں جو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر اس کی اجازت سے تمام مخلوق کے شر اور شیطان کے شر اور اس کی شرکت سے۔

اس دعا کے پڑھنے والے کی ہر شیطان اور کاہن اور جادوگر سے حفاظت کی جائے گی صبح ہونے تک اور اگر صبح کے وقت پڑھو تو اس طرح تمہاری شام تک حفاظت کی جائے گی۔

فائدہ: صبح کے وقت دعا میں ''اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ'' پڑھا جائے

---

(٦٨) معجم الاوسط (٤٢٩١) مجمع الزوائد (١٠/١١٩)

اور باقی دعا دونوں وقتوں میں مساوی اور یکساں ہے۔

(٦٩) حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس سے ایک لمبا پراگندہ بالوں والا شخص گزرا، بتایا جاتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم ہیں، میں نے کھڑے ہو کر ان سے کہا کہ آپ نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کی، ہے انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا کہ مجھ سے ایسی حدیث بیان کریں جس میں آپ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص صبح اور شام یہ دعا تین مرتبہ پڑھے:

''رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا'' میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔

تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہو جاتا ہے کہ قیامت کے دن اس کو خوش کر دے۔

(٧٠) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! میں آپ کو ہر صبح تین مرتبہ یہ دعا کرتے سنتا ہوں:

''اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ'' اے اللہ! میرے بدن میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! میرے کان میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! میری نظر میں عافیت عطا فرما، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اور شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ'' اے اللہ! میں کفر اور محتاجی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

فرمایا: ہاں بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبح و شام ان کو پڑھتے سنا ہے اور میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر عمل کرنا پسند کرتا ہوں۔

(٧١) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں

(٦٩) سنن ابوداود (٤/٣١٨/٥٠٧٢) مسند احمد (٤/٣٣٧، ٥/٣٦٧)

(٧٠) سنن ابوداود (٤/٣٢٤/٥٠٩٠) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (٥٧٢-٦٥١) مسند احمد (٥/٤٢)

جو آپ صبح کے وقت پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُكَ وَاُشْھِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں، اور عرش اٹھانے والے فرشتوں اور تیرے ملائکہ کو اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تیرے خاص بندے اور سچے رسول ہیں۔

اس کے پڑھنے والے کا اللہ تعالیٰ اس دن دوزخ سے چوتھائی حصہ آزاد فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اس دعا کو چار مرتبہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دن مکمل جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

(۷۲) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے: جو شخص ہر دن صبح و شام سات مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کے غم سے اسے کفایت کرے گا:

''حَسْبِيَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ''

مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا، وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

(۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ پڑھے:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

---

(۷۱) سنن ترمذی (۵/۵۲۷/۳۵۰۱) سنن ابو داود (۴/۳۲۰/۵۰۷۸) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۹/۱۳۸) الادب المفرد (۲/۶۱۰۔۶۱۱/۱۲۰۱)

(۷۲) سنن ابو داود (۵۰۸۱)

(۷۳) صحیح مسلم (۴/۲۰۷۱) مسند احمد (۲/۳۶۰) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۲۶)

اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور اس کی سو برائیاں معاف کر دی جاتی ہیں، اور ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے، اور اس دن اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور جو شخص شام کے وقت اس کو اس طرح پڑھے اس کو بھی ایسا ہی ثواب ملتا ہے۔

(۷۴) حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت ''لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ'' (الشوریٰ: ۱۲) کی تفسیر معلوم کی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کسی نے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں استفسار نہیں کیا، اس کی تفسیر یہ ہے:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اور اللہ پاک ہے حمد اسی کے لیے ہے، اور میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ عبادت کرنے کی قدرت ہے، وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر اور وہی باطن ہے، بھلائی اسی کے قبضہ میں ہے، وہی زندگی بخشتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر شی پر پوری قدرت والا ہے۔

فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اس کو دس مرتبہ پڑھے گا اس کو چھ چیزوں سے نوازا جائے گا: (۱) ابلیس اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت کی جائے گی (۲) ثواب کا ایک ڈھیر اس کو دیا جائے گا (۳) جنت میں اس کا درجہ بلند کر دیا جائے گا (۴) حور عین سے اس کی شادی کر دی جائے گی (۵) بارہ ہزار فرشتے اس دعا کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لیے حاضر ہوں گے (۶) توراۃ، انجیل، زبور، فرقان (قرآن) پڑھنے والے کے مثل اس کو ثواب دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اے عثمان! اسے مقبول حج و عمرہ کے برابر اجر دیا جائے گا، اور اس دن اگر وہ مرجائے تو شہداء کا نشان اس پر لگا دیا جائے گا۔

(۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل فرمایا کہ

(۷۴) مسند ابو یعلیٰ (۳۲۶/۴۔۳۲۷/۱۴۶)

جس نے صبح وشام سومرتبہ پڑھا:

''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ'' اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے۔

تو قیامت میں کوئی اس کے عمل کی مثل لے کر نہیں آئے گا مگر جو اس کو پڑھے یا اس سے زائد۔

(۷۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں: جو شخص ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور حمد ہے، وہ ہر چیز پر مکمل قدرت والا ہے۔

صبح وشام سومرتبہ پڑھے تو کوئی شخص اس کے عمل سے افضل عمل قیامت کے دن لے کر نہیں آئے گا سوائے اس کے جو اس سے زیادہ بہتر ہے۔

(۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے شام کے وقت آیۃ الکرسی اور ''حٰمٓ'' الاول یعنی سورۃ المؤمن کو ''الیہ المصیر'' تک پڑھا اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی اور جس نے اس کو صبح کے وقت پڑھا شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔

(۷۸) حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایک سریہ میں بھیجا اور صبح وشام اس آیت ''اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴿۱۱۵﴾'' (المؤمنون:۱۱۵) (ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا کہ ہم نے تم کو یوں ہی بے فائدہ پیدا کر دیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے﴿۱۱۵﴾) کے پڑھنے کا حکم دیا، ہم نے اس کو پڑھا تو مال غنیمت بھی ہم کو حاصل ہوا اور ہم محفوظ بھی رہے۔

(۷۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے قول ''وَاِبْرٰهِيْمَ

(۷۵) صحیح مسلم (۲۶۹۲) سنن ترمذی (۳۴۶۹) سنن ابوداود (۵۰۹۱)
(۷۶) مسند احمد (۲/۱۸۵، ۲۱۴) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۵۷۵)
(۷۷) سنن ترمذی (۵/۱۵۷۔۱۵۸/۲۸۷۹) شعب الایمان (۲/۴۸۳۔۴۸۴/۲۴۷۴)
(۷۹) مسند احمد (۳/۴۳۹) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۲/۱۴۰/۱۳۱۱) تاریخ دمشق (۶/۲۱۱)

الَّذِیْ وَفّٰۤی ﴿۳۷﴾ "(النجم: ۳۷) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام صبح و شام یہ پڑھا کرتے تھے:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ"۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی تم پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو، اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں، نیز پاکی بیان کرو سہ پہر کو اور جب تم دوپہر کرتے ہو، وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، اور زمین کو ویران ہونے کے بعد آباد کرتا ہے اور اسی طرح تم کو نکالا جائے گا۔

(۱۴) آیت مبارکہ کا اجر وثواب

(۸۰) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت مذکورہ بالا دعا: "فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ۔ الخ" پڑھے تو اس دن جو اس سے فوت ہو گیا ہو وہ اس کو پالے گا (یعنی جو اوراد و وظائف میں کمی رہ گئی ہو اس کی برکت سے تلافی ہو گی) اور جو اس کو شام کے وقت پڑھے تو اس رات میں جو اس سے فوت ہو جائے اس کو پالے گا۔

(۸۱) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھے اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات "هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ الخ" تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتا ہے جو شام تک اس کے حق میں رحمت کی دعائیں کرتے ہیں اور اگر اس دن وہ فوت ہو

معجم الکبیر (۲۰/۱۵۸/۴۲۷، ۴۲۸)

(۸۰) سابقہ حوالہ (۵۷)

(۸۱) سنن ترمذی (۵/۱۸۵/۲۹۲۲)

جائے تو جام شہادت نوش کرے گا اور اگر شام کو پڑھے تو پھر بھی یہی مرتبہ پائے گا۔

(۸۲) حضرت عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں پیاس اور زکام کی بیماری اور آندھی و اندھیری پہنچ گئی، ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کیا تاکہ آپ ہم کو نماز پڑھائیں، حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: پڑھ۔ میں نے عرض کیا: کیا پڑھوں؟ فرمایا: ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' (سورۂ اخلاص الخ) اور معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) شام اور صبح کے وقت تین تین مرتبہ یہ تجھ کو ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

(۸۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور امام القبلتین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ'' ہم بھی بادشاہت بھی اور تمام تعریفیں بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو عزت و بزرگی والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اسی کی طرف مرنے کے بعد اٹھنا ہے۔

اور شام کے وقت یوں پڑھا کرتے تھے:

''اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ'' ہم بھی اور بادشاہت بھی اور ساری کی ساری حمدیں بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

(۱۵) جمعہ کے دن صبح کے وقت کیا پڑھے؟

(۸۴) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد گرامی

---

(۸۲) سنن ترمذی (۵/ ۵۶۷۔ ۵۶۸/ ۳۵۷۵) سنن ابو داود (۴/ ۳۲۱۔ ۳۲۲/ ۵۰۸۲) سنن الکبریٰ للنسائی (۴/ ۴۴۲۔ ۴۴۳/ ۷۸۶۰)

(۸۳) الادب المفرد (۲/ ۶۳/ ۶۰۴)

نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے تین مرتبہ پڑھا:
"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ" میں اس اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا اور نظام عالم کا سنبھالنے والا ہے، اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔
تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت کرے گا اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۱۶) مسجد کی طرف نکلتے وقت کی دعا

(۸۵) حضرت جابر بن عبد اللہ مؤذن رسول حضرت بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے نکلتے تو یہ دعا پڑھا کرتے:
"بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ بِحَقِّ مَخْرَجِیْ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْهُ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَآءً وَّلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ اِبْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ وَاِتِّقَآءَ سَخَطِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِیَ الْجَنَّةَ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، اللہ ہی پر میں نے بھروسہ کیا، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ عبادت کرنے کی، اے اللہ! مانگنے والوں کے تجھ پر حق کی وجہ سے، اور اپنے اس نکلنے کے حق کی وجہ سے، اس لیے کہ میرا نکلنا نہ تو کسی بڑائی کی وجہ سے ہے نہ کسی اکڑ اور ریاکاری کی وجہ سے اور نہ شہرت پسندی کی وجہ سے، (بلکہ) تیری خوشنودی کی طلب اور ناراضگی سے بچنے کے لیے نکلا ہوں، میں تجھ سے دوزخ کی پناہ کا اور جنت میں داخل ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

(۸۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلے اور یوں پڑھے:

---

(۸۴) معجم الاوسط (۷/۳۵۶/۷۷۱۷)
(۸۶) سنن ابن ماجہ (۷۷۸)

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَآءً وَّلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ اِتِّقَآءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان سوال کرنے والوں کے واسطے سے جن کا تجھ پر حق ہے، اور اس چلنے کے حق کی وجہ سے، میں نہ تو کسی بڑائی کی وجہ سے نکلا نہ کسی اکڑ اور نہ ریا کاری اور تشہیر کے لیے (بلکہ) میں تو تیری ناراضگی سے بچنے اور رضا پانے کے لیے نکلا ہوں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں دوزخ سے بچانے کا اور اپنے گناہوں کی معافی کا کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والے کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس کی طرف متوجہ رہتی ہے اس کے نماز سے فارغ ہونے تک۔

(۱۷) مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟

(۸۷) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو یا مسجد میں آئے تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" اے اللہ! میرے لیے اپنی خاص رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے باہر آئے تو حضور فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے پناہ

---

(۸۷) سنن ابن ماجہ (۱/۲۵۴/۷۷۳) صحیح ابن خزیمہ (۱/۲۳۱/۴۵۲_۴/۲۱۰/۲۷۰۶) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۵/۳۹۵_۳۹۶/۲۰۴۷، ۵/۳۹۹/۲۰۵۰)

عطا فرمادے۔

(۸۸) حضرت عبداللہ بن الحسن الکوفی رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے، وہ ان کی دادی سے نقل فرماتی ہیں کہ آقا علیہ التحیۃ والثناء جب مسجد میں داخل ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور بسم اللہ پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ'' اے اللہ! میری بخشش فرمادے اور میرے لیے خصوصی رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔

اور جب مسجد سے خارج ہوتے تو اسی طرح اللہ کی حمد کرتے اور تسمیہ پڑھتے اور یوں کہتے:

''اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابِ فَضْلِكَ'' اے اللہ! میرے لیے اپنے فضل کے دروازوں کو کھول دے۔

(۸۹) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں کہتے:

''بِسْمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ''

اللہ کے نام سے شروع اے اللہ! حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما۔

اور جب مسجد سے نکلتے پھر بھی یہی مذکورہ دعا پڑھتے۔

(۹۰) حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو تعلیم دی کہ جب مسجد میں داخل ہو تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور یوں دعا پڑھو:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ'' اے اللہ! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلتے تو پھر بھی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجتے اور مذکورہ دعا پڑھتے۔

---

(۸۸) معجم الاوسط (۶/۲۱-۲۲، ۵۶۷۵) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۲/۳۲۱/۱۶۷۵) مصنف عبدالرزاق (۱/۴۲۵-۴۲۶)

(۹۰) معجم الاوسط (۶/۳۵۸/۲۶۱۲)

(۱۸) جب اذان سنے تو کیا کہے؟

(۹۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی ہے: جب اذان سنو تو جو مؤذن کہے تم بھی ایسے کہہ دو۔

(۱۹) ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ''، ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کے وقت کیا کہے؟

(۹۲) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح مؤذن کے کلمات سنتے اسی طرح کہتے لیکن ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ'' اور ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کے جواب میں ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کہتے۔

(۹۳) حضرت سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مؤذن کو ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کہتے سنتے تو جواب میں کہتے: ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ'' اے اللہ! ہمیں کامیاب بنادے۔

(۲۰) اذان کے وقت درود شریف کا حکم

(۹۴) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب مؤذن کو سنو تو جو وہ کہے تم بھی وہی کہو اور مجھ پر درود پاک پڑھو اس

---

(۹۱) صحیح بخاری (۶۱۱) صحیح مسلم (۳۸۳) سنن ابو داود (۵۲۲) سنن ترمذی (۲۰۸) سنن الکبریٰ للنسائی (۱/۵۰۹/۱۶۳۷)

(۹۲) معجم الکبیر (۱/۳۱۳/۹۲۴)

(۹۴) صحیح مسلم (۳۸۴) سنن ترمذی (۵/۵۸۶۔۵۸۷/۳۶۲۳) سنن ابو داود (۵۲۳) شرح معانی الآثار (۱/۱۴۳)

لیے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو، پس بے شک وہ جنت میں اعلیٰ درجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک لیے مناسب ہے، اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، پس جو میرے لیے وسیلہ کا سوال کرے گا اس کے لیے شفاعت واجب ہو جائے گی۔

(۲۱) آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے کا طریقہ

(۹۵) حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم جانتے ہیں، پس آپ پر درود شریف بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس طرح پڑھو:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ''۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت کاملہ نازل فرما آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور آپ کی آل پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم السلام اور آپ کی آل پر بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی آل پاک پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔

(۲۲) وسیلہ کیسے طلب کریں

(۹۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں، جو شخص اذان سننے کے وقت یہ دعا پڑھے:

(۹۵) مسند احمد (۴/ ۲۴۴) مسند ابن ابی شیبہ (۱/ ۴۳۳، ۵۰۵)

(۹۶) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۲/ ۹۴، ۶۱۴_۸/ ۳۹۹، ۴۱۹/۷)

”اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ“۔

ترجمہ: اے اللہ! جو اس کامل دعا اور ادا کی جانے والی نماز کا پروردگار ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت اور بلند مقام عطا فرما اور ان کو مقام محمود میں پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

اس دعا کے مانگنے والے کے لیے قیامت والے دن شفاعت واجب ہوگی۔

(۹۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور مستجاب الدعوات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص مؤذن کی اذان کے بعد یہ کلمات پڑھے:

”اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنَّا رِضًی لَّا سُخْطَ بَعْدَهٗ“۔

ترجمہ: اے اللہ! اس کامل دعا اور پڑھی جانے والی نماز کے رب! تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کامل رحمت نازل فرما اور ہم سے ایسا راضی ہو جا جس کے بعد ناراضگی نہ ہو۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا۔

(۹۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے مؤذن کی اذان سن کر یہ پڑھا:

”وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا“۔

ترجمہ: اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور

(۹۷) مسند احمد (۳/۳۳۷) مسند ابو یعلیٰ (۲/ ۱۲۳۔۱۲۴/ ۱۳۳۷) مجمع الزوائد (۱/ ۳۳۲)

(۹۸) صحیح مسلم (۳۸۶) سنن ترمذی (۵/۵۸۶۔۵۸۷/ ۳۶۲۳) سنن ابو داود (۵۲۵) مسند احمد (۱/۱۸۱)

سچے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم رسول ہونے، اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس دعا کے مانگنے والے کے سب صغیرہ گناہ معاف فرمائے گا۔

(۹۹) حضرت امامہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عظیم نقل کرتے ہیں کہ مؤذن جب اذان کہتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے، پس جو شخص مصیبت یا سختی میں مبتلا ہو اسے چاہیے کہ مؤذن کا انتظار کرے، جب وہ اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر کہے اور جب وہ ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' اور ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه'' کہے تو یہ بھی ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' اور ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کہے اور جب وہ ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کہے تو یہ بھی اس طرح کہے، پھر یہ دعا پڑھے:

''اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَجَابَةِ الْمُسْتَجَابُ لَهَا دَعْوَةُ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِهَا مَحْيَا وَّمَمَاتًا''۔

ترجمہ: اے اللہ! اس مقبول دعوت حق اور پرہیز گاری کی بات کے پروردگار! ہمیں (قول وفعل میں) اسی (تقویٰ ہی پر) زندہ رکھ اور اسی پر موت دے اور اسی پر ہمیں اٹھا، اور ہمیں زندگی اور موت کی حالت میں اس دعا کے بہترین لوگوں میں سے کر۔

پھر اس کے بعد بندہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔

(۱۰۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان جو اذان اور تکبیر سن کر تکبیر کہے اور جب مؤذن ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' اور ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کہے تو وہ بھی اس طرح کہے اور ساتھ ساتھ یہ کہے:

''اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْعِلِّيِّيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي

(۹۹) معجم الکبیر (۸/۱۶۹/۷۷۱۳) سنن الکبریٰ للبیہقی (۳/۳۶۰)
(۱۰۰) معجم الکبیر (۱۰/۱۴/۹۷۹۰) حلیۃ الاولیاء (۱۰/۲۱۲-۲۱۳) شرح معانی الآثار (۱/۱۴۵)

الْمُصْطَفِیْنَ تَحِیَّتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَهٗ"۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ عطا فرمایا، اور علیین میں آپ کا درجہ و مرتبہ بنا، اور برگزیدہ لوگوں میں ان کا تحیہ بنا اور اس کا ذکر عظیم خاص لوگوں میں کر۔

تو قیامت والے دن اس کے پڑھنے والے پر شفیع اعظم کی شفاعت واجب ہوگی۔

(۱۰۱) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور سرکار مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو یہ پڑھو:

"اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِکْرِكَ وَ اَتْمِمْ عَلَیْنَا نِعْمَتَكَ مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! اپنے ذکر سے ہمارے دلوں کے تالے کھول دے، اور اپنے فضل سے ہمارے اوپر اپنی نعمت مکمل فرما، اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے بنا دے۔

(۱۰۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اقدس میں دو شخص تھے، ان میں سے ایک کا کوئی زیادہ عمل نہیں تھا، اس کا انتقال ہو گیا، حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں کو جنت میں داخل کر دیا، قوم کو تعجب ہوا کہ اس کا تو کوئی زیادہ عمل بھی نہیں تھا تو ان میں سے ایک شخص اٹھا اور اس کے گھر جا کر اس کی بیوی سے اس کے عمل کے بارے میں پوچھا، اس نے کہا کہ اس کا کوئی زیادہ عمل نہیں تھا، صرف وہی جو تم کو معلوم ہے، البتہ اس کے اندر ایک خصلت تھی کہ دن ہو یا رات کسی بھی حال میں مؤذن کو "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہتے ہوئے سنتا تو اس کی مثل کہتا تھا: "اُقِرُّ بِهَا وَاُکْفِرُ مَنْ اَبٰی" (میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور انکار کرنے والے کو کافر سمجھتا ہوں) اور جب مؤذن "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کہتا، تو پھر کہتا: میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور انکار کرنے والے کو کافر سمجھتا ہوں، اس شخص نے کہا کہ وہ اس کی برکت سے جنت میں داخل ہو گیا۔

(۱۰۱) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۵/ ۱۵۳)

(۲۳) اذان اور اقامت کے درمیان دعا

(۱۰۳) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان نقل کرتے ہیں کہ اذان اور اقامۃ کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی لہٰذا دعا مانگا کرو۔

(۲۴) فجر کی سنت کے بعد کی دعا

(۱۰۴) مبشر بن ابی الملیح اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فجر کی دو رکعت پڑھیں اور کہا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان کے قریب دو رکعت ہلکی پھلکی پڑھیں، پھر میں نے ان کو بیٹھے بیٹھے دیکھا، یوں دعا کر رہے تھے:

''اَللّٰهُمَّ رَبِّ جِبْرِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ''۔

ترجمہ: اے اللہ! جبریل، اسرافیل، میکائیل علیہم السلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار! میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۲۵) ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ'' کے وقت کیا کہے؟

(۱۰۵) حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ یا صحابہ میں کسی صحابی سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ'' تو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

''اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا'' اللہ! اس نماز کو قائم اور ہمیشہ رکھے۔

(۱۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ جب مؤذن کو اقامت کہتے ہوئے سنتے تھے تو پڑھتے تھے:

---

(۱۰۳) سنن ترمذی (۲۱۲۔۳۵۹۵) سنن ابوداود (۵۲۱) مسند ابو یعلیٰ (۶/۳۵۴/۳۶۸۰)
(۱۰۵) سنن ابوداود (۵۲۸) سنن الکبریٰ للبیہقی (۱/۴۱۱)

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاٰتِہٖ سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ"۔

ترجمہ: اے اللہ! اس کامل دعا اور اس قائم نماز کے پروردگار! رحمت نازل فرما آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کو قیامت والے دن مقصود عطا فرما۔

(۲۶) صف کے قریب پہنچ کر کیا پڑھے؟

(۱۰۷) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نماز کے لیے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے، اس شخص نے صف کے قریب پہنچ کر پڑھا:

"اَللّٰھُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِیْ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ" اے اللہ! جو تو نیکو کاروں کو دے گا مجھے اس سے افضل عطا فرما۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل فرما کر پوچھا: ابھی کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ اس شخص نے عرض کیا: میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فرمایا: پھر تو تمہارا گھوڑا راہ الٰہی میں ذبح کیا جائے گا اور تم کو مقام شہادت دیا جائے گا۔

(۲۶) نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت کیا پڑھے

(۱۰۸) حضرت ام رافع رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسا عمل ارشاد فرمائیے جس پر اللہ بزرگ و برتر مجھے ثواب عطا فرمائے، ارشاد فرمایا: ام رافع! جب تو نماز کے لیے کھڑی ہو دس دفعہ سبحان اللہ پڑھ اور دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس دفعہ استغفار کر، پس بے شک جب تو دس دفعہ سبحان اللہ کہے گی اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے اور جب تو الحمد للہ کہے گی اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے

---

(۱۰۷) صحیح ابن خزیمہ (۱/۲۳۱/۴۵۲) مسند ابو یعلیٰ (۲/۵۶-۵۷، خ/۶۹۷، ۱۰۸-۱۰۹/۷۶۹)

(۱۰۸) معجم الکبیر (۲۴/۷۶۶) مجمع الزوائد (۱۰/۹۲) سنن ترمذی (۴۸۰) صحیح ابن خزیمہ (۸۵۰) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۲۳۴۲)

لیے ہے اور جب تو اللہ اکبر کہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے لیے ہے اور جب تو استغفار کرے گی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: میں نے تجھ کو بخش دیا۔

(۲۸) جب سانس چڑھ جائے تو کیا پڑھے؟

(۱۰۹) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو نماز پڑھا رہے تھے: ایک شخص آیا آ کر نماز میں داخل ہوا اس حال میں کہ اس کو سانس چڑھا ہوا تھا: اس نے کہا: ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ'' اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ازروئے زیادہ ہونے پاک ہونے اور مبارک ہونے کے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نماز پوری فرمائی تو دریافت کیا کہ یہ کلمات کہنے والا تم میں کون تھا؟ صحابہ نے خاموشی اختیار کی، پھر ارشاد فرمایا: یہ کلمات کہنے والا تم میں کون ہے؟ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی، اس نے عرض کیا: میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب میں آیا مجھے سانس چڑھا ہوا تھا، پس میں نے یہ کلمات کہے، ارشاد فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا ان (کلمات) کی طرف دوڑ رہے تھے کہ پہلے کون اٹھا کر لے جائے۔

(۲۹) فرض نماز کے بعد کی دعا

(۱۱۰) ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سلام پھیرتے تو یہ کلمات کہتے:

''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

---

(۱۰۹) صحیح مسلم (۶۰۰) سنن ابو داود (۷۶۳) مسند ابو یعلیٰ (۵/ ۲۹۴-۲۹۵/ ۲۹۱۵) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۵/ ۵۷-۵۸/ ۱۷۶۱)

(۱۱۰) صحیح مسلم (۵۹۲) سنن ابو داود (۱۵۱۲) مسند ابو یعلیٰ (۸/ ۱۶۸/ ۴۷۲۱) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۲۰۰۱)

وَالْاِکْرَامِ ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے امن ہے تو بڑا بابرکت ہے، اے بزرگی والے اور بخشش والے۔

(۳۰) فجر کی نماز کے بعد مختلف دعائیں

(۱۱۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَیِّبًا'' اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۱۲) حضرت سیدنا مسلم بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ'' اے اللہ! میں تجھ سے کفر اور فقر اور قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔

اور میں بھی اس کو پڑھا کرتا تھا، مجھے میرے والد نے کہا: اے بیٹے! تم نے اس کو کس سے سیکھا؟ میں نے کہا: آپ سے فرمایا: حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱۳) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پوری فرما لیتے تو دایاں دست مبارک اپنی پیشانی پر پھیرتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ الْھَمَّ وَالْحُزْنَ'' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو مہربان رحم فرمانے والا ہے کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اے اللہ! مجھ سے رنج وغم دور فرما۔

---

(۱۱۱) سابقہ حوالہ (۵۵)

(۱۱۲) سنن ترمذی (۵/۵۲۸/۳۵۰۳) سنن الکبریٰ للنسائی (۱/۰۰ ۱۴۰۱۴/۱۲۷۰)

(۱۱۳) معجم الاوسط (۳/۶۶/۲۴۹۹، ۳/۲۸۹/۳۱۷۸) حلیۃ الاولیاء (۲/۳۰۱-۳۰۲)

(۱۱۴) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے شروع کرے، پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے، اس کے بعد جو دعا چاہے مانگے۔

(۱۱۵) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَشْھَدُ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّکَ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَاَھْلِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ الْاَکْبَرُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ''۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پالنے والے! میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تو اکیلا پالنے والا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے پالنے والے اور ہر چیز کے پالنے والے! میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے خاص بندے اور مقبول رسول ہیں، اے اللہ! تو ہمارا ولی ہے اور ہر چیز کا رب ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک سارے بندے آپس میں دینی بھائی ہیں۔ اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! مجھے اور میرے متعلقین کو دنیا و آخرت کے ہر لمحہ میں مخلص بنادے اے بزرگی اور عظمت والے! اے اللہ! تو ہماری دعا سن کر قبول کرلے، اللہ ہر چیز سے بڑا ہے آسمانوں اور زمینوں کا روشن کرنے والا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے۔

(۱۱۴) سنن ترمذی (۵/ ۳۴۷۷/۴۸۲) سنن ابوداود (۲/ ۱۴۸۱/۱۶۲) مسند احمد (۶/ ۱۸) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۵/ ۲۹۰/ ۱۹۶۰)

(۱۱۵) سنن ابوداود (۱۵۰۸) مسند ابویعلیٰ (۱۳/ ۱۷۸-۱۷۹/ ۷۲۱۶) معجم الکبیر (۵/ ۲۱۰/ ۵۱۲۲)

(۱۱۶) حضرت سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے بعد جو دعا پڑھتے سنا ہو وہ میری طرف لکھو تو انہوں نے ان کی طرف لکھا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے بعد جب نماز پوری فرما لیتے تھے تو یہ پڑھتے سنا ہے:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور تعریف ہے، اور بھلائی اس کے قبضہ قدرت میں ہے، اور وہ ہر چیز پر مکمل قدرت والا ہے۔ اے اللہ! جو چیز تو عطا کر دے اس کا روکنے والا کوئی نہیں، اور جس کو تو نہ دے اس کو دینے والا کوئی نہیں، اور تیرے قہر سے دولت مند کو اس کی دولت نفع نہیں دیتی۔

(۱۱۷) حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فرض اور نفل نماز کے بعد جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل کیا تو آپ کو یہ دعا پڑھتے سنا ہے:

'اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَايَ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ اَنْعِشْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! میری تمام خطاؤں کو اور گناہوں کو معاف کر دے، اور میرا مرتبہ بلند فرما اور میری کمی کی تلافی فرما، اور مجھے نیک کاموں اور اچھی عادتوں کی ہدایت عطا فرما، کیونکہ تو ہی نیک باتوں کی ہدایت دیتا ہے اور بری باتوں کو دور کرتا ہے، تیرے سوا کسی میں یہ طاقت نہیں۔

(۱۱۸) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی نماز

(۱۱۶) صحیح بخاری (۸۴۴۔۶۳۳۰) صحیح مسلم (۵۹۳/۱۳۸)

(۱۱۷) معجم الکبیر (۸/۲۲۷/۷۸۹۳، ۸/۲۰۰/۷۸۱۱)

(۱۱۸) مسند احمد (۴/۳۳۲، ۳۳۳، ۶/۱۶) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۵/۲۷۴/۲۰۲۷،

کے بعد ہونٹوں کو کسی چیز سے حرکت دیتے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اس وقت اپنے لب ہائے مبارکہ کو کسی چیز کے ساتھ حرکت دیتے ہیں، آپ کیا کرتے ہیں، آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں پڑھتا ہوں:

''اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ وَبِکَ اُصَاوِلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ'' اے اللہ! میں تجھ سے قوت حاصل کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمن پر حملہ آور ہوتا ہوں، اور تیری ہی نصرت سے اس کے ساتھ جنگ کرتا ہوں۔

(۱۱۹) حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی، آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تم کو دوست رکھتا ہوں، پس ہر نماز کے بعد اس دعا کو مت چھوڑنا:

''اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادِکَ'' اے اللہ! اپنے ذکر اور شکر اور بہترین عبادت پر میری مدد فرما۔

(۱۲۰) حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ معلوم نہیں کہ سلام سے پہلے یا بعد میں یہ دعا پڑھتے:

''سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾''۔ (الصافات: ۱۸۰۔۱۸۲)

ترجمہ: آپ کا رب پاک ہے جو بڑی عظمت والا ہے اور ان چیزوں سے پاک ہے (ان ناسزا باتوں سے) جو وہ کیا کرتے ہیں ﴿۱۸۰﴾ اور سلامتی ہو سب رسولوں پر ﴿۱۸۱﴾ اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا مالک ہے ﴿۱۸۲﴾

فائدہ: سابقہ حدیث میں حسن عبادت کا مطلب ہے: عبادت تمام شرائط وارکان

۱۱/۲/۷۲/۴۷۵۸) معجم الکبیر (۸/رقم: ۷۳۱۸) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/۱۸۸۔۱۸۹/۸۶۳۳) شعب الایمان (۳/۱۵۴۔۱۵۵/۳۱۸۴)

(۱۱۹) سنن ابوداود (۲/۸۶/۱۵۲۲) مسند احمد (۵/۲۴۴۔۲۴۵ و ۲۴۷) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۵/۳۶۴۔۳۶۶/۲۰۲۰، ۲۰۲۱)

(۱۲۰) مسند الطیالسی (۲۱۹۸)

اورآداب ومستحبات کی رعایت کرتے ہوئے کرنا۔

(۱۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی فرض نماز ہم کوایسی نہیں پڑھائی کہ اس کے بعد ہماری طرف اپنے چہرہ انور سے متوجہ ہوکر یہ دعا نہ پڑھی ہو:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ یُخْزِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ یُرْدِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ یُلْھِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ یُنْسِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ غِنًی یُطْغِیْنِیْ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسے عمل سے جو مجھ کو رسوا کرے، اور ہر ایسے دوست سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو مجھے ہلاکت میں ڈالے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسی امید سے جو مجھے غافل بنادے، اور ہر ایسے فقر سے جو مجھے نسیان میں ڈال دے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ایسی امیری سے جو مجھے سرکش بنادے۔

(۱۲۲) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ اٰخِرَهٗ وَ خَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَهٗ واجْعَلْ خَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ" یاالٰہی! میری زندگی کے آخر کو بہترین بنادے، اور میرے آخری عمل کو بہترین عمل بنادے، اور میرے دنوں میں سے بہترین دن وہ بنا جس میں تجھ سے ملاقات کروں گا۔

(۱۲۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہرنماز کے بعد معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھنے کا حکم فرمایا۔

---

(۱۲۱) مجمع الزوائد (۱۰/۱۱۰) مسند ابویعلیٰ (۷/۳۱۳/۴۳۵۲)

(۱۲۲) معجم الاوسط (۹/۱۵۷/۹۴۱۱)

(۱۲۳) سنن ترمذی (۵/۱۷۱/۲۹۰۳) سنن ابوداود (۲/۸۶/۱۵۲۳) مسند احمد (۴/۱۵۵) شعب الایمان (۲/۵۱۲/۲۵۶۵)

(۱۲۴) حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر فرض کے بعد آیت الکرسی کو پڑھا تو وہ شخص اس کے درجہ میں ہے جو اللہ عزوجل کے انبیاء علیہم السلام کی طرف سے جنگ وقتال کرتے کرتے شہید ہو گیا ہو۔

(۱۲۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہی نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کیا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کو پڑھا کرے تو اس کے اور جنت کے درمیان داخل ہونے کے لیے موت کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں۔

(۱۲۶) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی نقل فرمایا کہ سورۂ فاتحہ الحمد للہ رب العالمین الخ آیت الکرسی اور آل عمران کی دو آیتیں "شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" (آیت: ۱۸) الخ، اور "قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ" (آیت: ۲۶) الخ، "بِغَیْرِ حِسَابٍ" (آیت: ۲۷) تک معلق ہیں، ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں، جب اللہ تعالیٰ نے ان کو نازل فرمانے کا ارادہ کیا تو عرش سے لپٹ گئیں اور کہنے لگیں: اے ہمارے رب! آپ ہم کو زمین اور ان لوگوں کی طرف اتارتے ہیں جو آپ کی نافرمانی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عزت وجلال کی قسم! میرے بندوں میں سے جو کوئی ہر نماز کے بعد تمہیں پڑھے گا تو میں اس کا ٹھکانہ جنت بنادوں گا۔ وہ جس حالت میں بھی ہو اور حظیرۃ القدس میں اس کو آباد کروں گا اور اپنی پوشیدہ نظر سے ہر دن اس کو ستر مرتبہ دیکھوں گا، اور ہر دن اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا جس میں ادنیٰ حاجت گناہوں کی بخشش ہے، اور ہر دشمن سے اس کو پناہ دوں گا، اور اس سے اس کی مدد کروں گا، اور اس کو جنت میں داخل ہونے سے موت کے علاوہ کوئی چیز مانع نہیں ہوگی۔

(۱۲۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر اور عصر کے بعد تین مرتبہ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ" (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی

(۱۲۵) معجم الکبیر (۸/ ۱۱۴/ ۷۵۳۲) معجم الاوسط (۸/ ۹۲-۹۳/ ۸۰۶۸)

معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور نظام عالم کو سنبھالنے والا ہے اور اس طرف میں رجوع کرتا ہوں) پڑھے اس کے تمام گناہوں کا کفارہ ادا کیا جائے گا اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۱۲۸) حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں نماز فجر پڑھ کر با آواز بلند یہاں تک کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بھی سن لیتے یہ دعا تین مرتبہ پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا مَعَاشِیْ''۔

ترجمہ: اے اللہ! میرا دین سنوار دے جس کو تو نے میرے ہر کام کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے، اے اللہ! میری دنیا بھی بہتر بنا دے جس میں تو نے میری معاش مقرر کی ہے۔

اور تین مرتبہ یہ پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِی الَّتِیْ جَعَلْتَ اِلَیْھَا مَرْجِعِیْ'' اے اللہ! میری آخرت کو درست فرما دے جس کی طرف تو نے میرا لوٹنا مقرر فرمایا ہے۔

اور تین مرتبہ پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سُخْطِکَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعہ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اور تین مرتبہ یہ پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ''۔

ترجمہ: اے اللہ! جو چیز تو عطا کر دے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جس چیز کو تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں، اور تیرے قہر سے دولت مند کو دولت کبھی نفع نہیں دے سکتی۔

(۱۲۸) صحیح مسلم (۲۷۲۰) صحیح ابن خزیمہ (۷۴۵) معجم الکبیر (۷۲۹۸) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۲۰۲۶)

(١٢٩) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ الْبَاسِ فَاِنَّ مَنْ تُخْزِیْہٗ یَوْمَ الْبَاسِ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ"۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے قیامت کے دن رسوانہ کرنا اور نہ سختی والے دن کیونکہ جس کو تونے قیامت والے دن رسوا کر دیا تو تونے اس کو پورا رسوا کر دیا۔

(١٣٠) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے خادم حضرت ابو الزہراء رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نماز سے فارغ ہوکر "سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" (اللہ تعالیٰ پاک ہے جو عظمت والا ہے، اسی کے لیے حمد ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا گناہوں سے بچنے اور نیکی کی طاقت کی توفیق کوئی نہیں دے سکتا، وہ اللہ ہی ہے بلند عظمت والا) کو پڑھے گا وہ وہاں سے بخشا ہوا کھڑا ہوگا ہے۔

(١٣١) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے:

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے نعمت اور فضل اور عمدہ تعریف ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس حال میں کہ دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر اس کو برا جانیں (یعنی ناپسند کریں)۔

(١٣٢) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حضرت مجاہد کی طرح

(١٢٩) مسند احمد (٤/٢٣٤) معجم الکبیر (٣/٢٠/٢٥٢٤)
(١٣٠) مجمع الزوائد (١٠/١٠٣)
(١٣١) صحیح مسلم (٥٩٤)

روایت کی ہے۔

(۱۴۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا:

"اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الدَّرَجَۃَ الْوَسِیْلَۃَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ فِی الْمُصْطَفِیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْعَالَمِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ"۔

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وسیلہ کا درجہ عطا فرما، اور برگزیدہ حضرات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت کو فرما دے، اور بلند حضرات میں آپ کا درجہ بنا دے اور خاص لوگوں میں آپ کے ذکر کو فرما دے۔

تو قیامت والے دن اس دعا کا پڑھنے والا میری شفاعت کا مستحق ہوگا اور اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔

(۱۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس موجود تھے سامنے سے ایک بوڑھا شخص حاضر خدمت اقدس ہوا جس کو قبیصہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تجھے کیا چیز لے کے حاضر ہوئی (یعنی حاضر ہونے کا مقصد کیا ہے) جبکہ تو بوڑھا ہو چکا، تیری ہڈیاں بھی بوسیدہ ہوگئیں، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں بوڑھا ہو چکا اور میری ہڈیاں بھی بوسیدہ ہوگئیں، اور میری قوت کمزور ہوگئی، اور میری موت کا وقت قریب آ گیا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی بات دوبارہ کر، اس نے دوبارہ بیان کیا، حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے اردگرد کا کوئی درخت، پتھر، ڈھیلا ایسا نہیں بچا جو تیری اس بات پر رحم کھاتے ہوئے رویا نہ ہو، پس اپنی حاجت بیان کر بے شک اب تیرا حق واجب ہوگیا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جو دنیا و آخرت میں مجھے نفع دے اور مجھ پر زیادتی نہ فرمائے چونکہ میں بوڑھا ہوں، بھولنے والا ہوں، ارشاد ہوا کہ اپنے دنیوی نفع کے لیے تو صبح کی نماز پڑھ کر "سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" (اللہ تعالیٰ پاک ہے

(۱۴۳) معجم الکبیر (۸/۷۹۲۶/۲۳۷) مجمع الزوائد (۱۰/۱۱۲)

(۱۴۴) معجم الکبیر (۱۸/۳۰۹/۹۴۰)

جو عظمت والا ہے اسی کے لیے حمد ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق کے سوا کسی کے پاس گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں)۔

یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لیا کر اللہ تعالیٰ تجھے چار بلاؤں سے محفوظ رکھے گا: (۱) کوڑھ، (۲) جنون، (۳) اندھا ہونے اور (۴) فالج سے۔

اور اپنی آخرت کے لیے نفع کے لیے یہ پڑھا کر:

"اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِكَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنے پاس سے ہدایت عطا فرما، اور میرے اوپر اپنے فضل کی بارش فرما، اور مجھ پر اپنی رحمت نچھاور فرما، اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما۔

اس بوڑھے نے ان کلمات کو کہا اور اپنی چار انگلیوں کا حلقہ بنایا، حضرات شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے اس ماموں نے کیا مضبوطی کے ساتھ پکڑا ہے اپنی چار انگلیوں کو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر اس نے ان کو چھوڑا نہیں، پورا کیا تو ضرور قیامت کے دن اس کے بدلے میں اس کے لیے جنت کے چار دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

فائدہ: چار انگلیوں کا حلقہ بنانے کا مطلب ہے کہ اس بوڑھے نے ان کو شمار کرتے ہوئے ہر کلمہ پر اپنی ایک انگلی بند کی جیسا کہ عرب کا دستور تھا جس سے اس کا ان کلمات کو یاد کرنے کا اہتمام ظاہر ہوتا ہے۔

(۱۳۵) یہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے، اس میں تھوڑا اضافہ ہے کہ اس بوڑھے نے کہا کہ میں اتنا بوڑھا ہو گیا ہوں کہ لوگوں میں بے وقعت ہوں۔

(۱۳۶) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سے کسی کے اندر ایک بھی پائی گئی تو وہ جس حور عین سے

---

(۱۳۵) مجمع الزوائد (۱۰/۱۳۲) اسد الغابہ (۴/۸۶۸۵)

(۱۳۶) مسند ابو یعلیٰ (۳/۳۳۲/۱۷۹۴) معجم الاوسط (۳/۳۴۷/۳۳۶۱)

چاہے شادی کرلے۔(۱) ایک وہ شخص جس کو کوئی قیمتی امانت پوشیدہ طور پر سپرد کی گئی اور اس نے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اس کو ادا کردیا (۲) وہ شخص جس نے اپنے قاتل کو معاف کر دیا (۳) اور وہ شخص جو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ قل ھو اللہ احد الخ پڑھے۔

(۱۳۷) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز کے بعد ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ'' (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ معبود واحد ہے، بے نیاز ہے، نہ اس کی بیوی نہ اولاد ہے، اور اس کا ہمسر کوئی نہیں ہے)۔

اس دعا کے پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

(۱۳۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار کی اور یوں پڑھا:

''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ''۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور ساری کائنات کو قائم رکھنے والا ہے، اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

تو اس دعا کے پڑھنے والے کے اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف فرماتا ہے اگرچہ وہ میدان جنگ سے مفرور ہو۔

(۱۳۹) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ ہر نماز کے بعد ہاتھ پھیلا کر یہ دعا مانگے:

''اَللّٰهُمَّ اِلٰهِيْ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ وَاِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَسْئَلُكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِيْ فَاِنِّيْ مُضْطَرٌّ وَ تَعْصِمَنِيْ فِيْ دِيْنِيْ فَاِنِّيْ مُتَبَلًى وَتَنَالَنِيْ بِرَحْمَتِكَ فَاِنِّيْ مُذْنِبٌ وَتَنْفِيْ

(۱۳۷) مسند احمد (۴/۱۰۳) معرفۃ الصحابہ (۱/۴۵۱۔۴۵۲/۱۲۹۶) معجم الکبیر (۲/۵۷۔۵۸/ ۱۲۷۸)

(۱۳۸) معجم الاوسط (۷/۳۶۴/۷۷۳۸)

عَنِّيْ الْفَقْرَ فَاِنِّيْ مُتَمَسْكِنٌ "۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے معبود اور ابراہیم، اسحاق یعقوب، جبریل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام کے معبود، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری دعا قبول فرما، اس لیے کہ میں پریشان حال ہوں، اور میرے دین میں میری حفاظت فرما اس لیے کہ میں اس میں آزمائش کے اندر ڈالا گیا ہوں، اور اپنی رحمت سے میری دستگیری فرما اس لیے کہ میں گنہگار ہوں، اور مجھ سے فقر دور فرما کیونکہ میں مسکین ہوں۔

تو اس دعا کے مانگنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہو جاتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہ لوٹائے (یعنی محروم نہ کرے)۔

(۱۴۰) حضرت سیدنا مسلم بن حارث تمیمی اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ کر گفتگو کرنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھو:

"اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ " اے اللہ! مجھے دوزخ سے پناہ عطا فرما۔

اگر تم اس دن مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے دوزخ سے پناہ لکھ دے گا یعنی دوزخ سے حفاظت فرمائے گا۔

(۱۴۱) حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہو کر کلام کرنے سے قبل دس مرتبہ پڑھے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت والا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والے کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے، اور دس برائیاں مٹا کر دس درجات کو بلند کرتا ہے، اور دس اونٹوں کے صدقہ کے برابر اس کو اجر و ثواب عطا کرتا ہے،

---

(۱۴۰) سنن ابوداود (۵۰۸۰) مسند احمد (۴/۲۳۴)

(۱۴۱) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۲/۱۷۰/۱۳۶۹)

اور یہ دعا اس کے لیے شیطان سے پہرہ ہے، اور ہر ناپسند چیز سے حفاظت کا ذریعہ ہوتی ہے، اور اس دن اس کو کوئی گناہ لاحق نہیں ہوتا (یعنی اگر کوئی گناہ ہو تو اس دعا کی برکت سے معاف کر دیا جاتا ہے)۔

الآیہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے اور جو شخص اس دعا کو عصر کی نماز سے فارغ ہو کر پڑھے تو اس کو بھی اس رات میں اس کی مثل اجر ملتا ہے۔

(۱۴۲) حضرت ابن زمل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب صبح کی نماز پڑھتے تو اپنے پائے اقدس کو موڑتے ہوئے یہ دعا ستر مرتبہ پڑھتے:

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور اسی کے لیے حمد ہے، میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں، بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

پھر ارشاد فرماتے: یہ ستر سات سو کے ساتھ ہے (یعنی سات سو گنا اس کا اجر ملتا ہے)۔

(۱۴۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور تعریف ہے، وہ زندگی بخشتا اور مارتا ہے، اور ہر چیز پر مکمل قدرت والا ہے)۔

اپنا پاؤں موڑنے سے قبل سو مرتبہ پڑھے تو وہ تمام زمین والوں میں افضل عمل والا ہوگا اس شخص کے علاوہ جس نے اس کے مثل پڑھا۔

(۱۴۴) حضرت اسماء بنت واثلہ ابن اسقع اپنے والد حضرت واثلہ ابن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے

---

(۱۴۲) معرفۃ الصحابہ (۳/۱۵۴۱/۳۹۰۸، ۱۲۶۰-۱۲۶۱/۱۶۶/۲، ۳۰۶۰/۲۰۷۸) دلائل النبوۃ للبیہقی (۷/۳۶-۳۸)

(۱۴۳) معجم الکبیر (۸/۲۸۰/۸۰۷۵) معجم الاوسط (۷/۱۷۵/۷۲۰۰)

(۱۴۴) معجم الکبیر (۲۲/۷۹/۲۳۲) مجمع الزوائد (۱۰/۱۰۹)

ہوئے سنا کہ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی، پھر ''قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ'' کلام کرنے سے پہلے سو مرتبہ پڑھی جب بھی اس نے ''قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ'' پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیئے۔

(۳۱) بعد از نماز فجر ذکر کی فضیلت

(۱۴۵) حضرت سیدنا سہل ابن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل فرمایا کہ جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی، پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا، سو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

(۱۴۶) حضرت ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ جس نے فجر کی نماز پڑھی یا یہ فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ پر بیٹھا رہا اور دنیوی امر میں سے کسی لغو حرکت کا ارتکاب نہیں کیا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ نماز اشراق کی چار رکعت ادا کیں تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کر اس دن کی طرح ہو گیا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔

(۱۴۷) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نانا جان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ جو صبح کی نماز پڑھے پھر سورج کے نکلنے تک بیٹھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا مگر یہ کہ اس کے لیے دوزخ سے حجاب یا یہ فرمایا کہ پردہ ہو جاتا ہے۔

(۳۲) سورج نکلنے کے بعد کی دعا

(۱۴۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورج طلوع ہو جاتا تو

(۱۴۵) سنن ابو داود (۱۲۸۷) مسند احمد (۳/۴۳۸۔۴۳۹) مسند ابو یعلیٰ (۳/۶۱۔۶۲/۱۴۸۷، ۱۴۹۵/۶۶)

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحَلَّنَا الْیَوْمَ عَافِیَةً وَجَآءَ بِالشَّمْسِ مِنْ مَّطْلَعِهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ لَكَ بِمَا شَهِدْتَّ بِهٖ عَلٰی نَفْسِكَ وَشَهِدَتْ بِهٖ مَلَائِكَتُكَ وَحَمَلَةُ عَرْشِكَ وَجَمِیْعُ خَلْقِكَ اِنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْقَائِمُ بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اُكْتُبْ لِیْ شَهَادَتِیْ بَعْدَ شَهَادَةِ مَلَائِكَتِكَ وَاُولِی الْعِلْمِ وَمَنْ لَّمْ یَشْهَدْ مِثْلَ مَا شَهِدْتُّ بِهٖ فَاكْتُبْ شَهَادَتِیْ مَكَانَ شَهَادَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ السَّلَامُ اَسْئَلُكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِیْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَاَنْ یُّعْطِیَنَا رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِیَنَا عَمَّنْ اَغْنَیْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْهَا مُنْقَلَبِیْ"۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس دن میں عافیت کے ساتھ داخل کیا، اور سورج کو لایا اس کے طلوع ہونے کی جگہ سے، اے اللہ! میں نے صبح کی دراں حالیکہ میں تیرے لیے اس چیز کی گواہی دیتا ہوں جس چیز کی تو نے اپنے اوپر شہادت دی، اور جس چیز کی تیرے فرشتوں اور حاملانِ عرش (فرشتوں) اور تیری تمام مخلوق نے گواہی دی، بے شک تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو ہی انصاف کو قائم رکھنے والا ہے، تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں تو غالب حکمت والا ہے۔ میری گواہی کو اپنے فرشتوں اور علم والوں کی گواہی کے بعد لکھ دے، اور جس نے میری اس شہادت کے مثل شہادت نہیں دی میری شہادت کو اس کی جگہ لکھ دے، اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے اے بزرگی اور بخشش والے! میں تجھ سے دعا کی قبولیت کا سوال کرتا ہوں، اور ہم کو ہماری رغبت کی چیز عطا کر اور ہم کو اپنی مخلوق میں سے ہر اس شخص سے مستغنی بنا دے جس کو تو نے ہم سے مستغنی بنایا ہے۔ اے اللہ! میرا دین سنوار

(۱۴۶) مسند ابو یعلیٰ (۷/۳۲۹-۳۳۰/۴۳۶۵) معجم الاوسط (۶/۱۰۶/۵۹۴۰)

دے جس میں میرے ہر کام کی حفاظت ہے، اے اللہ! میری دنیا بھی سنوار دے جس میں تو نے میری معاش مقرر کی اور میری آخرت کو بھی سنوار دے جس کی طرف میرا لوٹنا مقرر فرمایا ہے۔

(۱۴۹) حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی نوکرانی سے فرمایا کہ سورج کو دیکھ کیا نکل آیا ہے، اس نے کہا: نہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پھر تسبیح پڑھنے میں مشغول ہو گئے، پھر دوسری مرتبہ فرمایا: دیکھ کیا سورج نکل آیا؟ اس نے کہا: نہیں، پھر تیسری مرتبہ فرمایا: کیا سورج نکل آیا؟ اس نے عرض کیا: جی، تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھی:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا" تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے یہ دن ہم کو عطا کیا، اور اس میں ہماری لغزشوں کو دور فرمایا۔

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق یہ بھی فرمایا: "وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ" اور ہم کو آگ سے عذاب نہیں دیا۔

(۴۳) سورج بلند ہونے کے وقت کی دعا

(۱۵۰) حضرت سیدنا عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی ایسا باقی نہیں رہتا جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید نہ کرتا ہوں سوائے شیاطین کے اور اولاد آدم میں سے سرکش لوگوں کے۔ حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ سرکش کون ہیں؟ تو کہا: "شرار خلق اللہ عزوجل" اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے بدترین، یا فرمایا: "شرار الخلق" مخلوق میں سے سب سے بدترین۔

(۳۴) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان سن کر کیا پڑھے؟

(۱۵۱) حضرت سلیمان ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ صبح کی نماز میں حاضر تھا۔ جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ کون میرے پاس سرخ اونٹ لائے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ ضَالَّتَكَ" اللہ تعالیٰ تیری گمشدہ چیز نہ لوٹائے۔

فائدہ عظیمہ: مطلب یہ ہے کہ مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا مسجد کے احترام کے خلاف ہے، اس لیے بطور اظہار ناراضگی یہ ارشاد فرمایا، دوسرا اس جملہ کا یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے نہیں، یعنی مسجد میں گمشدہ چیز کا سوال اور اعلان نہیں ہونا چاہیے۔

(۱۵۲) حضرت ابو ہریرہ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص کسی شخص کو اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے سنتے تو "لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ" اللہ تعالیٰ اس کو تجھ پر نہ لوٹائے۔

اس لیے کہ مسجدیں اس کے لیے نہیں بنائی گئیں۔

(۱۵۳) حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد کے اندر اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے سنا تو اس پر ناراض ہوئے۔ تو ایک شخص نے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! (یہ کنیت عبد اللہ ہے) آپ تو فحش گو نہیں ہیں۔

مطلب یہ کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ناراض ہونا ان کی عادت کے خلاف دیکھ کر عرض کیا کہ یہ ناراض ہونا تو آپ کی عادت نہیں۔

---

(۱۵۱) مسند الطیالسی (۸۰۴)
(۱۵۲) صحیح مسلم (۵۶۸)
(۱۵۳) مصنف عبد الرزاق (۱۷۲۴) معجم الکبیر (۹/۲۵۶/۱۹۲۶۸) صحیح ابن خزیمہ (۲/۲۷۳۔ ۲۷۴/۱۳۰۳)

جواباً آپ نے فرمایا: ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

فائدہ: اس ارشاد کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: (۱) کسی شخص کو مسجد کے اندر گمشدہ چیز کا اعلان کرتے سنیں تو ہمیں حکم ہے کہ اس پر ناراضگی کا اظہار کریں (۲) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مطلقاً کوئی بھی خلاف شرع چیز دیکھیں تو اس پر بھی ناراضگی کا اظہار کریں۔

(۳۵) کسی کو مسجد میں شعر پڑھتے سنے تو کیا پڑھے؟

(۱۵۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کیا کہ جب کسی کو مسجد میں شعر کہتے سنو تو تین مرتبہ یوں کہو: ''فَضَّ اللہُ فَاكَ'' اللہ تعالیٰ تیرا منہ (دانت) توڑ دے۔

تنبیہ: مطلقاً مسجد میں اشعار پڑھنے کی ممانعت مقصود نہیں بلکہ وہ اشعار جو حمد ونعت اور اسلامی تعلیمات پر مشتمل نہ ہوں کیوں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد کے اندر حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اچھے اشعار جو کفار کی ہجو و ذم پر مشتمل ہوتے سنتے تھے، لہٰذا قبیح اور خلاف شرع اشعار مسجد میں کہنا سننا منع ہوگا۔

(۳۶) مسجد میں خرید وفروخت کرنے والے کو دیکھ کر کیا پڑھے؟

(۱۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد عالی نقل فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں کسی کو خرید وفروخت کرتے دیکھو تو یوں کہو: ''لَآ اَرْبَحَ اللہُ تِجَارَتَكَ'' اللہ تیری تجارت میں فائدہ ونفع نہ دے۔

فائدہ: اس ارشاد کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ مسجد میں خرید وفروخت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تیرے سودے میں نفع نہ دے سے بہرصورت مسجد میں بیع وشرا کی ممانعت ظاہر ہوتی ہے۔

---

(۱۵۴) معجم الکبیر (۲/۱۰۳۔۱۰۴/۱۴۵۴)

(۱۵۵) سنن ترمذی (۳/۶۱۰۔۶۱۱/۱۳۲۱) صحیح ابن خزیمہ (۲/۲۷۴/۱۳۰۵)

(۳۷) مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہو تو کیا کہے؟

(۱۵۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو جیش ابلیس (شیطان کا لشکر) باہم ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں اور سب مل کر اس طرح جمع ہو جاتے ہیں جس طرح شہد کی مکھیاں اپنے یعسوب (شہد کی مکھیوں کی ملکہ ہے) کے پاس جمع ہو جاتی ہیں، پس جب تم میں سے کوئی مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہو تو یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ"

ترجمہ: اے اللہ! میں ابلیس اور اس کے لشکر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جو شخص اس دعا کو پڑھ لیتا ہے تو اس کو کوئی نقصان وضرر نہیں ہوتا۔

(۳۸) جب مسجد سے نکلے تو کیا کہے؟

(۱۵۷) حضرت ابوحمید ساعدی (عبدالرحمٰن) یا ابواسید رضی اللہ عنہ (مالک بن ربیعہ) نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تو یہ پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

(۳۹) جب اپنے گھر میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

(۱۵۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں

کہ جب تم میں کوئی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے، اور کھانا کھاتے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: یہاں نہ تمہارے لیے رات بسر کرنے کا ٹھکانہ ہے نہ شام کا کھانا ہے، اور جب کوئی داخل ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کا ٹھکانہ پالیا اور اگر کھانا کھاتے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کا ٹھکانہ اور شام کا کھانا (دونوں) پالیا۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے کھانا کھاتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت مطلقاً ذکر الٰہی کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی۔

(۱۵۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شام کو گھر واپس ہوتے تو یہ پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ مَا فَضَلَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے جس نے میری کفایت کی، اور مجھ کو ٹھکانہ دیا، اور اللہ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے تعریفیں ہیں جس مجھ پر احسان فرمایا، اور بہت زیادہ فرمایا، اور میں تجھ سے جہنم کی آگ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(۱۶۰) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کو میں نماز میں اور گھر میں پڑھا کروں، ارشاد فرمایا: یوں کہو:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

(۱۵۷) صحیح مسلم (۲۱۳)

(۱۵۸) صحیح مسلم (۳/۱۵۹۸/۲۰۱۸)

(۱۶۰) صحیح بخاری (۸۳۴۔۶۳۲۶۔۷۳۸۷۔۷۳۸۸) صحیح مسلم (۲۷۰۵) مسند ابویعلیٰ (۱/۳۸/۳۲)

وَاَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا، اور تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں، پس اپنی خصوصی مغفرت کے ذریعے میری مغفرت فرما، اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بہت بخشنے والا مہربان ہے، اور سب عزت والوں سے بڑھ کر عزت والا ہے۔

(۴۰) جب گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ کو سلام کرے

(۱۶۱) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کے لیے نور اور روشنی ہے راستہ کی روشنی اور مینار کی طرح، اس میں سے یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے اور فرض نماز کو ادا کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور بیت اللہ شریف کا حج ادا کرلے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اچھی بات کا حکم کرے اور بری باتوں سے روکے اور اے ابو ہریرہ! تیرا گھر والوں کو سلام کرنا جب تو ان پر داخل ہو، اور تیرا ان مسلمانوں کو سلام کرنا جن کے پاس سے تیرا گزر رہا، پس اگر وہ تیرے سلام کا جواب دیں گے تو فرشتے ان کے سلام کا جواب دیں گے، اور اگر وہ تجھے جواب نہیں دیں گے تو فرشتے تجھے جواب دیں گے اور ان پر لعنت کریں گے یا خاموشی اختیار کریں گے (اگر مستحق لعنت نہ ہوئے) پس اگر کسی نے ان میں سے کسی چیز کو ترک کر دیا تو وہ اسلام کا حصہ ہے جس کو اس نے چھوڑ دیا اور جس نے ان سب کو پھینک دیا (ترک کر دیا) تو اسلام اس سے پشت پھیر لیتا ہے۔

(۴۱) گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کی فضیلت

(۱۶۲) حضرت ابو امامہ الباھلی رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے

---

(۱۶۱) حلیۃ الاولیاء (۵/ ۲۱۷-۲۱۸)

(۱۶۲) سنن ابو داود (۳/ ۷/ ۲۴۹۴) معجم الکبیر (۸/ ۹۹-۱۰۰/ ۷۴۹۱-۷۴۹۲) معجم الاوسط (۳/ ۲۶۲/

ہیں کہ تین ایسے شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ضامن بنتا ہے (۱) ایک وہ شخص جو جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے (یعنی اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو وفات دے کر جنت میں داخل کر دے یا اس کو ثواب یا غنیمت کے ساتھ جو اس کو حاصل ہو واپس لوٹا دے (۲) وہ شخص جو مسجد کی طرف نکلا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ اس کو وفات دے کر جنت میں داخل کرے یا اس کو اجر یا غنیمت کے ساتھ جو اس کو حاصل ہو واپس لوٹا دے (۳) وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہو، پس اللہ تعالیٰ اس کا بھی ضامن ہے۔

(۴۲) گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہونے کا ثواب

(۱۶۳) حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو عمدہ وضو کرے، پس اپنے ہاتھوں اور پاؤں اور اپنے چہرہ کو دھوئے، پھر اپنے منہ کا مضمضہ (یعنی کلی) کرے، پھر وضو کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ان گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو اس کے منہ سے نکلتے ہیں یعنی زبان سے غیبت وغیرہ کا ہونا، اور جن گناہوں کی طرف وہ چلا یہاں تک کہ گناہ اس کے اعضاء سے جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ مسجد کی طرف چلتا ہے تو اس کے ہر اس قدم کے بدلے جس کو وہ راہ الٰہی میں اٹھاتا ہے نیکی لکھ دی جاتی ہے، پھر اس کی نماز اس کے لیے نافلہ یعنی زائد چیز ہو جاتی ہے (یعنی بخشش تو اس کی پہلے ہی ہو چکی ہوتی ہے اب نماز زیادتی درجات کا سبب ہوتی ہے) پھر جب وہ اپنے اہل پر داخل ہوتا ہے ان کو سلام کرتا ہے اور بستر پر لیٹتا ہے تو اس کو رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے (یعنی رات کے قیام کا ثواب ملنے میں عمدہ وضو کرنے، نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ گھر میں داخل ہوتے ہوئے گھر والوں کو سلام کرنے کو بھی دخل ہے)۔

۳۰۹۱)

(۱۶۳) معجم الکبیر (۸/ ۲۵۵۔۲۵۶/ ۷۹۹۵) مجمع الزوائد (۱/ ۲۲۳)

(۴۳) آئینہ دیکھنے کی دعا

(۱۶۴) حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شیشہ میں اپنا چہرہ انور دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے، اے اللہ! جس طرح تو نے میری صورت کو خوبصورت بنایا اس طرح میرے اخلاق کو بھی حسین بنا دے۔

(۱۶۵) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَاشَانَ مِنْ غَيْرِيْ"۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری صورت وسیرت کو حسین بنایا اور میری وہ چیز خوبصورت بنائی جو دوسروں کی عیب دار بنائی۔

(۱۶۶) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سیّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ فَعَدَّلَهٗ وَكَرَّمَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ فَحَسَّنَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ"۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میری صورت کو درست بنایا، پھر معتدل بنایا اور میرے چہرہ کی صورت کو مکرم بنایا اور مجھ کو مسلمانوں میں سے بنایا۔

(۴۴) جب کان آواز کرے تو کیا پڑھے؟

(۱۶۷) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے

---

(۱۶۵) مسند ابو یعلی (۴/۴۷۸/۲۶۱۱) معجم الکبیر (۱۰/۳۱۴-۳۱۵/۱۰۷۶۶)

(۱۶۶) شعب الایمان (۴/۱۱۱/۴۴۵۸) معجم الاوسط (۱/۲۴۰/۷۸۷)

روایت کرتے ہیں کہ حضور سیّد الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کا کان سنائے یعنی آواز کرے تو وہ مجھ کو یاد کر کے درود شریف پڑھے، پھر یوں دعا پڑھے:
''ذَكَرَ اللهُ بِخَيْرٍ مَّنْ ذَكَرَنِيْ'' اللہ تعالیٰ خیر کے ساتھ اس کا ذکر کرے جس نے میرا ذکر کیا۔

(۴۵) جب پچھنے لگوائے تو کیا پڑھے؟

(۱۶۸) حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص نے پچھنے لگوانے کے وقت آیت الکرسی پڑھی اس کو اس کے پچھنے لگوانے کا نفع حاصل ہوگا۔

فائدہ عظیمہ: حضرات ائمہ احناف کے نزدیک اگر کسی نے روزہ کی حالت میں سینگی یعنی پچھنے لگوائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا (اصول الشاشی)۔ رہا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمانا: ''افطر الحاجم والمحجوم'' کہ پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ روزہ فساد کے قریب ہو جاتا ہے جس طرح ''لقّنوا موتاکم لاالٰہ الااللہ'' کا مطلب ہے کہ قریب المرگ شخص کو تم کلمہ کی تلقین کرو اور اسی پر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد بھی محمول ہوگا: ''من وقف بعرفة فقد اتم الحج'' کہ جو شخص عرفات کے اندر یوم عرفہ کو ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہونے کے قریب ہوا، لہٰذا ''افطر الحاجم والمحجوم'' کا مطلب یہ ہوگا کہ پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ فاسد ہونے کے قریب پہنچا، محجوم کا تو اس لیے کہ خون نکلنے کی وجہ سے اس میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور بسا اوقات اس قدر ضعف ہو جاتا ہے کہ محجوم روزہ توڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور حاجم چونکہ گندہ خون منہ لگا کر نکالتا ہے اس لیے اس کے شکم میں خون کے داخل ہونے کا احتمال ہوتا ہے، الغرض حدیث شریف کے اندر بالفعل مفطر ہونا مراد نہیں ہے بلکہ مفطر ہونے کے قریب ہونا مراد ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

---

(۱۶۷) معجم الکبیر (۲/۱۲۰/۹۰۸)

(۴۶) جب پاؤں سو جائے تو کیا پڑھے؟

(۱۶۹) حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا کہ ان کا پیر سو گیا تو وہ بیٹھ گئے، ایک شخص نے ان سے کہا: ''اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْکَ'' کہ آپ اپنے محبوب ترین شخص کو یاد کیجئے

تو انہوں نے کہا یا محمداہ! پھر کھڑے ہو کر چلنا شروع کر دیا یعنی ان کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

فائدہ:

(۱) معلوم ہوا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی محبت وعقیدت سے بطور وصف ''یا محمد'' کہہ کر پکار سکتا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد کے اندر اور قاضی محمد عیاض مالکی نے کتاب الشفاء میں ذکر کیا۔

(۲) یہ بھی معلوم ہوا کہ محبوب ترین آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرنے سے شرک نہیں ہوتا بلکہ یہ تو پیر سن ہو جانے کا علاج ہے۔ جب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مکمل ذہن متوجہ ہو گا تو پاؤں کی طرف سے توجہ ہٹ جائے گی سب درد والم ختم ہو جائیں گے۔

(۳) یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ساری مخلوق سے زیادہ ہوتی تھی اور اس کا ہمہ وقت استحضار تھا۔ چنانچہ علامہ طبری تاریخ طبری میں فرماتے ہیں: ''اَنَّ الصَّحَابَۃَ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللہِ کَانَ شِعَارُھُمْ فِی الْحُرُوْبِ یَا مُحَمَّدَاہُ'' حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ کے بعد صحابہ کرام کا جنگوں میں یا محمداہ کا نعرہ علامت بن چکا تھا۔

(۱۷۰) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص کا پیر سو گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس سے یہی فرمایا: ''اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْکَ'' اپنے محبوب ترین انسان کو یاد کرو۔

---

(۱۶۹) الادب المفرد (۹۶۴)

اس نے اسی وقت کہا: ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' تو اس کے پیر کا سونا ختم ہو گیا۔

(۱۷۱) حضرت سیدنا ہیثم بن حنش رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ان کا پیر سو گیا۔ ان سے ایک شخص نے کہا: ''اذكر احب الناس اليك'' جو آپ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے اس کو پکاریں۔ تو انہوں نے پکارا ''یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم''۔ راوی نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس طرح کھڑے ہو گئے گویا رسی سے کھل گئے ہوں۔

(۱۷۲) حضرت اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ولید بن یزید بن عبد الملک نے فرط محبت میں کہا:

اثيبي مغرما كلفا محبا
اذا خدرت له رجل دعاك

''اس شخص نے تعریف کی، چٹی سمجھتے اور تکلیف اور مشقت سمجھتے ہوئے جب اس کا پاؤں سو جاتا ہے تو وہ تجھے پکارتا ہے''۔

اور ابراہیم بن المنذر الحزامی نے بیان کیا کہ اہل مدینہ منورہ کو ابو العتاھیہ کا یہ شعر بہت پسند تھا۔

وتخدر في بعض الاحايين رجله
فان لم يقل يا عتب لم يذهب الخدر

''اور بعض اوقات میں اس کا پاؤں سو جاتا ہے پس اگر وہ یا عتب نہ کہے تو اس کا پاؤں سونا ختم نہ ہو''۔

حضرت ابو بکر الہذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے پاؤں سو گئے، انہوں نے ان کو پانی میں ڈالا اور یہ کہا:

اذا خدرت رجلي تذكرت قولها
فناديت ابني باسمها و دعوت

''جب میرا پاؤں سو جائے تو میں اس کی بات کو یاد کرتا ہوں پھر میں نے ندا دی اپنے

بیٹے کو اس کے نام کے ساتھ اور میں نے پکارا''۔

دعوت التي لو ان نفسي تطيعني
لأ لقيت نفسي نحوها فقضيت

''میں نے اس عورت کو پکارا کہ اگر میرا نفس میری فرمانبرداری کرتا تو میں اپنے نفس کو اس کی طرف متوجہ کرتا پھر میں اپنی حاجت پوری کر لیتا''۔

میں نے کہا: اے ابو بکر! آپ بھی اس جیسا شعر پڑھتے ہیں؟

فرمایا: اے لکع! یہ شعر بھی تو ایک کلام ہے اس کا اچھا اچھے کلام کی مانند اور برا برے کلام کی مثل ہے۔

(۱۷۳) حضرت عبد الرحمٰن بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، ان کا پاؤں سو گیا، میں نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمٰن! تمہارے پیر کو کیا ہوا ہے؟ فرمایا: اس کا یہاں سے جمع ہو گیا یعنی اکڑ گیا، میں نے کہا: جو آپ کے نزدیک سب سے پیارا انسان ہے اس کو پکارو تو انہوں نے کہا: ''یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!'' پس پاؤں کھل گیا۔

(۴۷) جس کے پاس شیشہ نہ ہو تو وہ کیا کرے؟

(۱۷۴) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز اپنے بھائیوں یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی طرف نکلے تو آپ نے برتن کے اندر پانی میں اپنے پٹھوں اور حلیہ مبارک کو دیکھا، جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب میں نے آپ کے چہرہ کو دیکھا ''اَنْتَ الْقَائِلُ الْفَاعِلُ'' آپ تو کہنے والے کرنے والے ہیں یعنی جو ارشاد فرماتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں، اور آپ نے بھی اپنے چہرہ انور کو دیکھا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں اے عائشہ! ''اِنَّ اللہَ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ'' بلا شبہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو محبوب رکھتا ہے۔

---

(۱۷۴) میزان الاعتدال (۳/۴۱-۴۲)

تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کے پاس جائے تو اپنی ہیئت کو درست کرلے۔

(۴۸) تیل لگاتے وقت کیا پڑھے؟

(۱۷۵) حضرت سیدنا دوید بن نافع قرشی رضی اللہ عنہ حضرت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص تیل لگاتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے تو ستر شیطان اس کے ساتھ تیل لگاتے ہیں۔

(۱۷۶) حضرت سیدنا قتادہ بن دعامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو اپنے بھوؤں سے ابتداء کرے اس لیے کہ یہ دردسر کو ختم کردیتا ہے یا یہ ارشاد فرمایا کہ یہ دردسر کو روک دیتا ہے۔

(۴۹) جب گھر سے نکلے تو کیا پڑھے؟

(۱۷۷) حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھا کرتے:

"بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ اَنْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے ساتھ آغاز، اور میں نے اسی پر بھروسہ کیا، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں پھسلوں اور پھسلایا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا ہم جہالت کا کام کریں یا ہم سے جہالت کا معاملہ کیا جائے۔

(۱۷۸) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب گھر سے نکلا کرتے تو یوں کہتے تھے:

"بِسْمِ اللهِ اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ"۔

(۱۷۷) سنن ترمذی (۵/۲۹۰/۳۴۲۷) مسند احمد (۶/۳۰۶)

(۱۷۸) الادب المفرد (۲/۶۰۳/۱۱۹۷) سنن ابن ماجہ (۱/۱۲۷۸/۳۸۸۵۔۳۸۸۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ عبادت کرنے کی توفیق۔

(۱۷۹) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کیا، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ گناہوں سے بچنے کی اور نہ عبادت کرنے کی طاقت ہے۔

تو اس کے پڑھنے والے سے کہا جاتا ہے کہ تیری حفاظت کی گئی ہے اور تجھ کو ہدایت دی گئی ہے اور تیری کفایت کر دی گئی ہے پھر ارشاد فرمایا کہ شیطان اس کی گھات میں لگا رہتا ہے۔ دوسرا شیطان اس سے ملاقات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تو ایسے شخص پر قابو پا سکتا ہے جس کی حفاظت کر دی گئی ہے اور جس کو ہدایت دی گئی اور جس کی کفایت کر دی گئی۔

(۵۰) راستہ میں ذکر الٰہی کرنے کی فضیلت

(۱۸۰) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی قوم جو کسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو مگر وہ مجلس اہل مجلس پر حسرت ہوگی، اور کوئی شخص کوئی راستہ نہیں چلتا کہ اس راستہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے مگر وہ راستہ اس پر موجب حسرت ہوگا۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ ہر لحہ ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہیے۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آدمی کو سریہ میں بھیجا تو وہ شخص نماز میں جب کوئی سورت پڑھتا تو اس کا اختتام سورۂ اخلاص پر کرتا، پھر جب وہ صحابہ جنگ سے واپس لوٹے تو انہوں نے اس صحابی کا بارگاہ رسالت میں ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس

---

(۱۷۹) سنن ترمذی (۵/۴۹۰/۳۴۲۶) سنن ابو داود (۴/۳۲۵/۵۰۹۵)

(۱۸۰) مسند احمد (۲/۴۳۲)

سے پوچھو کہ وہ کس لیے اس طرح کرتا ہے تو اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ اس میں رحمٰن کی صفت کا ذکر ہے اور مجھے اس سے محبت ہے تو سرکار نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ'' اللہ تعالیٰ بھی اسے محبوب رکھے گا۔

اور ایک روایت میں ہے، سرکار نے فرمایا کہ اس کی محبت تجھ کو جنت میں داخل کرے گی۔

(۵۱) راستہ میں چلتے ہوئے سورۂ اخلاص پڑھنے کی فضیلت

(۱۸۱) حضرت ابوامامہ الباھلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبریل امین حاضر ہوئے جس وقت آپ تبوک میں تھے، انہوں نے عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! معاویہ بن معاویہ المزنی رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شرکت فرمائیں تو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور جبریل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ اترے اور اپنا دایاں بازو پہاڑوں کی چوٹی پر رکھا جس سے وہ پہاڑ جھک گئے اور پست ہونے لگے، اور بایاں بازو زمینوں پر رکھا جس سے وہ پست ہوگئیں یہاں تک کہ وہاں سے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگاہ نبوت کے ذریعے مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ کو دیکھ لیا، اس کے بعد آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت جبرائیل اور دیگر ملائکہ علیہم السلام نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے جبریل علیہ السلام! معاویہ کو اس مرتبہ پر کس چیز نے پہنچایا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: وہ کھڑے، بیٹھے، سوار، پیادہ ہر حال میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ الخ'' پڑھتے تھے۔

نوٹ: اس حدیث سے غیر مقلدین غائبانہ نماز جنازہ کا استدلال کرتے ہیں حالانکہ اس حدیث سے غائبانہ نماز جنازہ کے جواز پر استدلال کرنا چند لحاظ سے باطل ہے۔

اس حدیث کے متن میں اضطراب اور خرابی ہے۔ متن حدیث میں جس معاویہ کا ذکر ہے اس کا نام کہیں تو معاویہ بن معاویہ مزنی بیان کیا گیا اور کہیں معاویہ بن معاویہ لیثی اور کہیں معاویہ بن مقرن مزنی، جیسا کہ کتاب الاستیعاب جلد ۳ ص ۴۷۲ میں ہے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ معاویہ بن معاویہ مزنی نامی کوئی صحابی نہیں گزرے، چنانچہ الاصابۃ ج ۳ ص ۴۱۷ پر

(۱۸۱) معجم الکبیر (۸/ ۱۱۶/ ۷۵۳۷) معجم الاوسط (۴/ ۱۶۳/ ۳۸۷۴)

ہے کہ معاویہ بن معاویہ مقرن مزنی اور ان کے بھائی مشہور محدثین ہیں لیکن کوئی صحابی نہیں۔
الاصابہ جلد ۳ ص ۴۱۱ کی عبارت کا ترجمہ ہے: بے شک دلیل پکڑتا ہے اس روایت سے وہ شخص جو غائبانہ جنازے کی نماز کو جائز رکھتا ہے حالانکہ توڑ دیتا ہے اس دلیل کو اسی روایت کا یہ کلام کہ بے شک اٹھا دیا گیا تھا پردہ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ کا مشاہدہ کیا تو نماز پڑھی تھی، پس یہ تو حاضرانہ نماز ہوئی نہ کہ غائبانہ۔ اسی طرح امام زرقانی نے المواہب ج ۲ میں ذکر کیا۔

(۵۲) جب بازار کے لیے نکلے تو کیا پڑھے؟

(۱۸۲) حضرت سیدنا ابن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام بازار کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

”بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرِ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ السُّوْقِ وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً“۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے اس بازار کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں، اور میں جھوٹی قسم اور گھاٹے (نقصان) کے سودہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۵۳) جب بازار میں داخل ہو تو کیا کہے

(۱۸۳) حضرت سالم بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(۱۸۲) معجم الاوسط (۵/۳۵۴ [illegible] ۵۵۸۹/۳۷۱) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۲/۱۲۱/ ۱۲۷۸)

(۱۸۳) سنن ترمذی (۵/۲۹۱۔۲۹۲/ ۳۴۲۹) سنن ابن ماجہ (۲/۷۵۲/ ۲۲۳۵) مسند احمد (۱/۴۷)

نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بازاروں میں سے کسی بازار میں یہ دعا پڑھی:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے بادشاہی اور حمد ہے، وہی زندہ رکھتا اور مارتا ہے، وہی زندہ رہنے والا ہے، اسے کبھی بھی موت نہیں آئے گی، اسی کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ برائیاں معاف فرما کر جنت میں اس کا ایک ایک گھر بنا دیتا ہے۔

(۱۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں، جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہت اور حمد ہے اور وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ ساری بھلائی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت والا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، اور اللہ ہر شئے سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ تو گناہوں سے بچنے کی اور نہ عبادت کرنے کی طاقت ہے۔

تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو پڑھنے والے کے لیے بیس ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی بیس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے بیس لاکھ درجے بلند کرتا ہے۔

(۵۴) صبح کی مزاج پرسی کیسے کی جائے؟

(۱۸۵) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق

رضی اللہ عنہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے کس حال میں صبح کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مَا اَصْبَحَ مِنْ رَجُلٍ لَمْ یُصْبِحْ صَائِمًا وَلَمْ یَعُدْ مَرِیْضًا وَلَمْ یَشْهَدْ جَنَازَةً'' اس شخص سے اچھی صبح کی جس نے روزہ نہیں رکھا اور کسی بیمار کی عیادت نہیں کی اور کسی جنازہ میں شرکت نہیں کی۔

فائدہ: آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد ان مذکورہ چیزوں کی فضیلت بیان کرنا ہے کیونکہ دوسری روایت سے ثابت ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس دن روزہ دار بھی تھے اور مریض کی بیمار پرسی بھی کی تھی اور نماز جنازہ میں شرکت بھی کی تھی۔

(۱۸۶) حضرت سیدنا ابو اسید بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: جب تک میں تمہارے پاس آ نہ جاؤں اس وقت تک تم اور تمہارے بیٹے اپنے مکان سے جدا نہ ہونا۔ چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی نماز کے بعد ان کے پاس گئے اور فرمایا: السلام علیکم! تم نے کس حال میں صبح کی! انہوں نے جواباً عرض کی! خیر کے ساتھ ہمارے والدین آپ پر نثار ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے کس حال میں صبح کی تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ خیر کے ساتھ کی اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

پھر ارشاد فرمایا: قریب ہو جاؤ، پس سب قریب ہو گئے کہ بعض بعض سے مل گئے، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر مبارک ان پر ڈال دی اور فرمایا: یہ میرے چچا اور میرے والد اور سب میرے اہل بیت ہیں، اے اللہ! تو ان کو آگ سے پردہ میں فرما دے (یعنی آگ سے محفوظ فرما) جس طرح میں نے ان کو اپنی چادر میں ڈھانپ دیا ہے، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس مبارک دعا پر دروازہ کی چوکھٹ اور گھر کی دیواروں نے آمین کہی۔

(۱۸۷) حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(۱۸۵) معجم الاوسط (۷/۲۲۳/۷۳۴۳)

(۱۸۶) سنن ابن ماجہ (۲/۱۳۲۲۔۱۳۲۳/۳۷۱۱) معجم الکبیر (۱۹/۲۲۹/۵۸۴) کنز العمال (۳۷۴۵۰۔۳۳۶۲۰)

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو یزید! خوش آمدید کس حال میں تم نے صبح کی۔

عرض کیا: بھلائی کے ساتھ اللہ آپ کو اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! خیر کے ساتھ رکھے۔

(۱۸۸) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک روز حضرت ام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے اور وہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عقیدت رکھتی تھیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام عبداللہ! تو کس طرح ہے؟ انہوں نے جواباً عرض کیا: بخیریت ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے والدین آپ پر قربان جائیں آپ کا مزاج گرامی کیسا ہے؟ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخیریت ہوں اور عبداللہ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: خیریت سے ہے۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے اشارۃً مخاطب اور اس کے لواحقین کی خیریت اور مزاج پرسی کا مسنون ہونا معلوم ہو گیا۔

(۱۸۹) حضرت اسحاق بن عبداللہ ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اپنے کسی صحابی کو دیکھتے تو اس سے فرماتے:

تمہارا مزاج کیا ہے یا یوں ارشاد فرماتے کہ تم نے کس حال میں صبح کی، وہ جواب دیتا: خیریت کے ساتھ ہوں اللہ کا شکر ہے تو آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے: اللہ تعالیٰ تمہیں خیریت کے ساتھ ہی رکھے جب تک تم شکر گزار رہو، ایک دن آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! تیرا کیا حال ہے یا کس حال میں تم نے صبح کی؟ اس نے جواب دیا: سب خیریت ہے اگر میں شکر کروں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاموشی اختیار کرتے ہوئے گزر گئے، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جب حال دریافت کرتے تھے تو میرے اوپر خیر کو لوٹاتے تھے یعنی جواب میں "بخیر ان شکرت" فرمایا کرتے تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تجھ سے کہتا تھا: "کیف انت یا کیف اصبحت" کہ تیرا کیا حال ہے یا تو نے کس حال میں صبح کی تو نے جواب دیا: "بخیر احمد اللہ" بخیر ہوں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، میں

(۱۸۸) معرفۃ الصحابہ (۶/ ۳۵۲۶۔۳۵۲۷/ ۷۹۷۸)

(۱۸۹) شعب الایمان (۴/ ۱۰۹/ ۴۴۴۹)

جواب دیتا: ''جعلك الله بخير '' اللہ تعالیٰ تم کو بخیر ہی رکھے گا اگر تم شکر کرتے رہے۔ فرمایا: اس لیے میں نے تجھ سے خاموشی اختیار کی۔

(۵۵) ایک شخص کا دوسرے کو مرحبا کہنا

(۱۹۰) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو الحارث بن کعب نے مجھ کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھیجا، میں حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مَرْحَبًا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ ؟'' خوش آمدید! تم پر سلامتی ہو کہاں سے آئے ہو؟

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے والدین آپ پر نثار بنو الحارث نے مجھ کو آپ کے پاس اسلام قبول کرنے کے لیے بھیجا ہے، فرمایا: خوش آمدید!

تمہارا نام کیا ہے، میں نے عرض کیا: میرا نام اکبر ہے، ارشاد فرمایا: ''بل انت بشیر '' بلکہ تم بشیر (خوشخبری سنانے والا ہو) پس سرکار نے میرا نام بشیر رکھ دیا۔

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوال کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو علم نہیں تھا بلکہ تعلیم دینا مقصود تھا ورنہ تو قرآن مجید کے اندر موجود ہے کہ حضرت سیدنا عزیر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''کم لبثت '' کہ کتنا عرصہ تم یہاں ٹھہرے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی ہرگز لاعلمی ثابت نہ ہوگی، یوں ہی ایام علالت میں بطور محبت اللہ تعالیٰ نے جبریل امین کو فرمایا کہ میرے محبوب سے پوچھو کہ حالت کیسی ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو علم نہیں تھا، وہ تو علیم بذات الصدور ہے، غرض کہ ہر سوال لاعلمی کی دلیل نہیں ہوتا بلکہ کئی حکمتیں اس میں پوشیدہ ہوتی ہیں۔

(۵۶) جب کوئی شخص کسی کو پکارے تو کیا کہے؟

(۱۹۱) حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سیّد الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱۹۰) تہذیب الکمال (۱۱ / ۵۸ ـ ۵۹) معرفۃ الصحابہ (۱ / ۴۰۶ ـ ۴۰۷ / ۱۲۱۵)

(۱۹۱) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۰ / ۳۹۷ ـ ۳۹۸ / ۵۹۶۷، ۱۱ / ۶۱ ـ ۱۱ / ۶۱ / ۶۲۶۷ ـ ۱۱ / ۳۳۷ /

کا ردیف تھا (پیچھے سوار تھا)، میرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان صرف کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے برابر فاصلہ تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی ''لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ'' (میں حاضر ہوں اے اللہ کے سچے رسول) ارشاد فرمایا: جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا کہ اس کا زیادہ علم اللہ اور اس کے رسول کو ہے، ارشاد فرمایا: یہ کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا: جانتے ہو بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے جب بندے ان امور کو کرلیں؟ میں نے کہا: ''اللہ و رسولہ اعلم'' (اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں) ارشاد فرمایا: بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے جبکہ وہ ان امور کو انجام دیں یہ ہے کہ ان کو عذاب نہ دے۔

فائدہ: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جب کوئی آواز دے یا نام لے کر پکارے تو جواب میں لبیک کہنا چاہیے جیسا کہ دینی مدارس میں جب طلباء کرام کی حاضری لگتی ہے تو استاذ کے نام لے کر پکارنے پر طالب علم لبیک کہتے ہیں۔

(۱۹۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین مرتبہ پکارا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مرتبہ لبیک کے ساتھ جواب دیا۔

(۵۷) جو شخص کسی کو سختی کے ساتھ پکارے تو اس کا جواب کس طرح ہو؟

(۱۹۳) حضرت سیدنا عاصم بن بہدلہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا

۶۵۰۰) مسند احمد (۵/۲۴۲)

(۱۹۲) مسند ابو یعلی (۳/۱۴۷/۱۲۵۷) حلیۃ الاولیاء (۶/۲۶۷) کنز العمال (۷/۲۱۳/۱۸۶۶۹)

(۱۹۳) سنن ترمذی (۴/۵۹۶/۲۳۸۷ و ۵/۵۴۵/۳۵۳۵) مسند احمد (۴/۲۳۹ و ۲۴۰) مصنف عبد الرزاق (۱/۲۰۵-۲۰۶/۷۹۵) معجم الکبیر (۷۳۵۳)

آپ نے حضور سیّد عالم ﷺ کو محبت کے بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اس درمیان میں کہ ہم چلے جارہے تھے کہ ایک اعرابی (بدوی) نے حضور سیّد عالم ﷺ کو باآواز بلند پکارا: اے محمد ﷺ! تو سرکار نے بھی اسی کے کلام کے طرز پر بلند آواز میں جواب دیا: "ھاؤم"۔ ہم نے اس دیہاتی کو کہا: تیری ہلاکت ہو اپنی آواز کو آہستہ کر اس لیے کہ تجھے اس سے منع کیا گیا ہے، اس نے کہا: قسم بخدا! میں اپنی آواز پست نہیں کروں گا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس دیہاتی نے کہا: اس شخص کے بارے میں بتائیں جو ایک قوم سے محبت کرتا ہے لیکن عمل کے اعتبار سے ان کے درجہ کو نہیں پہنچتا، فرمایا: "هُوَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" کہ وہ روز محشر اسی کے ساتھ اٹھے گا جس سے وہ محبت کرتا تھا۔

(۵۸) ملاقات کے وقت کیا پڑھا جائے؟

(۱۹۴) حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان باہمی ملاقات کریں اور مصافحہ کریں: "فَحَمِدَا اللهَ وَاسْتَغْفَرَا" پھر دونوں اللہ تعالیٰ کی حمد اور استغفار کریں، تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(۵۹) ملاقات کے وقت نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا

(۱۹۵) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم ﷺ کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دو بندے جو آپس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے محبت کرتے ہیں جب ان میں سے ایک اپنے ساتھی کا استقبال کرتا ہے اور اس سے مصافحہ کرتا ہے اور دونوں حضور سیّد عالم ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے قبل ان کے اگلے پچھلے گناہ

(۱۹۴) سنن ابوداود (۴/۳۵۴/۵۲۲۱) مسند ابویعلیٰ (۳/۲۳۴/۱۶۷۳) سنن الکبریٰ للبیہقی (۷/۹۹) شعب الایمان (۶/۴۷۴/۸۹۵۶)

(۱۹۵) مسند ابویعلیٰ (۵/۳۳۴/۲۹۶۰) شعب الایمان (۶/۴۷۱/۸۹۴۴)

بخش دیئے جاتے ہیں۔

فائدہ: اذان سے قبل یا بعداز اذان درود شریف کی کثرت کرنا شرک و بدعت نہیں بلکہ باعث برکت ہے، چنانچہ ترمذی شریف باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۱۱۰ پر یہ حدیث شریف موجود ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً'' قیامت کے دن میرے نزدیک اور سب سے قریب وہ شخص ہوگا جس نے کثرت سے مجھ پر درود پڑھا ہوگا۔ اس حدیث شریف سے چند فوائد حاصل ہوئے: (۱) اولیٰ بمعنی اقرب ہے جیسے ''اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ'' (۲) درود شریف پڑھنے والے کو جتنا اس عبادت کا فائدہ ہوگا اتنا کسی اور عبادت کا فائدہ نہ ہوگا (۳) ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے امتیوں پر اتنے شفیق اور مہربان ہیں کہ امتیوں کے لیے اپنے قرب و معیت کی راہیں نکالتے رہتے ہیں، ورنہ سابقہ امتوں میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ صرف چند لفظی درود پاک پڑھ کر اتنا کسی نے مقام حاصل کیا ہو۔

نیز صحیح البخاری ابواب سنن الصلوٰۃ ص ۴۱۸، مشکوٰۃ شریف ص ۸۶، جامع الترمذی ص ۱۰۴ پر یہ حدیث شریف موجود ہے: حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک میں آپ پر بہت درود شریف پڑھتا ہوں، میں آئندہ کتنا درود شریف آپ پر پڑھوں؟ ارشاد فرمایا: جتنا چاہو، میں نے عرض کیا: اپنی نفلی عبادت کا چوتھائی حصہ درود پڑھا کروں، ارشاد فرمایا: ''مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ'' فرمایا جتنا چاہو لیکن جتنا زیادہ پڑھو گے اس میں تمہارا بھلا ہے۔ میں نے عرض کیا: دیگر وظائف سے آدھا وقت نکال کر درود شریف پڑھوں گا، فرمایا: جو تم چاہو اگر اس سے بھی تم زیادہ کرو تو تمہارے لیے خیر ہی خیر ہے تو میں نے عرض کیا: کیا دو تہائی وقت میں درود پاک پڑھا کروں؟ فرمایا: یہ تمہاری مرضی لیکن جتنا زیادہ پڑھو تمہارے حق میں بہتر ہے، میں نے عرض کی: میں نے سارا وقت درود شریف کے لیے مقرر کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اِذًا یُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُکَفِّرُ لَکَ ذَنْبَکَ'' اب تیری تمام مشکلیں حل ہو جائیں گی اور تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(٦٠) بوقت ملاقات تبسم کرنا کیسا؟

(١٩٦) حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملاقات کرتے ہوئے مصافحہ کیا، پھر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! یہ اخلاق عجم سے ہے یا مکروہ؟ ارشاد فرمایا: ''اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ اِذَا الْتَقَیَا فَتَصَافَحَا وَتَکَاشَرَا بِوُدٍّ وَّ نَصِیْحَۃٍ تَنَاثَرَتْ خَطَایَاھُمَا بَیْنَھُمَا'' دو مسلمان بوقت ملاقات جب مصافحہ کرتے ہیں اور محبت و خیر خواہی کے ساتھ تبسم کرتے ہیں تو ان دونوں کے درمیان جو خطائیں ہوتی ہیں وہ جھڑ (یعنی معاف ہو) جاتی ہیں۔

فائدہ: اس سے بوقت ملاقات مصافحہ کے ساتھ تبسم کی فضیلت بھی معلوم ہوئی جس طرح دوسری احادیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کا مسلمان بھائی کو خندہ پیشانی سے خوش ہو کر ملنا بھی ایک صدقہ ہے۔

(٦١) بھائی سے اس کی حالت کس طرح معلوم کی جائے؟

(١٩٧) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے اصحاب میں سے دو کو ایک دوسرے کو بھائی بنادیتے تھے، جب تک وہ اپنے بھائی سے لطف و محبت سے ملاقات نہ کرتا تو اسے ایک رات بھی لمبی محسوس ہوتی اور پوچھتا: میرے بعد کس طرح رہے، اور عام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے ایک ساتھی پر تین دن نہیں گزرتے تھے کہ اپنے بھائی کی خیریت سے بے خبر رہے۔

(٦٢) جس سے محبت ہو اس کو خبر دینا

(١٩٨) حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ حضور سرکار مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد عالی

---

(١٩٦) معجم الاوسط (٨٣٣٩/١٨٢/٨)

(١٩٧) مسند ابو یعلیٰ (٣٣٣٨/٨٥/٦) مجمع الزوائد (١٧٤/٨)

نقل فرماتے ہیں کہ جب تم میں کسی کو اپنے بھائی سے محبت ہو تو وہ اس کو اس کی خبر دے (تاکہ دوسرے کے دل میں بھی محبت پیدا ہو اور اسی کے مطابق معاملہ کرے)۔

(۶۳) خبر دینے والے کو جواب میں کیا کہا جائے؟

(۱۹۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے فلاں سے محبت ہے، فرمایا: کیا تو نے اس کو خبر دے دی؟ اس نے عرض کیا: نہیں ارشاد فرمایا: جاؤ اس کو خبر دے دو۔

پس اس نے اس سے ملاقات کی اور کہا: بھائی مجھ کو تم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت ہے، اس نے جواباً کہا: ''اَحَبَّكَ اللّٰهُ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ'' جس کی وجہ سے تم کو مجھ سے محبت ہے وہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے۔

(۲۰۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ملاقات کی اور میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! مجھ کو تم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت ہے، میں نے کہا: ''وَاَنَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُحِبُّكَ فِی اللّٰهِ'' قسم بخدا! یا رسول اللہ میں بھی آپ سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے محبت کرتا ہوں، فرمایا: کیا میں تم کو چند کلمات نہ بتادوں جن کو تم ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کرو پھر آپ نے ارشاد فرمایا (وہ یہ ہیں):

''اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ''

ترجمہ: اے اللہ! تو میری مدد فرما اپنے ذکر اور اپنے شکر اور حسن عبادت پر۔

(۶۴) جب کسی سے محبت ہو تو اس کے متعلق پوچھنے کی ممانعت ہے

(۲۰۱) حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے

(۱۹۸) سنن ابوداود (۴/۳۳۲/۵۱۲۴) مسند احمد (۴/۱۳۰)

ہیں: جب تجھ کو کسی شخص سے محبت ہو تو اس سے جھگڑا نہ کر، اس کے پڑوس میں نہ رہ (کیونکہ بسا اوقات زیادہ قربت قطع تعلقی کا سبب بن جاتی ہے) اور اس سے خرید و فروخت نہ کر، اور اس سے زیادہ مشورہ مت کر، اور اس کے متعلق پوچھ گچھ نہ کر کہ کہیں اس کے دشمن سے اتفاق پڑ جائے اور ایسی چیز کی خبر دے دے جو اس میں نہیں ہے اور وہ تمہارے اور اس کے درمیان جدائی کر دے۔

(٦٥) جب کوئی کسی پر اپنا مال پیش کرے تو وہ کیا جواب دے؟

(۲۰۲) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ہجرت فرما کر تشریف لائے تو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اور حضرت سعد بن ربیع کو بھائی بھائی بنا دیا اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ بہت مالدار تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انصار جانتے ہیں کہ میں ان سے زیادہ مالدار ہوں اور میں اپنا مال اپنے اور تمہارے درمیان نصف نصف تقسیم کرتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں، آپ ان کو دیکھ لیں، ان میں تم کو جو زیادہ پسند ہو میں اس کو طلاق دے دوں گا، جب اس کی عدت گزر جائے تم اس سے نکاح کر لینا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب فرمایا: ''بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ'' اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و عیال میں برکت پیدا فرمائے۔

مجھ کو تم بازار کا راستہ بتا دو، پس وہ اس دن بازار سے واپس آئے تو ان کو کچھ گھی اور پنیر

(۱۹۹) سنن ابوداود (۴/۳۳۳/۵۱۲۵) مسند احمد (۳/۱۵۰۔۱۵۶) شعب الایمان (۶/۴۸۸/۹۰۰۶)
(۲۰۰) سابقہ حوالہ (۱۱۹)
(۲۰۱) حلیۃ الاولیاء (۵/۱۳۶)
(۲۰۲) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۴/۲۷۴/۲۲۹۳۔۷/۱۱۲/۳۷۸۱) سنن ترمذی (۴/۳۲۸/

کے ٹکڑے نفع میں بچ گئے تھے۔

(٦٦) اپنے بھائی کو کس طرح دعا دے؟

(۲۰۳) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں جب کوئی اپنے بھائی کو دعا دیتا اور اس میں مبالغہ کرتا تو یوں کہتا: "جَعَلَكَ اللهُ عَلَيْكَ صَلٰوةَ قَوْمٍ اَبْرَارٍ يَقُوْمُوْنَ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ لَيْسُوْا بِاَثَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ" اللہ تعالیٰ کرے کہ تم کو نیک لوگوں کی دعائیں پہنچیں جو رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں نہ وہ گنہگار ہیں نہ نافرمان۔

(٦٧) اپنے بھائی کو ہنستا دیکھے تو کیا کہے؟

(۲۰۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی جس وقت قریش کی چند عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھیں، حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اجازت دی تو عورتیں پردہ کی طرف دوڑیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرما رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "اَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ" یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دانتوں کو ہنستا رکھے میرے والدین آپ پر نثار ہوں۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان عورتوں پر تعجب ہے کہ میرے پاس تھیں اور تمہاری آواز سن کر پردہ کی طرف دوڑنے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: "يَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ تَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

۱۹۴۳ شرح السنۃ (۹/۱۳۳۔۱۳۴/ ۲۳۱۰)

(۲۰۳) البخاری (۴/۲۸۸/ ۲۰۴۹، ۹/۱۱۶/ ۵۰۷۲، ۲۲۱/ ۵۱۵۳، ۲۳۱/ ۶۱۶۷، ۱۰/۵۰۱/ ۶۰۸۲)

(۲۰۴) صحیح بخاری (۳۲۹۴) صحیح مسلم (۲۳۹۶)

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "اے اپنی جان کی دشمنو! مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ڈرتی، انہوں نے جواباً عرض کیا: جی ہاں! چونکہ تم زیادہ سخت مزاج اور غصہ والے ہو۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطَانُ وَاَنْتَ بِفَجٍّ اِلَّا اَخَذَ بِفَجٍّ غَیْرَہٗ" اے ابن خطاب! مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان تجھ سے کسی راستہ میں ملاقات نہیں کرتا مگر وہ دوسرا راستہ پکڑ لیتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث شریف کے اندر "سِنَّکَ" سین کے کسرہ اور فتح کے ساتھ دونوں طرح جائز ہے، یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر بھر ہنسائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دانتوں کو ہنستا رکھے تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول پر کوئی نکیر نہیں فرمائی، اس سے ثابت ہوا کہ کسی کو ہنستا ہوا دیکھ کر یہ جملہ مذکورہ کہنا چاہیے۔

(۶۸) جب اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑنے کے بعد جدا ہو تو کیا کہے؟

(۲۰۵) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی شخص کے ہاتھ کو پکڑتے پھر اس سے جدا ہو تو یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"۔

ترجمہ: اے اللہ! دنیا میں ہم کو بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے بچا۔

(۶۹) بھائی کی پسندیدہ چیز دیکھ کر کیا پڑھے؟

(۲۰۶) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کرتے ہیں: تم میں سے کوئی شخص جب اپنے بھائی کے جان یا مال میں کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو برکت کی دعا دے (بارک اللہ کہے) ''فَاِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ'' کیوں کہ نظر کا لگنا حق ہے۔

(۷۰) جب اپنے جان و مال میں کوئی چیز اچھی لگے؟

(۲۰۷) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کسی چیز کو دیکھے، پھر وہ اس کو اچھی لگنے لگے تو وہ یوں کہے: ''مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کی طاقت و مدد کے بغیر کچھ نہیں۔ تو اب نظر نہیں لگے گی۔

(۲۰۸) حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکلے تو ہم نے ایک بڑے تالاب کو دیکھا اور ہم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی طرف دیکھنے سے شرم و حیاء آتی تھی، حضرت سہل نے اپنے آپ کو مجھ سے چھپایا اور جبہ وغیرہ کو اتارا اور پانی میں داخل ہوئے۔ میں نے ان کی طرف دیکھا تو مجھے ان کا جسم بہت اچھا لگنے لگا، پھر میری ان کو نظر لگ گئی اور ان کو بخار ہو گیا۔ میں نے ان کو بلایا لیکن انہوں نے مجھ کو کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر اس بات کی خبر دی۔ سارے ماجرا کے بعد سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں اپنے آپ یا اپنے مال یا بھائی میں کوئی چیز اچھی دکھائی دے تو تم اس میں برکت کی دعا کرو۔

(۲۰۶) مسند احمد (۳/۴۸۷) سنن ابن ماجہ (۲/۱۱۶۰/۳۵۰۹) معجم الکبیر (۶/۸۲/۵۵۸۱) سنن الکبریٰ للنسائی (۴/۳۸۱/۷۶۱۷، ۶/۶۰/۱۰۰۳۶)

(۲۰۷) شرح مشکل الآثار (۷/۳۳۸۔۳۳۹/۲۹۰۱) سنن ابن ماجہ (۲/۱۱۵۹/۳۵۰۶) مسند ابو یعلیٰ (۱۳/۱۵۳۔۱۵۳/۷۱۹۵)

(۲۰۸) شعب الایمان (۴/۹۰/۴۳۷۰)

(۷۱) جب کسی چیز کو دیکھے اور نظر لگنے کا ڈر ہو

(۲۰۹) حضرت سیدنا حزام ابن حکیم ابن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی چیز کو نظر لگنے کا اندیشہ ہوتا تو یہ پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْهِ'' اے اللہ! تو اس میں برکت فرما۔

اور نظر اس کو نقصان نہیں دیتی تھی۔

(۷۲) بوقت ملاقات سلام کرنا

(۲۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ایک مسلمان کے دوسرے پر چھ حق ہیں: (۱) جب اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے (۲) جب وہ اس کی دعوت کرے تو اسے قبول کرے (۳) جب وہ چھینکے (اور الحمد للہ کہے) تو اس کو جواب دے (یعنی یرحمک اللہ کہے) (۴) جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے (۵) جب وہ مر جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرے (۶) جو اپنے لیے پسند کرے وہ اس کے لیے پسند کرے۔

فائدہ: حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بھائی کی باہمی دعوت قبول کرنا بھی حقوق میں داخل ہے۔ اگر ولیمہ وغیرہ کی دعوت ہو جس میں خلاف شرع حرکات ہوتی ہوں جس کا اس شخص کو وہاں جا کر علم ہوا ہو تو دعوت کھا کر آئے۔ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق صاحب ہدایہ کتاب الکراھیۃ ص ۴۵۵ پر لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں بھی ایک مرتبہ ایسی دعوت میں مبتلا ہوا لیکن میں نے صبر سے کام لیا کیونکہ سرکار نے ارشاد فرمایا: جس نے دعوت کو قبول نہ کیا اس نے ابوالقاسم کی نافرمانی کی۔

---

(۲۱۰) سنن ترمذی (۵/۸۰/۲۷۳۶) سنن ابن ماجہ (۱/۴۶۱/۱۴۳۳) مسند ابو یعلیٰ (۱/۳۴۲/۴۳۵)

(۷۳) سلام کا جواب دینا

(۲۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مسلمان کا مسلمان پر حق ہے: سلام کا جواب دینا، بیمار کی بیمار پرسی کرنا، جنازہ کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا، چھینکنے والے کو جواب دینا۔

(۷۴) سلام کا جواب نہ دینے پر وعید

(۲۱۲) حضرت عبد الرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: سوار پیدل کو سلام کرے، پیدل بیٹھے کو، کم زیادہ کو، جو سلام کا جواب دے تو اس کا ثواب اس کے لیے ہے، جو سلام کا جواب نہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۷۵) سلام کے ساتھ ابتداء کرنے کی فضیلت

(۲۱۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سلام میں ابتداء کرنے والا اللہ تعالیٰ اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔

(۷۶) ابتداءً بالسلام کا ثواب

(۲۱۴) حضرت سیدنا غالب قطان رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ جس نے کسی

---

(۲۱۱) صحیح بخاری (۱۲۴۰) صحیح مسلم (۲۱۶۲)
(۲۱۲) مصنف عبد الرزاق (۱۰/ ۳۸۷۔۳۸۸/ ۱۹۴۴۴) مجمع الزوائد (۸/ ۳۶) فتح الباری (۱۱/ ۱۵۔ ۱۶)
(۲۱۳) مسند احمد (۵/ ۲۵۴۔۲۶۱۔۲۶۴۔۲۶۹) سنن ابو داود (۴/ ۳۵۱/ ۵۱۹۷) معجم الکبیر (۸/ ۱۷۹/ ۷۷۴۳)
(۲۱۴) مسند ابو یعلیٰ (۶/ ۲۰۳/ ۵۷۶۲)

قوم کوسلام میں پہل کی وہ ان سے دس نیکیاں بڑھ گیا۔

(۷۷) گفتگو سے پہلے سلام کرو

(۲۱۵) حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد منقول ہے: ''مَن بَدَأَ بِالْكَلَامِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِيْبُوْهُ'' جو شخص سلام سے پہلے کلام شروع کرے اس کو جواب مت دو۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ کسی کے پاس جب کوئی بندہ جائے پہلے سلام کرے، پھر کہے: مجھے آنے کی اجازت ہے؟ آج کل اکثر جگہوں پر اس کے برعکس ہوتا ہے (اللہ ہماری حالت درست فرمائے)۔

(۷۸) سلام پھیلانے کی فضیلت

(۲۱۶) حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگ جوق در جوق خدمت اقدس میں حاضر ہونے لگے میں بھی اس منظر کو دیکھنے کے لیے آیا۔ میں نے حضرت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا ''اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ'' کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا، پھر میں نے سب سے پہلے جو کلام آپ کی زبان مبارک سے سنا وہ یہ تھا:

(۱) ''يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُو السَّلَامَ'' اے لوگو! سلام کو خوب پھیلاؤ (۲) کھانا کھلاؤ (۳) صلہ رحمی کرو (۴) رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوں نماز پڑھو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حق و باطل کی پہچان چہرہ سے ہوتی ہے اور اس

---

(۲۱۵) حلیۃ الاولیاء (۸/۱۹۹)

(۲۱۶) سنن ترمذی (۴/۶۵۲/۲۴۸۵) سنن ابن ماجہ (۱/۴۲۳/۱۳۳۴، ۲/۱۰۸۳/۳۲۵۱) تاریخ دمشق (۹/۳۸۳)

حدیث سے سلام کو پھیلانے کی بھی فضیلت معلوم ہوئی اور سلام کا پھیلانا یہ ہے کہ آدمی ہر کسی کو سلام کرے خواہ اسے پہچانتا ہو خواہ نہیں۔ کھانا کھلانے سے مراد ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا ہے۔ ان دونوں باتوں پر ہر دور میں اہلِ سنت و جماعت کے اولیائے کرام کا عمل رہا ہے۔
صلہ رحمی سے مراد اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ہے جس طرح دوسری روایت میں ہے ''صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ'' کہ تم اس سے صلہ رحمی کرو جو تم سے قطع تعلق کرتا ہے اور اسے معاف کرو جو تم پر ظلم کرے۔ اور رات کے وقت نماز سے مراد نماز تہجد ہے اور نماز فجر بھی اس میں داخل ہو سکتی ہے کیونکہ وہ بھی غفلت کا وقت ہوتا ہے اکثر لوگ سوئے رہتے ہیں اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے جہنم میں جائے بغیر جنت میں داخل ہونا۔

یہ چار چیزیں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کا نسخہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو با عمل بنائے۔ آمین

(۷۹) سلام کا پھیلاؤ کس طرح ہو

(۲۱۷) حضرت سیدنا محمد ابن زیاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ میں ان کے ساتھ چلا، وہ اپنے گھر واپس ہو رہے تھے، پس وہ جس چھوٹے بڑے مسلمان نصرانی کے پاس سے گزرتے تو اس کو سلام کرتے یہاں تک کہ جب اپنے مکان کے دروازہ کے پاس پہنچے تو فرمانے لگے: ہم کو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیلانے کا حکم فرمایا ہے۔

تنبیہ: غیر مسلم کو ابتداءً بالسلام کی مخالفت دوسری روایت میں موجود ہے جس طرح خود محدث آگے اس حدیث کو ذکر کریں گے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ مشرکین سے ملاقات کرو تو ان کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو اور ان کو تنگ راستہ کی طرف مجبور کر دو۔

---

(۲۱۷) سنن ابن ماجہ (۳۶۹۳) معجم الکبیر (۸/۱۱۱/۷۵۲۴۔۷۵۲۵)

(۸۰) سوار پیدل کو سلام کرے

(۲۱۸) حضرت سیدنا فضالہ ابن عبید رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: گھوڑ سوار پیدل کو اور پیادہ کھڑے کو، اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔

فائدہ: سوار کے پیدل کو سلام کرنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ اس میں تکبر و غرور نہ پیدا ہو اور وہ پیدل چلنے والے کو حقیر نہ سمجھے۔

(۸۱) چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

(۲۱۹) حضرت ابو ہریرہ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سوار پیدل کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

(۸۲) گزرنے والا کھڑے ہوئے کو سلام کرے

(۲۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ چھوٹا بڑے کو، ایک دو کو، کم زیادہ کو، سوار پیادہ کو، گزرنے والا کھڑے ہوئے کو، کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

(۸۳) دو پیدل چلنے والوں میں جو سلام میں پہل کرے وہ افضل ہے

(۲۲۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور سرور قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے

(۲۱۸) سنن ترمذی (۵/ ۶۲/ ۲۷۰۵) مسند احمد (۶/ ۱۹) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۲/ ۲۴۹۔ ۲۵۰/ ۴۹۷) الادب المفرد (۲/ ۴۵۹/ ۹۹۶) معجم الکبیر (۱۸/ ۲۶۱/ ۸۰۵)

(۲۱۹) صحیح بخاری (۶۲۳۲۔ ۶۲۳۳) صحیح مسلم (۲۱۶۰) الادب المفرد (۹۹۳۔ ۱۰۰۰)

ہیں کہ سوار پیادہ کو، پیادہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، اور دو پیدل چلنے والوں میں جو سلام میں پہل کرے وہ افضل ہے۔

(۸۴) گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

(۲۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ چھوٹا بڑے کو، اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔

(۸۵) قلیل کا کثیر کو سلام کرنا

(۲۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سوار پیادہ کو اور پیادہ بیٹھے ہوئے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔

(۸۶) چھوٹا بڑے کو سلام کرے

(۲۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔

(۸۷) جماعت میں سے ایک کا جماعت کو سلام کرنا

(۲۲۵) حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل

---

(۲۲۲) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۱/۱۶/۶۲۳۴) شعب الایمان (۶/۴۵۲/۸۸۶۶)

(۲۲۳) سنن ترمذی (۵/۶۱/۲۷۵۳) مسند احمد (۲/۵۱۰) مسند ابو یعلیٰ (۱۱/۱۰۷/۶۲۳۴)

(۲۲۴) صحیح بخاری (۶۲۳۱) سنن ترمذی (۲۷۰۴) سنن ابو داود (۵۱۹۸) مسند احمد (۲/۳۱۴) شرح السنۃ (۱۲/۲۶۱_۲۶۲/۳۳۰۳)

(۲۲۵) سنن ابو داود (۴/۳۵۳_۳۵۴/۵۲۱۰) مسند ابو یعلیٰ (۱/۳۴۵_۳۴۶/۴۴۱) سنن الکبریٰ

کرتے ہیں: جب پوری جماعت گزرے ان میں ایک کا سلام کرنا کافی ہے اور بیٹھے ہونے کی طرف سے ایک کا جواب دینا کافی ہے۔

(۸۸) مرد کا عورتوں کو سلام کرنا

(۲۲۶) حضرت جریر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام کیا۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مرد کا عورتوں کو سلام کرنا جائز ہے، البتہ جس صورت میں فتنہ کا خطرہ ہو وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

فتاوٰی عالمگیری باب السابع فی السلام میں ہے:

"واذا سلمت الامراۃ الا جنبیۃ علی رجل ان کانت عجوزا ردالرجل علیہا السلام بلسانہ بصوت تسمع وان کانت شابۃ رد علیہا فی نفسہ والرجل اذا سلم علی امراۃ اجنبیۃ فالجواب منہ علی العکس"۔

ترجمہ: اور جب اجنبی عورت مرد کو سلام کرے تو اگر یہ اجنبیہ بوڑھی ہو تو آدمی اس کو سلام کا جواب زبان کے ساتھ ایسی آواز میں دے جو اس کو سنائی دے، اور اگر سلام کرنے والی عورت نوجوان ہو تو پھر اس کو دل کے اندر مرد جواب دے اور آدمی جب اجنبی عورت کو سلام کرے تو ادھر برعکس صورت میں حکم وجواب ہوگا۔ تامل

(۸۹) بچوں کو سلام کرنا

(۲۲۷) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے

للبیہقی (۹/۴۸۔۴۹)

(۲۲۶) مسند احمد (۴/۳۶۳) مسند ابو یعلیٰ (۱۳/۴۹۵/۷۵۰۶) معجم الکبیر (۲/۳۵۳/۲۴۸۶) شرح السنۃ (۱۲/۲۶۵۔۲۶۶/۳۳۰۸)

گزرے اور ان کو سلام کیا اور بیان کیا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بچوں کے پاس سے گزرے تھے اور آپ نے ان کو سلام فرمایا تھا اور میں بھی ان بچوں کے ساتھ تھا۔

(۹۰) بچوں کو سلام کس طرح کرے؟

(۲۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم بچے تھے، فرمایا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا صِبْیَانُ'' اے بچو! تم پر سلامتی ہو۔

فائدہ: فتاوی عالمگیری میں ہے کہ بچوں کو سلام کرنے کے بارے میں مشائخ عظام کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ ان کو سلام نہ کرے اور یہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے اور بعض نے کہا کہ ان کو سلام کرنا افضل ہے۔ یہ قول قاضی شریح کا ہے اور اسی کو فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے لیا ہے۔

(۹۱) خدام اور بچوں اور بچیوں کو سلام کرنا

(۲۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے کچھ عورتیں اور بچے گزرے جو اپنی کسی شادی کی شرکت سے واپس آ رہے تھے تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سلام کیا اور فرمایا کہ واللہ مجھے تم سے محبت ہے۔

(۲۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ بنو نجار کی کچھ بچیوں کے پاس سے گزرے وہ اس وقت دف بجا رہی تھیں اور یوں کہہ رہی تھیں:

نَحْنُ جَوَارٌ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ

---

(۲۲۷) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۱/۳۲/۶۲۴۷) صحیح مسلم (۲۱۶۸/۱۵) سنن ترمذی (۲۶۹۶)

(۲۲۸) مسند احمد (۳/۱۸۳) حلیۃ الاولیاء (۸/۸۷ ۳)

(۲۲۹) صحیح بخاری (۷۸۵ ۳۔ ۵۱۸۰) صحیح مسلم (۲۵۰۸) مسند احمد (۳/۱۵۰)

(۲۳۰) مسند ابویعلیٰ (۶/۱۳۴/۳۴۰۹) سنن ابن ماجہ (۱/۶۱۲/۱۸۹۹) مجمع الزوائد (۱۰/۴۲)

''ہم قبیلہ نجار کی لڑکیاں ہیں، کیا ہی خوب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے پڑوسی ہیں''۔
اس پر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْھِنَّ'' اے اللہ! ان میں برکت دیجئے۔

فائدہ: وہ عورتیں یا تو اس وقت محرم تھیں یا اس وقت پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

(۹۲) جس مجلس میں غیر مسلم بھی ہوں اس کو سلام کرنا

(۲۳۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمانوں کے ساتھ یہود، مشرکین، بت پرست بھی تھے سرکار نے ان کو سلام فرمایا۔

فائدہ: حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقصود مسلمانوں کو سلام کرنا تھا۔

(۹۳) سلام کا ثواب

(۲۳۲) حضرت سیدنا ابوامامۃ ابن سہل ابن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس نے السلام علیکم کہا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں اور جس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اس کے لیے بیس نیکیاں اور جس نے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہا اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں۔

فائدہ: فتاوٰی عالمگیری میں ہے کہ سلام کرنے والے کے لیے افضل ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہے اور جواب دینے والا بھی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہہ کر جواب دے اور برکات کے اوپر کسی چیز کا اضافہ نہ کرے کیونکہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا

---

(۲۳۱) صحیح بخاری (۶۲۵۴) صحیح مسلم (۳/۱۴۲۲۔۱۴۲۳/۱۷۹۸) سنن ترمذی (۲۷۰۲) مسند احمد (۵/۲۰۳) مصنف عبد الرزاق (۵/۴۹۰۔۴۹۲/۹۷۸۴، ۶/۱۲/۹۸۴۴، ۱۰/۳۹۲۔ ۳۹۳/۱۹۴۶۳)

(۲۳۲) معجم الکبیر (۶/۷۵۔۷۶/۵۵۶۳)

ارشاد ہے: ''لِکُلِّ شی منتھی ومنتھی السلام البرکات'' ہر چیز کی انتہا ہوتی ہے اور سلام کا منتھی البرکات ہے۔

(۲۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت میں جلوہ افروز ہیں، میں نے کہا: السلام علیکم، حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''وَعَلَیۡکُمُ السَّلَامُ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ عِشۡرُوۡنَ لِیۡ وَعَشۡرَ لَکَ'' کہ بیس نیکیاں میرے لیے اور دس تیرے لیے، میں پھر داخل ہوا اور کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جواباً فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ، نیز ارشاد فرمایا کہ تیس نیکیاں میرے لیے، اور دس تیرے لیے، میں اور تم دونوں سلام میں برابر ہیں اور ارشاد فرمایا کہ اے علی! بے شک شان یہ ہے کہ جو شخص کسی مجلس کے پاس سے گزرے اور سلام کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کی دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

(۹۴) سلام کا طریقہ

(۲۳۴) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی سلام کا ارادہ کرے، السلام علیکم کہے، پس بے شک اللہ تعالیٰ سلام ہے، پس اللہ تعالیٰ سے پہلے کسی چیز سے ابتداء نہ کرو۔

فائدہ: سلام کا جواب دیتے ہوئے واؤ عاطفہ کو ذکر کرے اور یوں کہے وعلیکم السلام ورحمۃ للہ و برکاتہ اگر واؤ عاطفہ کو حذف بھی کر دیا تب بھی درست ہے (عالمگیری) اور اگر سلام کی ابتداء کرنے والے نے سلام علیکم یا السلام علیکم کہا تو جواب دینے والا دونوں صورتوں میں سلام علیکم یا السلام علیکم کہہ سکتا ہے لیکن الف لام کے ساتھ کہنا اولیٰ ہے۔ (تاتارخانیہ)

---

(۲۳۳) مجمع الزوائد (۸/۳۱)

(۲۳۴) مسند ابو یعلی (۱۱/۴۳۹۔۴۴۰/۶۵۶۵)

(۹۵) جماعت میں سے سب کی طرف سے ایک کا جواب دینا

(۲۳۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایک قوم گزرتی ہے ان میں سے ایک شخص سلام کرتا ہے کیا سب کی طرف سے کافی ہے؟ سرکار نے ارشاد فرمایا: ہاں! عرض کیا: قوم میں سے ایک شخص جواب دیتا ہے کیا یہ سب کی طرف سے جائز اور کامل ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں!

(۹۶) جوابِ سلام کی انتہا

(۲۳۶) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنے ساتھیوں کے مویشی چراتا ہوا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرتا اور کہتا "السلام علیک یا رسول اللہ" سرکار جواب میں ارشاد فرماتے: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہٗ ورضوانہٗ۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس شخص کو جس طرح آپ سلام کرتے ہیں اپنے اصحاب میں سے کسی کو اس طرح سلام نہیں کرتے۔ (یعنی اس طرح جواب نہیں دیتے) ارشاد فرمایا: مجھے اس سے کیا چیز مانع ہے وہ دس سے زائد لوگوں کے اجر کے ساتھ لوٹتا ہے۔

(۹۷) ابتداءً علیکم السلام کہنے کی ممانعت

(۲۳۷) ابو تمیمہ الہجیمی ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علیک السلام، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علیک السلام مُردوں کا سلام ہے، جب تم میں کوئی اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو چاہیے کہ السلام علیک ورحمۃ اللہ کہے۔

---

(۲۳۵) سابقہ حوالہ (۲۲۵)

(۲۳۷) سنن ترمذی (۵/۷۱/۲۷۲۱، ۵/۷۲/۲۷۲۲) سنن ابوداود (۴/۵۶/۴۰۸۴۔۳۵۳/

(۹۸) بھائی کو سلام کیسے بھیجا جائے؟

(۲۳۸) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس کوئی مال نہیں ہے جس سے توشہ سفر تیار کروں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں انصاری کے پاس جاؤ وہ بلاشبہ سفر کی تیاری کر رہا ہے اس سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو تو نے تیاری کی ہے وہ مجھے دے دے۔

(۹۹) سلام پہنچانے والے کے سلام کا جواب

(۲۳۹) حضرت غالب القطان قبیلہ بنو تمیم کے ایک شخص سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے والد آپ کو سلام کہتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ'' تجھ کو بھی اور تیرے والد کو بھی سلام۔

(۲۴۰) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ'' کہ جبریل تجھ کو سلام کہتے ہیں۔
ام المؤمنین نے جواب میں کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کہ ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ ''تَرٰى مَالَا نَرٰى'' جو آپ دیکھتے ہیں وہ ہم نہیں دیکھتے۔

(۵۲۰۹) معجم الکبیر (۶/۶۶/۶۳۸۹)

(۲۳۸) صحیح مسلم (۱۸۹۴) مسند ابو یعلی (۶/۴۹/۳۲۹۳)

(۲۳۹) سابقہ حوالہ (۲۱۴)

(۲۴۰) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۶/۳۰۵/۳۲۱۷) مسند احمد (۶/۱۵۰) معجم الکبیر (۲۳/۲۹/۸۷) مصنف عبد الرزاق (۱۱/۴۲۹/۲۰۹۱۷) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۶/۱۱-۱۲/۷۰۹۸)

(۲۴۱) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا مکۃ المکرمہ کے بالائی حصہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے کے لیے نکلیں اور ان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کھانا تھا۔ ایک مرد (دحیہ کلبی) کی شکل میں جبریل علیہ السلام نے ان سے ملاقات کی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا، پس حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ان سے خوفزدہ ہوگئیں اور خیال کیا کہ یہ ان میں سے کوئی ہے جو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچانک قتل کردینا چاہتے ہیں، پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا: یہ تو جبریل امین تھے، انہوں نے مجھ کو خبر دی کہ وہ تم سے ملے تھے اور تمہارے ساتھ کھانا ہے جو کہ حیس (حریرہ) ہے اور کہا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام کہہ دیجئے اور جنت میں قصب کے مکان کی بشارت دیجئے جس میں نہ شور ہوگا نہ محنت و مشقت۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ وَعَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَعَلٰى مَنْ سَمِعَ اِلَّا الشَّيْطٰنَ'' وہ (اللہ) خود سلام اور اسی کی طرف سے سلامتی ہے اور اسی پر سلامتی ہے اور جبریل اور آپ کو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام اور شیطان کے علاوہ ہر سننے والے پر سلام۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جنت میں قصب کے مکان سے کیا مراد ہے جس میں نہ شور ہوگا نہ محنت و مشقت؟ فرمایا: وہ ایک چھپے ہوئے موتی کا محل اور گھر ہے۔

(۱۰۰) مشرکین کو ابتداءً بالسلام کی ممانعت

(۲۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب مشرکین سے ملاقات کرو ان کو سلام میں ابتداء نہ کرو اور ان کو تنگ راستہ کی طرف مجبور کرو۔

فائدہ: یہ حدیث نمبر ۲۱۴ کی تفسیر ہے کہ مشرکین کو ابتداءً بالسلام مت کرو اور ان

(۲۴۲) مسند احمد (۲/ ۴۴۴۔ ۵۲۵) الادب المفرد (۱۱۱۱) شرح معانی الآثار (۴/ ۳۴۱) حلیۃ الاولیاء (۷/ ۱۴۰۔ ۱۴۱) سنن الکبریٰ للبیہقی (۹/ ۲۰۳)

کے لیے راستہ تنگ کرو، تنگ راستہ کی طرف مجبور کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ اگر دائیں بائیں خراب ہو تو اس خراب راستہ میں چلنے پر مجبور کیا جائے جس سے ان کو تکلیف ہو یا ان کے کپڑے خراب ہوں کہ اس کی اجازت نہیں بلکہ مطلب یہ تھا کہ راستہ کے صدر حصہ کے علاوہ پر ان کو جگہ دو تا کہ وہ اس میں کچھ خفت محسوس کریں اور یہ ان کے قبول اسلام کا ذریعہ بن جائے۔

(۱۰۱) اہل کتاب کے سلام کا جواب

(۲۴۳) حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: بے شک یہود میں سے جب کوئی سلام کرتا ہے تو اَلسَّامُ علیکم (تم پر موت ہو) کہتا ہے اس لیے تم وعلیکم کہہ دیا کرو۔

فائدہ: ''اَلسَّامُ'' کا لغوی معنی موت ہے، یہودی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمانوں کو بددعا کے طور پر یہ جملہ کہتے تھے اس لیے ان کے جواب میں صرف علیکم کہنے کا حکم ہوا۔

(۱۰۲) اہل کتاب کے جواب میں وعلیکم پر اضافہ کی ممانعت

(۲۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو حکم فرمایا گیا ہے کہ ہم اہل کتاب کے جواب میں وعلیکم پر زیادتی نہ کریں۔

(۱۰۳) عورتوں کے لیے مردوں کو ابتداءً بالسلام کی کراہت

(۲۴۵) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد منقول ہے

---

(۲۴۳) صحیح بخاری (۶۹۲۸_۶۲۵۷) صحیح مسلم (۲۱۶۴) الادب المفرد (۱۱۰۶)

(۲۴۴) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۶۲۵۸/۴۲/۱۱) صحیح مسلم (۲۱۶۳/۱۷۰۵/۴)

کہ مرد عورتوں کو سلام کریں عورتیں مردوں کو سلام نہ کریں۔

فائدہ: مردوں کے عورتوں کو سلام کرنے میں اگر فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے، عورتوں کو مردوں پر سلام کرنے کی ممانعت فرمائی کیونکہ عورت کی آواز بھی فتنہ کا سبب بنتی ہے اسی لیے عورتوں کے لیے نماز میں آواز کے بجائے (یعنی تسبیح کے بجائے) تصفیق کا حکم رکھا گیا ہے کہ وہ نماز سے آگاہی کے لیے آگے سے گزرنے والے کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارے گی جس سے گزرنے والے کو اس کے نماز میں ہونے کا علم ہو جائے گا۔

(۱۰۴) درخت وغیرہ کے ذریعہ جدائی ہونے کے بعد ملاقات پر سلام

(۲۴۶) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اچانک ان کے سامنے کوئی درخت یا ٹیلہ آجاتا جس کی وجہ سے دائیں بائیں الگ ہو جاتے، پھر اس کے بعد آپس میں ملتے تو بعض بعض کو سلام کرتے۔

فائدہ: محیط سرخسی اور فتاوٰی عالمگیری میں ہے کہ اگر کوئی ایسے گھر میں داخل ہو جدھر کوئی ایک بھی نہیں تو ادھر یوں کہے: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ'' کہ مجھ پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔

(۱۰۵) چھینکنے والے کو جواب دینے کا حکم

(۲۴۷) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: (۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار کی عیادت کرنا (۳) جنازوں کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینکنے والے کو جواب

(۲۴۶) معجم الاوسط (۸/۶۹/۷۹۸۷) مجمع الزوائد (۸/۳۴) الادب المفرد (۱۰۱۱)
(۲۴۷) سابقہ حوالہ (۲۱۱)

دینا۔

(۲۴۸) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس کسی مسلمان بھائی کو چھینک آئے اور اس نے اسے جواب نہ دیا (یعنی 'یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' نہ کہا) تو یہ اس کے اوپر قرض ہوگا جس کا وہ اس سے قیامت والے دن مطالبہ کرے گا (یعنی معاف نہ کرنے کی صورت میں اس سے مطالبہ کر سکتا ہے)۔

(۱۰۶) چھینکنے والے کو جواب کب دیا جائے؟

(۲۴۹) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو شخصوں نے چھینکا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کو 'یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہا ایک کو نہیں کہا دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دو شخصوں نے چھینکا ایک کو آپ نے 'یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہا دوسرے کو نہیں فرمایا: بے شک! اس نے ''الحمد للہ'' کہا اور اس نے ''الحمد للہ'' نہیں کہا۔

(۱۰۷) چھینکنے والے کو کتنی مرتبہ جواب دیا جائے؟

(۲۵۰) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص نے چھینکا تو سرکار نے 'یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' فرمایا، پھر اس نے دوبارہ چھینکا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو زکام ہو رہا ہے۔

(۱۰۸) چھینکنے والے کو تین مرتبہ 'یَرْحَمُكَ'' اللہ کہنا

(۲۵۱) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرفوعاً ارشاد نقل فرماتے

(۲۴۹) صحیح بخاری (۶۲۲۱ـ۶۲۲۵) صحیح مسلم (۲۹۹۱)
(۲۵۰) صحیح مسلم (۴/۲۲۹۲/۵۵) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۲/۳۶۵/۶۰۳) معجم الکبیر (۷/

ہیں: مسلمان کو "یَرْحَمُكَ اللهُ" کہنا تین مرتبہ چھینکنے تک ہے اس کے بعد اگر کوئی چھینکے تو وہ زکام ہے۔

(۱۰۹) تین دفعہ "یَرْحَمُكَ اللهُ" کے بعد ممانعت کا حکم

(۲۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی نقل فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اس کے پاس بیٹھنے والا "یَرْحَمُكَ اللهُ" کہے۔ اگر وہ تین مرتبہ سے زیادہ چھینک لگائے تو وہ زکام ہے اور تین مرتبہ کے بعد چھینک کا جواب نہ دے۔

(۱۱۰) تین دفعہ کے بعد کا جواز

(۲۵۳) حضرت رفاعۃ ابن رافع رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ چھینکنے والے کو تین مرتبہ تک "یَرْحَمُكَ اللهُ" کہا جائے گا۔ اگر وہ تین مرتبہ پر اضافہ کرے تو وہ پاس بیٹھنے والا چاہے "یَرْحَمُكَ اللهُ" کہے چاہے نہ کہے۔

(۲۵۴) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: اول چھینک ضعف دوسری کرم تیسری ملامت ہے، پھر برابر تین مرتبہ تک چھینک کر فرمایا: لوگ غلط کہتے ہیں یعنی لوگوں میں جو مشہور ہے وہ غلط ہے۔

(۱۱۱) جب چھینک آئے تو کیا کہے؟

(۲۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے

۱۳۔۱۴/۶۲۲۴/۴) الادب المفرد (۲/۳۹۱/۹۳۸) شرح السنۃ (۱۲/۳۱۳/۳۳۴۵)

(۲۵۱) سنن ابوداود (۴/۳۰۸/۵۰۳۵) شعب الایمان (۷/۳۳/۹۳۵۹)

(۲۵۲) تاریخ دمشق (۲/۳۹۱)

(۲۵۳) سنن ترمذی (۵/۸۵/۲۷۴۴) سنن ابوداود (۴/۳۰۸/۵۰۳۶)

ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (اس کے جواب میں) "یَرْحَمُکَ اللّٰہ" کہے۔

(۲۵۶) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" کہے۔

فائدہ: حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص نے ہر چھینک کے وقت "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" کہا تو اس کے پڑھنے والے کو کبھی داڑھ اور دانت کا درد نہیں ہوگا۔ (تحفۃ الذاکرین شرح حصین ص ۲۳۸)

(۲۵۷) حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ جب کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے تو فرشتے کہتے ہیں: وہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اور پھر جب بندہ "رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کہتا ہے تو فرشتے "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" کہتے ہیں۔

(۱۱۲) چھینکنے والے کو جواب کیسے دیا جائے؟

(۲۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی چھینکے تو چاہیے کہ الحمد للہ کہے اور سننے والے پر حق ہے کہ یرحمک اللہ کہے۔

---

(۲۵۵) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۰/ ۶۰۸/ ۶۲۲۴) سنن ابوداود (۴/ ۳۰۷۔۳۰۸/ ۵۰۳۳) شرح معانی الآثار (۴/ ۳۰۲) شرح السنۃ (۱۲/ ۳۰۸/ ۳۳۴۱) شعب الایمان (۷/ ۲۷/ ۹۳۳۴)

(۲۵۶) سنن ترمذی (۵/ ۸۳/ ۲۷۴۱) شرح السنۃ (۱۲/ ۳۰۸/ ۳۳۴۲)

(۲۵۷) معجم الکبیر (۱۱/ ۳۵۸/ ۱۲۲۸۴) معجم الاوسط (۳/ ۳۴۹/ ۳۳۷۱)

(۲۵۸) صحیح بخاری (۳۲۸۹۔۶۲۲۹۔۶۲۲۳) مسند احمد (۲/ ۴۲۸) شعب الایمان (۷/ ۳۴/ ۹۳۶۶) الادب المفرد (۹۱۹) سنن الکبریٰ للبیہقی (۲/ ۲۸۹)

(۱۱۳) چھینکنے والا پھر کیا جواب دے؟

(۲۵۹) حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی۔ اس نے عرض کیا: میں کیا کہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہو، قوم نے عرض کیا: ہم کیا کہیں، ارشاد ہوا: ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہو، اس شخص نے عرض کیا: پھر اس کے جواب میں میں کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: ''یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ'' اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت کی اصلاح کرے۔

(۲۶۰) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہے اور اس کے جواب میں ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہا جائے اور وہ چھینکنے والا ''یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ'' (اللہ تمہاری مغفرت کرے) کہے۔

(۲۶۱) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کے مکان مبارک سے نکلا اور آپ مسجد کا ارادہ فرما رہے تھے اور میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، ہم بقیع پہنچے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھینک آ گئی، سرکار نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور حیرت زدہ شخص کی طرح کھڑے ہو گئے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں والد آپ پر نثار آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جس کو میں سمجھ نہ سکا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: جب آپ کو چھینک آئے تو کہو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ كَكَرَمِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ كَعِزِّ جَلَالِهٖ'' (اللہ ہی کے لیے حمد ہے مثل اس کے کرم اور بزرگی کی عزت کے ساتھ)

---

(۲۵۹) مسند احمد (۶/۷۹) مسند ابویعلی (۸/۳۵۹/۴۹۴۶) شرح معانی الآثار (۴/۳۰۱) شعب الایمان (۷/۲۸/۹۳۴۱) کنز العمال (۲۵۷۷۱)

(۲۶۰) شرح مشکل الآثار (۱۰/۱۷۵/۴۰۰۹) معجم الکبیر (۱۰/۱۶۲/۱۰۳۲۶) معجم الاوسط (۶/۲۵/۵۶۸۵) شعب الایمان (۷/۳۰/۹۳۴۷۔۹۳۴۸)

پس بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے بندے نے سچ کہا، حال یہ ہے کہ اس کی بخشش کردی گئی۔

(۱۱۴) جو چھینک کا جواب درست نہ دے اس کو کس طرح جواب دیا جائے؟

(۲۶۲) حضرت ہلال بن یساف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ قوم میں سے ایک شخص کو چھینک آئی، اس نے کہا: السلام علیکم، حضرت سالم ابن عبید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھ پر اور تیری ماں پر سلام، پھر آگے چل پڑے اور فرمایا: شاید تمہیں ناگوار گزرا ہو، اس نے کہا: آپ کا میری اماں کا ذکر کرنا مجھ کو اچھا نہیں لگا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے وہی کہا جو حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کو چھینک آئی اس نے السلام علیکم کہا، حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تجھ پر بھی اور تیری ماں پر بھی سلامتی، پھر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جب کسی شخص کو چھینک آئے تو کہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ'' اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے، اور جواب دینے والا ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہے، وہ اس کے جواب میں پھر ''يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ'' کہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ میری اور تمہاری بخشش فرمائے۔

(۱۱۵) اہل کتاب کو چھینک کا جواب دینے کا طریقہ

(۲۶۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آ

---

(۲۶۲) سنن ترمذی (۵/۸۲/۲۷۴۰ ت) سنن ابوداود (۴/۳۰۷/۵۰۳۱) شعب الایمان (۷/۲۹/۹۳۴۲)

(۲۶۳) سنن ابوداود (۴/۳۰۸-۳۰۹/۵۰۳۸) الادب المفرد (۲/۵۱۲) شرح معانی الآثار (۴/۳۰۲) شرح مشکل الآثار (۱۰/۱۸۲-۱۸۳/۴۰۱۴-۴۰۱۵)

کر آپس میں چھینکتے تھے اور یہ امید رکھتے تھے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو ''یَرْحَمُكَ اللهُ'' کہیں مگر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے: ''یَھْدِیْکُمُ اللهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ'' اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے۔

(۱۱۶) نماز میں چھینک آئے تو کیا کہے؟

(۲۶۴) حضرت سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے ایک شخص کو چھینک آئی، وہ نماز میں شریک تھا، کہنے لگا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ حَتّٰی یَرْضٰی رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا یَرْضٰی'' اللہ تعالیٰ ہی کے لیے بہت تعریفیں ہیں، جو پاک ہے جس کے نام میں برکت رکھی گئی ہے یہاں تک کہ ہمارا رب راضی ہو جائے اور اس کے راضی ہونے کے بعد۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر پیچھے متوجہ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمہ کہنے والا کون تھا؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں ہوں اور میں نے صرف بھلائی کا ارادہ کیا ہے، فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا انہوں نے ان کی طرف سبقت کی کہ ان میں سے کون اس کے ثواب کو لکھے۔

فائدہ: علامہ بدر الدین العینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہدایہ کے باب: ''مایفسد الصلوٰۃ'' کے تحت فرماتے ہیں: نماز کی حالت میں ایک شخص کو چھینک آئی، دوسرے نے ''یَرْحَمُكَ اللهُ'' کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ لوگوں کے محاورہ میں یہ جملہ بطور جواب مشہور ہے بخلاف ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہنے کے کہ یہ جملہ بطور جواب مشہور نہیں ہے، لہٰذا یہ لوگوں کے کلام میں سے نہیں ہوگا، لہٰذا نماز فاسد نہ ہوگی۔ (البنایہ، ج۲، ص ۴۹۳)

(۱۱۷) شدت کے ساتھ چھینکنے کی کراہت

(۲۶۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتی ہیں کہ

شدت کے ساتھ جمائی لینا اور شدت کے ساتھ چھینکنا شیطان کی طرف سے ہے۔

(۱۱۸) چھینکنے کے وقت آواز کو پست کرنا

(۲۶۶) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ چہرہ انور ڈھانپ لیتے اور آواز کو پست فرما لیتے۔

(۱۱۹) جمائی کے وقت ہاہا کی مذمت

(۲۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں ''اَلْعُطَاسُ مِنَ اللہِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّیْطَانِ'' چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جمائی شیطان کی طرف سے آتی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ ہاہا نہ کہے اس لیے کہ شیطان ایسا کہنے سے اس کے پیٹ یا چہرہ میں ہنستا ہے۔

(۱۲۰) جمائی کے وقت آواز بلند کرنے کی کراہت

(۲۶۸) حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد عالی نقل کرتے ہیں کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ چھینک اور جمائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔

(۱۲۱) جب اپنے بھائی کا نیا کپڑا دیکھے

(۲۶۹) حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے نقل

---

(۲۶۶) سنن ترمذی (۵/۸۶/۲۷۴۵) سنن ابوداود (۴/۳۰۷/۵۰۲۹) شعب الایمان (۷/۳۱۔ ۳۲/۹۳۵۴)

(۲۶۷) سابقہ حوالہ (۲۵۸)

فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہما پر کپڑا دیکھا تو ان سے ارشاد فرمایا: یہ نیا ہے یا دھلا ہوا؟ امیر المؤمنین نے عرض کیا: دھلا ہوا۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْبِسْ جَدِیْدًا وَعِشْ حَمِیْدًا وَمُتْ شَهِیْدًا '' نیا کپڑا پہنو، قابل تعریف زندگی گزارو، شہید ہو کر مرو۔

فائدہ: یہ کلمات مبارکہ بطور دعا ارشاد فرمائے ہیں، مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرے کہ تم کو نیا کپڑا پہنادے قابل تعریف زندگی گزار کے شہادت نصیب فرمائے۔

اس سے سرکار کے علم غیب کی طرف بھی اشارہ ملا کیونکہ امیر المؤمنین نے ابولؤلؤ فیروز نامی بدبخت کے ہاتھوں حالت نماز میں جام شہادت نوش فرمایا اور یہی زندگی میں دعا مانگا کرتے تھے کہ مجھے شہر رسول میں انتقال نصیب ہو۔

(۲۷۰) حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے جن میں کالے رنگ کی ایک چھوٹی سی چادر بھی تھی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا اور وہ چادر اپنے دست مبارک سے مجھ کو پہنائی، پھر ارشاد فرمایا: ''اَبْلِی وَاَخْلِقِیْ اَبْلِی وَاَخْلِقِیْ '' اس کو بوسیدہ کر اور پھاڑ، اس کو بوسیدہ کر اور پھاڑ۔

فائدہ یہ جملہ بھی دعائیہ ہے، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا پہننا مبارک فرمائے۔ یہاں تک کہ یہ کپڑا پرانا ہو اور پھٹے ورنہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی نیا کپڑا پہنتا ہے اور اس کا پہنے رہنا مقدر میں نہیں ہوتا کہ اس کا انتقال ہو جاتا ہے۔

(۱۲۲) نیا کپڑے پہننے کی دعا

(۲۷۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو

(۲۶۹) سنن ابن ماجہ (۲/۱۱۷۸/۳۵۵۸) مسند احمد (۲/۸۸۔۸۹) مسند ابو یعلی (۹/۴۰۲/۵۵۴۵) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۵/۳۲۰/۶۸۹۷) معجم الکبیر (۱۲/۲۱۹/۱۳۱۲۷)

(۲۷۰) صحیح بخاری (۳۰۷۱۔۳۸۷۴۔۵۸۲۳۔۵۸۴۵۔۵۹۹۳)

(۲۷۱) سابقہ حوالہ (۱۴)

اس کا نام لے کر یوں دعا فرماتے:

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْ هٰذَا الثَّوْبَ فَلَكَ الْحَمْدُ اَسْئَالُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَ خَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ"۔

ترجمہ: اے اللہ! تو نے ہی یہ کپڑا مجھے پہنایا، تیرے لیے ہی حمد ہے، اس کی خیر اور جس کے لیے اس کو بنایا گیا اس کی خیر کا تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں، اور اس کے شر اور جس کے لیے اس کو بنایا گیا اس کے شر سے تجھ سے پناہ چاہتا ہوں۔

(۲۷۲) حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور مجھ کو عطا فرمایا میری قوت اور طاقت کے بغیر۔

(۲۷۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے ہی تعریفیں ہیں جس نے مجھے پہنایا (کپڑا) جس سے میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو نیا کپڑا پہنے اور یہ دعا پڑھے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ"۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے پہنایا اس کو جس سے

---

(۲۷۲) سنن ترمذی (۵/۵۰۸/۳۴۵۸) سنن ابوداود (۴/۴۲/۴۰۲۳) مسند ابویعلیٰ (۳/۶۲/۱۴۸۸، ۶۷/۱۴۹۸) شعب الایمان (۵/۱۸۱/۶۲۸۵)

(۲۷۳) سنن ترمذی (۱۰/۵/۳۶۳۱) سنن ابن ماجہ (۲/۱۱۷۸/۳۵۵۷) مسند احمد (۱/۴۴)

میں ستر کو چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں ان کے ذریعے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

پھر اس کپڑے کا ارادہ کرے جو (بعد از استعمال) پرانا بوسیدہ ہو جائے یا باقی رہے کہ اس کو صدقہ کر دے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں اور اللہ تعالیٰ کے آغوش میں، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہوتا ہے زندہ ہونے اور مردہ ہونے کی حالت میں، دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔

(۱۲۳) جب کپڑے اتارے تو کیا پڑھے؟

(۲۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جنات کی آنکھوں اور انسان کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ ہے۔ جب مسلمان مرد کپڑا اتارنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

''بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ'' اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲۷۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ ہے جب ان میں کوئی کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ کہے۔

(۱۲۴) احسان کرنے والے کو دعا دینا

(۲۷۶) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے ساتھ کسی نے نیکی اور احسان کیا تو اس نے احسان کرنے والے کے لیے کہا: ''جَزَاكَ اللهُ خَیْرًا'' اللہ تعالیٰ تجھ کو بہتر صلہ دے۔ تو اس نے تعریف میں مبالغہ کیا۔

---

(۲۷۴) سابقہ حوالہ (۲۲)

(۲۷۵) سابقہ حوالہ (۲۲)

(۲۷۶) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (۴/۳۸۰/۲۰۳۵) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۸/۲۰۲/۳۴۱۳) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۲/۷۰۔۷۱/۱۱۷۳)

فائدہ: اس کا مطلب ہے کہ اس نے اپنے احسان مند کی گویا پوری تعریف کی جس سے اس کے احسان کا بدلہ ہو گیا۔

(۱۲۵) تحفہ دینے والے کو دعا دینا

(۲۷۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ کو خزیرہ بنانے کا حکم دیا۔ میں نے تیار کیا، پھر مجھے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے جانے کا حکم دیا۔ میں اس کو لے کر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میرے حاضر ہونے کے وقت حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مکان میں تشریف فرما تھے، فرمایا: جابر تمہارے پاس کیا ہے؟ کیا یہ گوشت ہے؟ میں نے کہا: نہیں اور میں واپس والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوا۔ والد صاحب نے مجھے کہا: بیٹا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: کیا کچھ ارشاد فرماتے سنا؟ میں نے کہا: ہاں مجھ سے فرمایا: جابر تمہارے پاس کیا ہے؟ کیا یہ گوشت ہے؟ والد صاحب نے فرمایا: شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گوشت کھانے کی خواہش ہو، پس ہماری ایک بکری کو ذبح کرنے کا حکم دیا: میں نے اس کو ذبح کیا، پھر اس کو بھوننے کا حکم دیا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے جا کر پیش کروں، میں اس کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک میں لے کر حاضر ہوا، حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مَاذَا مَعَكَ يَا جَابِرُ'' جابر تمہارے پاس کیا ہے؟

میں نے خبر دی کہ گوشت ہے، سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جَزَى اللهُ الْأَنْصَارَ عَنَّا خَيْرًا لَا سِيَّمَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ حِزَامٍ وَسَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ'' اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے انصار کو بہترین جزا دے بالخصوص عبداللہ بن عمرو بن حزام اور سعد بن عبادۃ کو۔

---

(۲۷۷) مسند ابو یعلی (۴/۶۰-۶۱/۲۰۷۹) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/۷۶/۸۲۸۱) مسند ابو یعلی (۴/۶۱-۶۲/۲۰۸۰) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۵/۴۸۷-۴۸۸/۷۰۲۰)

(۱۲۶) جس سے قرض لے اس کو کیا دعا دے؟

(۲۷۸) حضرت عبداللہ ابن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار قرض لیا، آپ کے پاس مال آیا تو مجھ کو وہ قرض لوٹا دیا اور ارشاد فرمایا: "بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ" اللہ تجھ کو تیرے عیال و مال میں برکت عطا فرمائے۔

پس قرض کا بدلہ شکریہ ادا کرنا، اور قرض کی ادائیگی ہے۔

(۱۲۷) ہدیہ دینے والے کو دعا دی جائے تو وہ کیا کہے؟

(۲۷۹) حضرت عبید بن ابو الجعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک بکری حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ کی گئی تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو تقسیم کر دے (گوشت کو)۔ حضرت ام المؤمنین نے اس کو غرباء اور محتاجوں میں تقسیم فرما دیا۔ جب خادم (گوشت دے کر) واپس آتا تو سیّدہ دریافت فرماتیں: انہوں نے کیا کہا، خادم عرض کرتا: "بَارَكَ اللهُ فِيْكُمْ" اللہ تعالیٰ تم میں برکت دے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس کے جواب میں ارشاد فرماتیں: "وَفِيْهِمْ بَارَكَ اللهُ" اللہ تعالیٰ انہیں بھی برکت دے، اور فرماتیں: انہوں نے جو ہم کو دعا دی ہم نے اسی کی مثل دعا سے ان کا جواب دیا تاکہ دعا کا بدلہ برابر ہو کر ہمارے ہدیہ کا ثواب ہمارے لیے باقی رہے۔

(۱۲۸) جب نیا پھل سامنے آئے تو کیا پڑھے؟

(۲۸۰) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ جب نئی کھجور دیکھتے تو

---

(۲۷۸) سنن ابن ماجہ (۲/۸۰۹/۲۴۲۴) مسند احمد (۴/۳۶)

(۲۷۹) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۳۰۳)

(۲۸۰) صحیح مسلم (۲/۱۰۰۰/۱۳۷۳/۴۷۳) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (۹/۴۱۹۔۴۲۰/۳۵۱۹)

اس کو لے کر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو دست مبارک میں لے کر یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ"۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھل اور مدینہ اور صاع اور مد میں برکت دے، اے اللہ بے شک ابراہیم تیرے بندے اور دوست اور نبی ہیں اور انہوں نے تجھ سے مکۃ المکرمہ کے لیے دعا کی اور ان کے مثل میں تجھ سے مدینہ منورہ کے لیے دعا مانگتا ہوں اور اس کے ساتھ اس کے مثل (مزید) کی۔

پھر کسی چھوٹے بچے کو طلب فرماتے اور اس کو وہ پھل عنایت فرماتے۔

(۲۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب نیا پھل حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں پیش کیا جاتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو اپنی آنکھوں کے ساتھ لگاتے، پھر اپنے مبارک ہونٹوں پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ كَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ" اے اللہ! جس طرح اس کا اول ہمیں دکھایا اس طرح اس کے آخر کو بھی دکھا دے۔

پھر آپ کے پاس بچوں میں سے جو کوئی ہوتا تو اس کو وہ پھل عنایت فرما دیتے۔

فائدہ: جب کسی باغ کا یا فصل کا پھل لگے تو پہلا پھل بزرگان دین اور پیغمبروں کو نذرانہ کرنا مستحب ہے شرک نہیں، چنانچہ صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۴۴۲ پر یہ روایت موجود ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اس کو دربار رسالت میں نذرانہ پیش کرتے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھلوں کا نذرانہ قبول فرماتے تو دعا فرماتے: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما، اور ہمارے مد میں برکت فرما (جب دعا کو ختم کرتے) پھر چھوٹے بچوں کو بلاتے اور وہ نذرانہ ان کو تقسیم فرما دیتے۔

اس حدیث پاک سے عقیدتاً تین مسائل ثابت ہوئے:

(۱) پہلا پھل باغات سے پیروں پیغمبروں بزرگوں کو پھلوں میں برکت کے واسطے نذرانہ بھیجنا (۲) پھلوں کو سامنے رکھ کر اہل اللہ کا دعا کرنا یا قرآن پڑھنا (۳) پھر قبول کنندہ کا خاص طور پر معصوم بچوں میں اس کو تقسیم کرنا، نیز معجم صغیر ص ۱۶۳ پر حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب پہلے پھل کا نذرانہ پیش کیا جاتا تو آپ اس کو قبول فرماتے اور اس کو اپنے سامنے رکھ کر جو آپ کے پاس چھوٹے بچے حاضر ہوتے ان میں تقسیم فرما دیتے۔

معلوم ہوا کہ نذرانے حرام اور شرک نہیں ہیں۔

(۱۲۹) اذیت دینے والی چیز کو دور کرنے والے کو دعا دینا

(۲۸۲) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو یوب انصاری رضی اللہ عنہ نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ریش مبارک سے کسی ایذاء دینے والی چیز کو دور کر دیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سَمِعَ اللهُ عَنكَ يَا اَبَا اَيُّوبَ مَا تَكْرَهُ'' اللہ تعالیٰ تم سے دور فرمائے اے ابو ایوب! ہر وہ چیز جو تم کو ناپسند ہے۔

(۲۸۳) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی تکلیف دہ چیز کو لے لیا (دور کیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لا یکن بك السوء یا ابا ایوب لا یکن بك السوء'' اے ابو ایوب! تمہارے ساتھ کوئی بری چیز نہ رہے۔

(۲۸۴) حضرت عبد اللہ ابن بکر الباھلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کی داڑھی یا سر سے کسی تکلیف دہ چیز کو لے لیا (لے کر دور کر دیا) اس شخص نے کہا: ''صَرَفَ اللهُ مِنكَ السُّوْءَ'' اللہ تعالیٰ آپ سے برائی کو پھیر دے۔

---

(۲۸۲) معجم الکبیر (۴/۱۷۲/۴۰۴۸)

(۲۸۳) معجم الکبیر (۴/۱۳۰/۳۸۹۰)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے برائی تو ہم سے اسی وقت دور کر دی تھی جب ہم نے اسلام قبول کیا لیکن جب تم سے کوئی کسی چیز کو دور کرے تو یوں کہو: ''اَخَذَتْ يَدَاكَ خَيْرًا'' تیرے ہاتھ بھلائی کو لیں۔

(۱۳۰) جب کوئی بڑی خوفناک چیز واقع ہو یا کالی آندھی چلے؟

(۲۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی بڑی (خوفناک چیز) واقع ہو یا کالی آندھی چلے تو تکبیر (اللہ اکبر کہنا) لازم پکڑلو، پس بے شک یہ کالی آندھی کو دور کر دیتا ہے۔

(۱۳۱) حاجت پوری کرنے والے کو دعا دینا

(۲۸۶) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکری کا دودھ دوہا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دعا دی ''اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ'' اے اللہ! اس کو خوبصورت بنا دے۔

(۱۳۲) شرک کا بیان

(۲۸۷) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کیا: ''اَلشِّرْكُ اَخْفٰى فِيْكُمْ مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ'' شرک تمہارے اندر چیونٹی کی رفتار کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔

---

(۲۸۵) مسند ابو یعلیٰ (۳/ ۴۵۰۔۴۵۱/ ۱۹۴۷)

(۲۸۶) مصنف عبدالرزاق (۱۰/ ۳۹۲/ ۱۹۴۶۲)

(۲۸۷) مسند ابو یعلیٰ (۱/ ۶۰۔۶۱/ ۵۸) مجمع الزوائد (۱۰/ ۲۲۴)

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! شرک اسی کو تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت کی جائے یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو پکارا جائے۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صدیق! تجھ کو تیری ماں روئے شرک تو تمہارے اندر چیونٹی کے چلنے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے، کیا میں تم کو ایسی دعا نہ بتاؤں جو شرک کا چھوٹا بڑا حصہ ختم کر دے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور ارشاد فرمائیں، سرکار نے ارشاد فرمایا: ہر روز تین بار یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ بِمَا لَا اَعْلَمُ''۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے ساتھ شرک کرنے سے جس کو میں جانتا ہوں تیری پناہ چاہتا ہوں اور جس کو میں نہیں جانتا اس سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں۔

اور ارشاد فرمایا: یہ بھی شرک ہے کہ کوئی یوں کہے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دیا اور فلاں نے دیا اور یہ بھی شرک ہے کہ انسان کہے کہ اگر فلاں نہ ہوتا تو فلاں مجھ کو قتل کر دیتا۔

فائدہ: آج کل مذاہب باطلہ کی زبان پر یہ جملہ عام ہو چکا ہے کہ فلاں شرک کرتا ہے فلاں مشرک ہے اس لیے ضروری ہے کہ عوام کو ان کے دھوکے سے بچایا جائے کہ اصل شرک کیا چیز ہے؟

علامہ حسین بن محمد راغب الاصفہانی لکھتے ہیں:

شرک کا لغوی معنی ہے، دو یا دو سے زیادہ لوگ کسی ایک معین چیز کے مالک ہوں تو وہ دونوں اس کی ملکیت میں شریک ہیں اور دین میں شرک یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے اور یہ سب سے بڑا کفر ہے اور شرک صغیر یہ ہے کہ بعض کاموں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کی بھی رعایت کرے جیسے ریاء اور نفاق۔

(المفردات ص ۲۶۰ المکتبہ المرتضویہ، ایران)

اور حضرت علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی شرک کی یوں تعریف کرتے ہیں کہ کسی

شخص کو الوہیت میں شریک ماننا جیسے مجوسی اللہ تعالیٰ کے سوا واجب الوجود مانتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عبادت کا مستحق ماننا جیسا کہ بت پرست اپنے بتوں کو عبادت کا مستحق مانتے ہیں۔ (شرح عقائد نسفی، ص ۶۱ مطبوعہ مطبعہ یوسفیہ ہند)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ماسوا کسی کو واجب بالذات یا قدیم بالذات ماننا یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی کوئی صفت مستقل ماننا، مثلاً یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کو از خود علم ہے یا از خود قدرت ہے یا کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کا مستحق ماننا، مثلاً کسی کو سجدۂ عبودیت کرنا۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے یہ بھی لکھا ہے کہ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی یہ بھی شرک ہے۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۴۴۰)

یہ تعریف دو وجہ سے صحیح نہیں ہے:

(۱) کیونکہ شرک کا تعلق کسی چیز کو سمجھنے اور جاننے سے نہیں ہے ماننے اور اعتقاد رکھنے سے ہے۔

(۲) اس وجہ سے کہ کوئی کسی شخص کو دور سے پکارے اور یہ اعتقاد رکھے کہ اس کو خبر ہو گئی یہ اس وقت مشرک ہو گا جب وہ یہ اعتقاد رکھے کہ وہ بے عطائے غیر مستقل سننے والا ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کی عبارت بھی اس کی تائید کرتی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: یہ خود آپ کو معلوم ہے کہ ندا غیر اللہ کو کرنا دور سے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ ان کو عالم، سامع مستقل عقیدہ رکھے ورنہ شرک نہیں مثلاً یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مطلع فرما دے گا یا باذنہ تعالیٰ ان کو انکشاف ہو جائے گا، یا باذنہ تعالیٰ ملائکہ پہنچا دیویں گے جیسا درود کی نسبت وارد ہے یا محض شوقیہ کہتا ہو، محبت میں یا عرض حال محل تحسر وحرمان میں، کہ ایسے مواقع میں اگرچہ کلمات خطابیہ بولتے ہیں لیکن ہرگز نہ مقصود اسماع ہوتا ہے نہ عقیدہ، پس ان ہی اقسام سے کلمات ومناجات واشعار بزرگان کے ہوتے ہیں کہ فی حد ذاتہ نہ شرک نہ معصیت۔ (فتاوی رشیدیہ کامل ص ۶۸، مطبوعہ ناشران محمد سعید، کراچی)

(۱۳۳) جب کوئی شخص بات بیان کرنے کا ارادہ کرے اور بھول جائے

(۲۸۸) حضرت سیدنا عثمان ابن ابو حرب الباہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی بات بیان کرنے کا ارادہ کرے اور وہ بھول جائے "فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَہٗ عَلَیَّ خَلَفٌ مِنْ حَدِیْثِہٖ" پس چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اس کا مجھ پر درود پڑھنا اس کی بات کا بدل ہو جائے گا اور امید ہے کہ وہ بات اس کو یاد بھی آ جائے گی۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ انسان کو کوئی بات بھول جائے درود شریف کی برکت سے یاد آ جاتی ہے، ورنہ جو شخص درود شریف کو بھولا رہا قیامت والے دن وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا جس طرح ابن ماجہ شریف ج ۱ ص ۲۹۳ پر حدیث موجود ہے:

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھنا بھولتا رہا وہ جنت کے راستہ میں بہت ٹھوکریں اور دشواریاں اٹھائے گا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ درود شریف کو چھوڑ کر کسی اور وظیفہ میں مشغول ہو جانا سخت گناہ ہے جیسا کہ مکتوب نمبر ۵۷۰ میں ہے۔

(۱۳۴) بشارت دینے والے کو دعا دینا

(۲۸۹) حضرت سیدنا ابو السیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہما نے بدر کے دن بہت سخت حملہ کیا اور ان کے ساتھ ہم نے بھی سخت حملہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا: عمر، عمر اے عمر! پس جب اللہ تعالیٰ نے ان کو (مشرکین) شکست دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور بنی ہاشم کے کچھ لوگوں نے ان کو اپنی گردنوں پر اٹھا لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پکارنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے والد آپ پر قربان، آپ کو بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا

عباس رضی اللہ عنہ کو آپ کے لیے سالم اور محفوظ رکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نعرہ تکبیر لگایا اور فرمایا: ''بَشَّرَكَ اللهُ بِخَيْرٍ يَا عُمَرُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَسَلَّمَكَ اللهُ يَا عُمَرُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ'' اے عمر! اللہ تعالیٰ تجھ کو دنیا و آخرت میں خیر کی بشارت دے، اور اے عمر! اللہ تعالیٰ تجھ کو دنیا اور آخرت میں سلامت رکھے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ عُمَرَ وَاَيِّدْهُ'' اے اللہ! عمر کو قبول فرما اور قوت عطا کرے۔

فائدہ: کچھ کتاب کے نسخوں میں ''اَقْبِلْ'' کے بجائے ''اَغْنِ'' اور ''اَعْزِ'' کے الفاظ ہیں، اس صورت میں معنی بنے گا: اے اللہ! عمر کی مدد فرمایا، اے اللہ! عمر کو عزت عطا فرما۔

(۱۳۵) غیر مسلم ضرورت پوری کرے تو اس کو کیا دعا دے؟

(۲۹۰) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانی طلب فرمایا۔ ایک یہودی نے آپ کو پانی پلایا۔ حضور سیّد عالم نے اس کو دعا دی: ''جَمَّلَكَ اللهُ'' اللہ تعالیٰ تجھ کو خوبصورت بنائے، پس اس نے موت تک سفید بال نہیں دیکھا۔

فائدہ: مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ روایت موجود ہے، حضرت ابوالطفیل سے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ آپ نے اس کو دعا دی۔ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور دبایا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ اس کی پیشانی پر خاص طور پر بال اگے جو تمام بالوں سے ممتاز تھے۔ وہ لڑکا جوان ہوا اور خوارج کے زمانہ تک پہنچا اور ان سے اس کو محبت ہوئی۔ ساتھ ہی وہ بال جو دست مبارک کا اثر تھا جھڑ گئے۔ اس کے والد نے جو یہ حال دیکھا اس کو قید کر دیا کہ کہیں ان میں نہ مل جائے۔ ابوالطفیل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ اس کے پاس گئے اسے وعظ و نصیحت کی اور کہا: دیکھو تم جوان لوگوں کی طرف مائل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعا کی برکت تمہاری پیشانی سے جاتی رہی۔ غرض جب تک اس نوجوان نے ان کی رائے سے رجوع نہ کیا ہم اس کے پاس سے ہٹے نہیں، پھر جب ان کی محبت اس کے دل سے جاتی رہی اللہ تعالیٰ نے وہی نشانی دست

بارک کی اس کی پیشانی میں، پھر پیدا کردی پھر تو اس نے بالکلیہ ان کے عقائد سے توبہ کی اور اچھی حالت پر ہو گیا۔

اس حدیث مبارک سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں:

(۱) جہاں ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دست مبارک لگ جائے اس کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ مقام بابرکت ہو جاتا ہے (۲) ایسی برکات کے مستحق صرف اہل حق ہیں کیونکہ اہل باطل اس استحقاق کے اہل نہیں (۳) بدمذہب کی صحبت زہر قاتل ہے بلکہ اس سے بھی قاتل تر ہے اس لیے ہر دور میں ان سے اجتناب لازمی ہے۔

(۱۳۶) جب کوئی پسندیدہ بات سنے اور فال لے اس وقت کیا کہے؟

(۲۹۱) حضرت کثیر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا: یا حضرۃ (اے بندے)! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لَبَّيْكَ اَخَذْنَا فَالَكَ مِنْ فِيْكَ" بے شک ہم نے تیری فال تیرے منہ سے لے لی۔

(۲۹۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک آواز سنی جو آپ کو پسند آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اَخَذْنَا فَالَكَ مِنْ فِيْكَ" ہم نے تیری فال تیرے منہ سے لے لی۔

(۱۳۷) جب کسی چیز سے بدشگونی لے تو کیا پڑھے؟

(۲۹۳) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

---

(۲۹۱) معجم الکبیر (۱۷/۱۹/۲۳) معجم الاوسط (۴/۱۸۵/۳۹۲۹، ۹/۶۴/۹۱۳۲)
(۲۹۲) سنن ابوداود (۴/۱۸/۳۹۱۷) مسند احمد (۲/۳۸۸)
(۲۹۳) مسند احمد (۲/۲۲۰) مجمع الزوائد (۵/۱۰۵)

نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ اَرْجَعَتْهُ الطِّيَرَةُ عَنْ حَاجَتِهٖ فَقَدْ اَشْرَكَ'' جس کو بدشگونی نے اس کی حاجت سے واپس کر دیا تحقیق اس نے شرک کیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اس کا کفارہ کیا ہے؟ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دعا پڑھے:

''اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! بدشگونی نہیں مگر آپ کی بدشگونی (تیرے حکم کے بغیر موثر نہیں) اور تیری بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲۹۴) حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بدشگونی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ تو سچی فال ہے اور بدشگونی کسی مسلم کو اس کی حاجت سے نہ لوٹائے، اور بدشگونی کی جب کوئی ایسی چیز دیکھو جو تم کو پسند نہ ہو تو یہ دعا پڑھو:

''اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے سوا نہ کوئی نیکیاں لا سکتا ہے، اور نہ تیرے سوا کوئی برائیاں ختم کر سکتا ہے، تیری مدد کے بغیر نہ گناہ سے بچا جا سکتا ہے نہ عبادت پر قوت حاصل ہو سکتی ہے۔

فائدہ: نیک فالی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی آپ لوگوں کے ناموں اور جگہوں سے نیک فال لیا کرتے تھے اور بد فالی ایک جاہلانہ رسم ہے اور ایسا کرنا باطل ہے اس کے متعلق حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں:

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بدشگونی شرک ہے تین دفعہ فرمایا، اور نہیں ہم میں سے مگر اللہ تعالیٰ اس کو لے جاتا ہے توکل کے سبب سے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۹۲)

(۲۹۴) سنن ابوداود (۴/۱۸۔۱۹/۳۹۱۹) سنن الکبریٰ للبیہقی (۸/۱۳۹) شعب الایمان (۲/۶۳/۱۱۷۱)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بدشگونی مشرکوں کی رسوم میں سے ہے نیز حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے تھے جب کسی کو کام کے لیے بھیجتے تو اس کا نام دریافت کرتے اگر اس کا نام پسند نہ ہوتا تو اس کے آثار حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ اطہر میں دکھائی دیتے، اور جب کسی بستی میں جاتے تو اس کا نام پوچھتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرۂ انور پر ظاہر ہوتے اور اگر ناپسند ہوتا تو ناپسندیدگی کے آثار چہرہ انور میں دکھائی دیتے۔ (مشکوۃ صفحہ ۳۹۰۲) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اچھے ناموں سے خوش ہوتے تھے اور انہیں محبوب رکھتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ برے نام ناپسند کرتے۔ اور یہ کہ نیک فال کامیابی کی دلیل ہے اور بدفالی رسم کفار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بدفالی سے محفوظ فرمائے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہوتا جو کچھ بھی ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے اور اسی پر اعتقاد ہونا چاہیے۔

(۱۳۸) کہیں آگ لگی ہوئی دیکھے تو کیا پڑھے؟

(۲۹۵) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ چار سندوں کے ساتھ حضورِ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: ''اِذَا رَاَیْتُمُ الْحَرِیْقَ فَکَبِّرُوْا فَاِنَّ التَّکْبِیْرَ یُطْفِئُہٗ'' جب تم جلتی ہوئی آگ دیکھو تو اللہ اکبر کہو اس لیے کہ اللہ اکبر کہنا آگ کو بجھاتا ہے۔

(۲۹۶) حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جب تم جلتی آگ کو دیکھو تو اللہ اکبر پڑھو کیونکہ تکبیر اس آگ کو بجھادیتی ہے۔

(۲۹۸۔۲۹۷) حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد ہے: جب تم آگ کو جلتا دیکھو تو تکبیر (اللہ اکبر) کہو کیونکہ تکبیر اس آگ کو بجھادیتی ہے۔

---

(۲۹۵) تاریخ دمشق (۱۴/۱۰۴۴۳/۱)

(۲۹۸۔۲۹۷) سابقہ حوالہ (۲۹۵)

(۱۳۹) جب ہوا چلے تو کیا پڑھے؟

(۲۹۹) حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ہوا کو گالی نہ دو اور جب ہوا میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو تو یوں پڑھو:

''اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ''۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا اور اس کے اندر کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور جس چیز کا اس کو حکم ہوا ہے اس کی بھلائی مانگتے ہیں، اور اس ہوا کے شر اور جو اس میں شر ہے اور جس چیز کا اس کو حکم دیا گیا ہے اس کے شر سے تجھ سے پناہ چاہتے ہیں۔

(۳۰۰) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب ہوا سخت ہوتی تھی تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے:

''اَللّٰهُمَّ لِقْحًا لَا عَقِيْمًا'' اے اللہ! اس کو بار آور بنا بانجھ نہ بنا۔

(۱۴۰) جب شمالی ہوا چلے تو کیا پڑھے؟

(۳۰۱) حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شمالی ہوا چلتی تھی تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَرْسَلْتَ فِيْهَا'' اے اللہ! تو نے جو اس میں بھیجا ہے اس کے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

---

(۲۹۹) سنن ترمذی (۴/۵۲۱/۲۲۵۲) شرح مشکل الآثار (۲/۳۸۰/۹۱۸)

(۳۰۰) الادب المفرد (۱/۲۴۸/۷۱۸)

(۳۰۱) معجم الکبیر (۹/۴۷/۸۳۴۶) مجمع الزوائد (۱۰/۱۳۵)

(۱۴۱) جب آسمان میں غبار یا ہوا دیکھے تو کیا پڑھے؟

(۳۰۲) حضرت ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آسمان میں غبار یا ہوا دیکھتے اس کی جانب رخ فرما کر جہاں بھی ہوتے اگرچہ نماز ہی میں ہوں اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے۔

(۱۴۲) جب بادل سامنے آتا ہوا دیکھے تو کیا پڑھے؟

(۳۰۳) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان کے کناروں میں سے کسی کنارہ سے بادل سامنے آتا دیکھتے تو جس کام میں مشغول ہوتے اس کو ترک فرما دیتے اگرچہ نماز ہی میں ہوں (نماز مختصر کر کے سلام پھیر دیتے) پھر اس کی جانب چہرۂ انور فرما کر یہ دعا پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ'' اے اللہ! اس بادل کے ساتھ جو تو نے شر بھیجا ہے اس سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(۱۴۳) جب بجلی کی کڑک سنے تو کیا پڑھے؟

(۳۰۴) سالم ابن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بجلی کی کڑک سنتے یہ دعا پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ''

اے اللہ! اپنے غضب وجلال سے ہم کو قتل نہ کر، اور اپنے عذاب کے ذریعے ہم کو ہلاک نہ کر،

---

(۳۰۲) مسند احمد (۶/ ۲۲۲۔ ۲۲۳) سنن ابو داود (۴/ ۳۲۶/ ۵۰۹۹) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۳/ ۲۸۶۔ ۲۸۷/ ۱۰۰۶)

(۳۰۴) سنن ترمذی (۵/ ۵۰۳/ ۳۴۵۰) مسند ابو یعلٰی (۹/ ۳۸۰/ ۵۵۰۷)

دور کرنے ... عطا فرما۔

(۱۴۴) جب بارش دیکھے تو کیا پڑھے؟

(۵۰۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور رحمت عالم ﷺ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيْئًا" "اے اللہ! اس کو مبارک بارش بنا دے۔"

(۱۴۵) جب آسمان کی طرف سر اٹھائے تو کیا کہے؟

(۵۰۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جب بھی آسمان کی طرف سر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے:

"يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ" "اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت پر جما دے۔"

(۱۴۶) سخت سردی یا گرمی کے دن کیا پڑھے؟

(۵۰۷) حضرت ابن حجیرہ (عبد الرحمن مصری) یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا ان میں سے کسی ایک سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کا مبارک ارشاد ہے کہ جب دن گرم ہو اور کوئی شخص یہ دعا پڑھے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشَدَّ حَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس دن کی گرمی کتنی ہی سخت ہے، اے اللہ! مجھے جہنم کی گرمی سے پناہ عطا فرما۔

---

(۵۰۵) سنن نسائی، جلد ۲/۲۸۰، ۲۸۸۰) معجم الاوسط ۸/۳/۷، ۸۲۰۲)

(۵۰۶) مجمع الزوائد ۷/۲۱۰)

تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے فرماتا ہے: میرے بندوں میں سے ایک بندہ نے تیری گرمی کی مجھ سے پناہ طلب کی ہے تو گواہ رہنا، میں نے اس کو پناہ دے دی، اور جس دن سخت سردی ہو یہ دعا پڑھے:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مَا اَشَدَّ بَرْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ زَمْهَرِيْرِ جَهَنَّمَ '' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس دن کی ٹھنڈک کتنی شدید ہے اے اللہ! جہنم کے زمھریر سے مجھ کو پناہ دے۔

تو اللہ تعالیٰ جہنم سے فرماتا ہے: بے شک میرے بندوں میں سے ایک بندہ نے مجھ سے تیرے زمھریر کی پناہ مانگی ہے اور میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو پناہ دی۔

لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جہنم کا زمھریر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایک گھر ہے جس میں کافر کو پھینکا جائے گا اور اس کی ٹھنڈک کی شدت سے اس کے بعض اعضاء بعض سے جدا ہو جائیں گے۔

(۱۴۷) سستی کی حالت میں صبح کرے تو کیا پڑھے؟

(۳۰۸) حضرت سہل ابن حنیف رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: تم میں کوئی ''خَبُثَتْ نَفْسِيْ'' (میرا نفس پلید ہو گیا) نہ کہے بلکہ ''لَقِسَتْ نَفْسِيْ'' (میرا نفس سست ہو گیا) کہے۔

(۱۴۸) مصیبت زدہ کو دیکھتے وقت کیا پڑھے؟

(۳۰۹) حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے حضور سیّد

(۳۰۸) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۰/ ۵۶۳/ ۶۱۸۰) صحیح مسلم (۴/ ۱۷۶۵/ ۲۲۵۱) سنن ابوداود (۴/ ۲۹۵، ۴۹۷۸) شرح مشکل الآثار (۱/ ۳۲۰، ۳۴۴) معجم الکبیر (۸/ ۷۸/ ۵۵۷۱)

(۳۰۹) سنن ترمذی (۵/ ۴۹۳/ ۳۴۳۱) سنن ابن ماجہ (۳۸۹۲) حلیۃ الاولیاء (۶/ ۲۶۵) شعب الایمان (۴/ ۱۰۸/ ۴۴۴۵، ۷/ ۵۰۶-۵۰۷/ ۱۱۴۷) شرح السنۃ (۵/ ۱۳۰/ ۱۳۳۷)

عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کے سامنے کوئی بلاء میں مبتلا شخص آئے اور وہ یہ دعا پڑھے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا"۔

ترجمہ: تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھ کو اس مصیبت سے عافیت عطا فرمائی جس میں تجھ کو مبتلا کیا اور بہت ساری مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی۔

تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت سے خواہ وہ کوئی بھی ہو عافیت عطا فرماتا ہے۔

(۱۴۹) دین یا دنیا میں اپنے اوپر فضیلت رکھنے والے کو دیکھے تو کیا پڑھے؟

(۳۱۰) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس شخص میں دو عادتیں ہوں اللہ تعالیٰ اس کو شکر گزار اور صبر کرنے والا لکھ دیتا ہے:

(۱) دین میں اپنے سے بڑھے ہوئے شخص کو دیکھ کر اس کی اقتدا کرے۔

(۲) دنیا میں اپنے سے کم درجہ والے شخص کو دیکھ کر کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس پر فضیلت بخشی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اللہ تعالیٰ اس کو شاکر (شکر گزار) اور صابر (صبر کرنے والا) لکھ دیتا ہے۔

(۱۵۰) کبوتر کی آواز سنے تو کیا پڑھے؟

(۳۱۱) حضرت سیدنا معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول

(۳۱۰) سنن ترمذی (۴/۶۶۵/۲۵۱۲) شرح السنۃ (۱۴/۲۹۳۔۲۹۴/۴۱۰۲)

(۳۱۱) مجمع الزوائد (۱۰/۱۲۸)

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وحشت کی شکایت کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو کبوتر کا ایک جوڑا پالنے کا حکم دیا تا کہ ان کے آواز کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔

فائدہ: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نور اللہ مرقدہ فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: کبوتر پالنا جبکہ خالی دل بہلانے کے لیے ہو اور کسی امر ناجائز کی طرف مؤدی نہ ہو جائز ہے اور اگر چھتوں پر چڑھ کر اوڑائے کہ مسلمانوں کی عورات پر نگاہ پڑے یا ان کے اوڑانے کو کنکریاں پھینکے جو کسی کا شیشہ توڑ دیں، یا کسی کی آنکھ پھوڑ دیں، یا کسی کا دم بڑھائے اور تماشا ہونے کے لیے دن بھر انہیں بھوکا اڑائے جب اترنا چاہیں نہ اترنے دے ایسا پالنا حرام ہے۔ یہ ساری عبارت درمختار کی عبارت کا ترجمہ ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے جو جانور پالو دن میں ۷۵ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ نہ کہ گھنٹوں، پہروں بھوکا پیاسا رکھو اور نیچے آنا چاہے تو آنے نہ دے۔

(العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ نصف ص اول ۱۹۵۔۱۹۶)

(۱۵۱) مرغ کی آواز سن کر کون سی دعا پڑھے؟

(۳۱۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے متعلق دعا کرو اور اس کی طرف رغبت کرو، اس لیے کہ وہ کسی فرشتہ کو دیکھ کر آواز لگاتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو بے شک اس نے شیطان کو دیکھا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے جو اس نے دیکھا ہے پناہ طلب کرو۔

(۱۵۲) رات میں مرغ کی آواز سنے تو کیا کہے؟

(۳۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں:

(۳۱۲) مسند احمد (۲/۳۲۱) مسند ابو یعلیٰ (۱۱/۱۲۸/۶۲۵۴) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۳/ ۲۸۵/۱۰۰۵)

جب رات کو گدھے کی ھینگ اور کتے کے بھونکنے اور مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے شیطان کے شر سے پناہ چاہو اس لیے کہ یہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے۔

(۱۵۳) جب گدھا زور کی آواز کرے تو کیا پڑھے؟

(۳۱۴) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد منقول ہے: جب گدھا ھینگ مارے تو اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود سے پناہ مانگو۔

(۳۱۵) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: گدھا شیطان کو دیکھے بغیر کبھی آواز نہیں کرتا، جب وہ آواز کرے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور مجھ پر درود بھیجو۔

(۱۵۴) حمام میں داخل ہونے کی دعا

(۳۱۶) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: بہترین گھر جس میں مسلمان داخل ہو حمام ہے، پس جب اس میں داخل ہونے کا ارادہ کرنے لگو تو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔

(۳۱۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: سب سے پہلے جن کے لیے حمام اور نورہ (بال صاف کرنے والا پاؤڈر) بنایا گیا وہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہیں، پس جب وہ اس میں داخل ہوئے اور اس کی گرمی کو محسوس کیا تو فرمایا: ''اوہ عن عذاب اللہ ثم اوہ قبل الایکون اوہ'' اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں پناہ چاہتا ہوں پھر پناہ چاہتا ہوں اس سے پہلے کہ کوئی پناہ نہ ہوگی۔

---

(۳۱۳) سنن ابوداود (۴/۳۲۷/۵۱۰۳) مسند احمد (۳/۳۰۶) مسند ابو یعلیٰ (۱۱/۱۸۷/۶۲۹۶)

(۳۱۴) معجم الکبیر (۸/۳۹/۷۳۱۲) والدعاء (۳/۱۶۹۸/۲۰۰۷) مجمع الزوائد (۱۰/۱۴۵)

(۳۱۶) شعب الایمان (۶/۱۶۰/۷۷۷۹)

(۳۱۷) معجم الاوسط (۱/۱۴۶/۴۶۱) شعب الایمان (۶/۱۶۰/۷۷۷۸)

(۱۵۵) اپنے بھائی سے معذرت کرے تو کیا کہے؟

(۳۱۸) حضرت عمرو بن مالک الرواسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ مجھ سے راضی ہو جائیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ مجھ سے اعراض کیا" واللہ ان الرب تبارك اللہ ليرتضي فيرضي فارض عني " بے شک اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جاتا ہے تو وہ راضی ہو جاتا ہے آپ بھی مجھ سے راضی ہو جائیں۔ تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت مجھ پر راضی ہو گئے۔

(۱۵۶) جس سے معذرت کی جائے وہ کیا جواب دے؟

(۳۱۹) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان میں کھڑے ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر ارشاد فرمایا: میرے بارے میں قریش کیا کہتے ہیں؟ (کہا گیا) کہ ہمارا بیٹا ہے اور بھائی کا بیٹا ہے (اس لیے ہم معافی کے امیدوار ہیں) فرمایا: میں بھی ایسے کہتا ہوں جیسے میرے (دینی) بھائی یوسف علیہ السلام نے کہا تھا: "لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ" آج تمہارے اوپر کوئی ملامت نہیں ہے اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

---

(۳۱۸) مسند ابو یعلی (۱۲/ ۲۳۵۔۲۳۶/ ۶۸۴۳) مجمع الزوائد (۱۰/ ۲۰۲)
(۳۱۹) دلائل النبوة للبیہقی (۵/ ۸۶۔۸۷)

(۱۵۷) خوش کلامی سے اپنے بھائی کو مخاطب کرنے کی فضیلت

(۳۲۰) حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: بے شک جنت کے اندر کچھ بالا خانے ہیں جن کا اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ ایک دیہاتی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کس کے لیے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ اس خوش نصیب شخص کے لیے ہیں جو کلام کو عمدہ کرے یعنی نرم اور خوش کلامی سے لوگوں سے پیش آئے اور کھانا کھلائے اور سلام کو پھیلائے اور رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھے۔

(۱۵۸) لوگوں کا خوش کلامی سے بات کرنا

(۳۲۱) حضرت سیدنا عدی ابن حاتم رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: ''اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَۃٍ'' دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو (صدقہ کرنے سے)، پس اگر یہ بھی نہ پاؤ تو عمدہ کلم (نرم گفتگو کرنے سے) کے ذریعے سہی۔

(۱۵۹) نوکر کے ساتھ نرم گفتگو سے پیش آنا

(۳۲۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اپنے غلاموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا ان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا اور ان کو کپڑے پہنانا اور ان کے لیے بات کو نرم کرنا۔

---

(۳۲۰) مسند ابو یعلی (۱/۳۳۷_۳۳۸/۴۲۸) شعب الایمان (۳/۲۱۵_۲۱۶/۳۳۶۰)
(۳۲۱) صحیح بخاری (۱۴۱۳) مسند احمد (۴/۲۵۶)

(۱۶۰)خادم کو بیٹا کہہ کر پکارنا

(۳۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت حجاب نازل ہوئی تو میں گھر میں حسب معمول جس طرح داخل ہوا کرتا تھا، داخل ہونے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''وَرَاءَكَ يَابُنَيَّ'' بیٹے پیچھے رہو۔

(۱۶۱)اپنے ربیب کو بیٹا کہنا

(۳۲۴) حضرت سیدنا عمر ابن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا: بیٹا قریب ہو جاؤ، اللہ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو) اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔

تنبیہ: یہ حضرت عمر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے جو حضرت ابو سلمہ سے ہوئے تھے۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آئیں اور یہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) ساتھ لائیں اور یہ سرکار کے زیر پرورش رہے۔

(۱۶۲)کسی شخص کے اپنے بھائی پر ناراض ہونے کی کیفیت

(۳۲۵) حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ گالی

---

(۳۲۳) مسند احمد (۳/ ۱۳۳ـ ۱۹۹ـ ۲۲۷ـ ۲۳۸) مسند ابو یعلیٰ (۷/ ۲۶۳/ ۴۲۷۶) شرح معانی الآثار (۴/ ۳۳۳) شعب الایمان (۶/ ۱۶۴ـ ۱۶۵/ ۷۷۹۵)

(۳۲۴) سنن ابوداود (۳/ ۳۴۹/ ۳۷۷۷) تہذیب الکمال (۳۲/ ۲۰۲ـ ۲۰۵) معجم الکبیر (۸/ ۲۷/ ۸۳۰۰)

(۳۲۵) صحیح بخاری (۶۰۳۱ـ ۶۰۴۶) مسند احمد (۳/ ۱۲۶ـ ۱۴۳ـ ۱۴۴ـ ۱۵۸) الادب المفرد (۱/ ۵۱۸/ ۴۳۰) طبقات الکبریٰ (۱/ ۳۶۹) مسند ابو یعلیٰ (۷/ ۲۲۲/ ۴۲۲۰) شرح السنۃ (۱۳/ ۲۳۷ـ ۲۳۸/ ۳۶۶۹)

دینے والے تھے، نہ فحش گو، نہ لعنت کرنے والے تھے۔ ناراضگی کے وقت ہم سے کسی کو صرف اتنا فرمایا کرتے تھے: ''مَالَهٗ تَرِبَتْ يَمِيْنُهٗ'' اسے کیا ہوا اس کا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو گیا ہے۔

(۱۶۳) لوگوں کی مداراۃ کرنے کی فضیلت

(۳۲۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں کی دلجوئی کرنا بھی صدقہ ہے۔

(۱۶۴) کسی ناپسندیدہ چیز کی وجہ سے انسان کا سامنا ترک کرنا

(۳۲۷) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی ایسی چیز کے ساتھ جو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ناپسند ہوتی کسی شخص سے مواجہت نہیں فرماتے تھے اور انہوں نے فرمایا: ایک دن ایک شخص بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوا جس پر خلوق کا اثر تھا (خلوق ایک قسم کی خوشبو ہے جس کا جزو اعظم زعفران ہوتا ہے۔ مصباح اللغات) جب وہ شخص نکل گیا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کاش! تم اس کو حکم دیتے وہ اس کو دھوتا۔

(۱۶۵) کسی چیز کو تعریضاً بیان کرنا

(۳۲۸) حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد

---

(۳۲۶) صحیح ابن حبان (۲۰۷۵۔ موارد) حلیۃ الاولیاء (۸/۲۴۶) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۲/۲۲۴/۲۳۹۶) شعب الایمان (۶/۳۴۳/۸۴۴۵)

(۳۲۷) سنن ابوداود (۴/۸۱/۴۱۸۲۔۲۵۰/۴۷۸۹) مسند ابویعلیٰ (۷/۲۶۴/۴۲۷۷)

(۳۲۸) شعب الایمان (۴/۲۰۳۔۲۰۴/۴۷۹۴) مجمع الزوائد (۸/۱۳۰)

نقل کیا ہے: تعریض (پوشیدہ کلام) میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔

(۱۶۶) ناپسندیدہ چیز کے بیان کا جائز ہونا

(۳۲۹) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص (عیینہ بن حصین) نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی آواز سن کر ارشاد فرمایا: قبیلہ کا برا شخص ہے، پس جب وہ داخل ہوا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کشادہ روئی کے ساتھ اس سے گفتگو کی اور جب نکل کر چلا گیا تو ارشاد فرمایا: ''اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ یَتَّقِی النَّاسَ فُحْشَہٗ'' بے شک لوگوں میں وہ بدترین شخص ہے جس سے لوگ اس کی فحش گوئی کی وجہ سے بچیں۔

(۱۶۷) ناپسندیدہ چیز کو صاف صاف بیان کر دینا

(۳۳۰) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص ابن اللتبیہ کو (صدقات کی وصولی کے لیے) عامل مقرر فرمایا، پھر جب وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے حساب لیا، اس نے کہا: یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ دیا گیا ہے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اَلَّا جَلَسْتَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْكَ وَاُمِّكَ حَتّٰی تَاْتِیَكَ هَدِیَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا'' کیوں نہیں تو والد یا ماں کے گھر بیٹھا رہا یہاں تک کہ تیرا ہدیہ تیرے پاس آ جاتا۔

(۳۳۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو گالی دے تو اس کے خاندان کو گالی نہ دے نہ اس کے والد کو

---

(۳۲۹) صحیح بخاری (۲۱۳۲۔۶۰۵۴) صحیح مسلم (۲۵۹۱)

(۳۳۰) صحیح بخاری (۹۲۵۔۱۵۰۰۔۲۵۹۷۔۶۶۳۶۔۶۹۷۹۔۷۱۷۴۔۷۱۹۷) صحیح مسلم (۱۸۲۳/ ۲۷۔۲۸)

(۳۳۱) معجم الکبیر (۷/ ۲۵۳/ ۷۰۳۰)

نہ والدہ کو لیکن یوں کہے: اگر اس کو جانتا ہو بے شک تو بخیل ہے، تو بزدل ہے، تو جھوٹا ہے، اگر یہ چیز اس میں جانتا ہو۔

(۱۶۸) تعریف کس طرح کی جائے؟

(۳۳۲) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں مرض انتقال میں حاضر ہوئے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی قوم کو سلام کہو کیونکہ ان جیسے پاک دامن بردبار میں نہیں جانتا۔

(۳۳۳) حضرت عبد الرحمن ابن ابی بکرہ اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص کی تعریف کی۔ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ'' اور افسوس تجھ پر! تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی۔

پھر ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے کی لامحالہ تعریف کرنے والا ہو تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: میں فلاں کو ایسا گمان کرتا ہوں، بالیقین میں کسی کو پاکیزہ نہیں کہہ سکتا۔ (واللہ علیم) ہاں میں ایسا گمان کرتا ہوں اگر اس کا خیال ہو کہ وہ ایسا ہے۔

(۱۶۹) جب کسی قوم سے ڈرے تو کیا پڑھے؟

(۳۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب کسی قوم سے اندیشہ ہوتا تو یہ دعا پڑھتے:

---

(۳۳۲) سنن ترمذی (۵/۱۴۷/۳۹۰۳) مسند ابو یعلیٰ (۳/۱۳/۱۴۲۰، ۶/۱۱۷/۳۳۸۹)

(۳۳۳) صحیح بخاری (۲۰۶۱۔۲۶۶۲۔۶۱۶۲) صحیح مسلم (۳۰۰۰/۶۶) شرح السنۃ (۱۳/۱۴۹/۳۵۷۲) الادب المفرد (۳۳۳)

(۳۳۴) سنن ابوداود (۲/۸۹/۱۵۳۷) مسند احمد (۴/۴۱۴۔۴۱۵) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۱/۸۲۔۸۳/۴۷۶۵)

"اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ"۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم ان کے مقابلے میں تجھے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(۱۷۰) دشمن کو دیکھتے وقت کیا پڑھے؟

(۳۳۵) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے دشمن سے ملاقات کی تو میں نے سنا آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے:

"یَامَالِكَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ اَعْبُدُ وَاِیَّاكَ اَسْتَعِیْنُ"۔

ترجمہ: اے روز جزا کے مالک! میں تیری عبادت کرتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں۔

اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ پچھاڑے جا رہے ہیں اور فرشتے ان کو آگے اور پیچھے سے مار رہے ہیں۔

(۱۷۱) جب کوئی چیز خوفزدہ کرے کیا پڑھے؟

(۳۳۶) حضرت ثوبان بن بجد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی چیز خوف زدہ کرتی تو یہ دعا پڑھتے:

"ھُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا" وہ اللہ میرا ولی ہے اس کے ساتھ میں کسی چیز کو شریک نہیں کرتا۔

---

(۳۳۵) معجم الاوسط (۸/ ۱۲۳، ۸۱۶۳)

(۳۳۶) حلیۃ الاولیاء (۵/ ۲۱۹)

(۱۷۲) جب کسی گڑھے وغیرہ میں گر جائے تو کیا پڑھے؟

(۳۳۷) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تم کو کچھ کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ جب کسی ہلاکت، گڑھے، کنویں وغیرہ میں گر جاؤ تو ان کلمات کو پڑھ لیا کرو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں (لازماً ارشاد ہو) اللہ تعالیٰ ہم کو آپ پر قربان کردے خیر کی کتنی باتیں آپ نے مجھ کو تعلیم فرمائی ہیں۔ فرمایا: جب کسی ہلاکت میں گر جاؤ اس کو پڑھ لیا کرو:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، اور نہ کسی معصیت سے رکنے کی طاقت ہے نہ عبادت کرنے کی طاقت ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر، جو بلند بہت عظمت والا ہے۔

پس اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ جو چاہے بلا کی اقسام ختم کردے گا۔

(۱۷۳) جب کسی چیز سے گھبراہٹ ہو کیا پڑھے؟

(۳۳۸) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی چیز گھبراہٹ میں ڈالتی تو یہ دعا پڑھتے:

"يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ" اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے تمام مخلوق کو قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت سے مدد طلب کرتا ہوں۔

(۱۷۴) جب کوئی چیز غمگین کرے کیا پڑھے؟

(۳۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی چیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۳۳۸) سنن ترمذی (۵/۵۳۹/۳۵۲۴)

کو غمگین کرتی تو آپ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہوئے یہ پڑھتے:

"سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ" اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے عظمت والا ہے۔

(۱۷۵) جب رنج و غم پہنچے تو کیا پڑھے؟

(۳۴۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس شخص کو رنج و غم پہنچے وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے یہ پڑھے:

"اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ فِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ قَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ اَسْئَلُكَ لِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ فِیْ نَفْسِكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَرَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَ ذِهَابَ هَمِّیْ وَغَمِّیْ"۔

ترجمہ: میں تیرا بندہ ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، تیرے ہی قبضہ میں ہوں، میری پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے، میرے اندر تیرا ہی حکم جاری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ نافذ ہے، میں تجھ سے ہر اس نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنا نام اپنی ذات میں رکھا ہے، یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا مخلوق میں کسی کو تعلیم دی ہے، یا علم غیب میں اپنے پاس مخصوص کیا ہے کہ قرآن مجید کو میرے سینے کا نور اور دل کی بہار بنادے اور حزن اور رنج و غم کو مجھ سے لے جانے والا بنادے۔

قوم میں ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! پورے نقصان میں وہ شخص ہے جس کو ان کلمات میں نقصان دیا گیا ہو، ارشاد فرمایا: ہاں! ان کو فوراً پڑھو، دوسروں کو لکھاؤ، پس بے شک جو ان کلمات کو پڑھے گا ان چیزوں کے حصول کے لیے جو ان میں ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور کرے گا اور اس کی خوشی کو لمبا کرے گا۔

(۳۳۹) سنن ترمذی (۵/۴۹۵۔۴۹۶/۳۴۳۶) مسند ابو یعلی (۱۱/۴۲۴/۶۵۴۶)

(۳۴۰) مجمع الزوائد (۱۰/۱۳۶۔۱۳۷)

(۳۴۱) حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔

(۱۷۶) جب کوئی بے قراری یا پریشانی ہو تو کیا پڑھے؟

(۳۴۲) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات مجھ کو تلقین فرمائے اور مجھ کو حکم فرمایا کہ اگر کوئی پریشانی یا بے چینی ہو تو ان کلمات کو پڑھ لیا کرو:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْكَرِيْمُ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ کرم کرنے والا عظمت والا ہے، اللہ تعالیٰ پاک ہے بڑے عرش کا رب ہے، تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

اور حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ہم کو ان کلمات کی تلقین فرمایا کرتے تھے اور بخار والے شخص پر ان کو پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے اور اپنی جوان بیٹیوں کو ان کی تعلیم دیتے تھے۔

(۳۴۳) حضرت عبد الرحمٰن ابن ابو بکرہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل فرمایا ہے: بے چینی کے وقت کے کلمات یہ ہیں:

"اَللّٰهُمَّ بِرَحْمَتِكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، مجھ کو آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی میرے نفس کے حوالہ نہ کر، اور میری تمام حالت کی اصلاح فرما دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

---

(۳۴۲) معرفۃ الصحابۃ (۱/۳۱۷/۳۵۲)

(۳۴۳) مسند ابن ابی شیبہ (۱۰/۱۹۶/۹۲۰۳، ۲۰۵-۲۰۶/۹۲۳۳)

(۳۴۴) حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور رحمت عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ کوئی بے چین آدمی ان کو نہیں پڑھتا مگر اللہ تعالیٰ اس کی بے چینی کو ختم کر دیتا ہے۔ وہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کا کلمہ ہے، اندھیروں میں انہوں نے پکارا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"۔

ترجمہ: کوئی معبود نہیں تیرے سوا، پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔

(۳۴۵) حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ حضور رسول مقبول ﷺ کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص بے چینی کے وقت آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا۔

(۱۷۷) جب کسی بادشاہ وغیرہ کا ڈر ہو تو کیا پڑھے؟

(۳۴۶) حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور سید عالم ﷺ کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تجھ کو کسی بادشاہ وغیرہ کا ڈر ہو تو یہ دعا پڑھ لیا کر:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بردبار کرم والا ہے، وہ پاک ہے سات آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری پناہ عزت والی ہے، اور تیری تعریف بزرگی والی ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۱۷۸) جب کسی بادشاہ یا شیطان یا درندہ کا ڈر ہو تو کیا پڑھے؟

(۳۴۷) حضرت ابان ابن ابی عیاش رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ خلیفہ عبد الملک نے حجاج بن یوسف کو خط لکھا کہ حضرت انس بن مالک

(۳۴۴) سنن ترمذی (۵/۵۲۹/۳۵۰۵) مسند ابو یعلیٰ (۲/۱۱۱/۷۷۲)

رضی اللہ عنہ غلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خیال رکھنا، ان کو اپنے قریب بٹھانا اور ان کا جائزہ (عطیہ انعام) عمدہ کرنا اور ان کا اکرام کرنا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حجاج ابن یوسف کے پاس آیا، پس اس نے ایک دن مجھ سے کہا: اے ابوحمزہ (حضرت ان کی کنیت ہے) میں چاہتا ہوں کہ اپنے گھوڑے تیرے سامنے پیش کروں تا کہ تو مجھ کو بتادے کہ ان کا درجہ ان گھوڑوں کے مقابلہ میں کیا ہے جو گھوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیت میں رہے ہیں، اس نے ان کو میرے سامنے پیش کیا، میں نے کہا کہ ان کے درمیان تو بہت بڑا فرق ہے اس لیے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہے ہیں ان کے لید اور پیشاب اور ان کے چارہ میں بھی اجر تھا۔ حجاج نے کہا: اگر امیر المؤمنین کا خط تیرے بارے میں میرے پاس نہ ہوتا تو میں تیرے اس سر کو مار دیتا جس میں تیری آنکھیں ہیں۔ میں نے کہا: تو اس پر قادر نہیں ہے، اس نے کہا: کیوں قادر نہیں؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ کو ایک دعا سکھائی ہے میں اس کو پڑھتا ہوں اس کے پڑھنے سے میں کسی شیطان یا بادشاہ یا درندہ سے نہیں ڈرتا۔ اس نے کہا: اے ابوحمزہ! اپنے بھتیجے محمد ابن الحجاج کو بھی وہ دعا سکھادے۔ میں نے اس پر انکار کر دیا۔ اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اپنے چچا انس رضی اللہ عنہ کے پاس جا اور اس سے درخواست کر کہ وہ تجھ کو دعا سکھادے۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس جب ان کی وفات کا وقت قریب ہوا مجھ کو طلب فرمایا اور فرمایا: اے ابوحمزہ! تمہارا میری طرف انقطاع ہے تمہاری حرمت واجب ہے اور میں تم کو وہ دعا سکھاتا ہوں جو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سکھائی تھی، پس جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرتا ہو اس کو یہ دعا مت سکھانا یا اسی کے مثل کلمہ فرمایا (دعا یہ ہے):

”اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْ رَبِّيْ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرَ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ دَاءٌ بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اِجْعَلْنِيْ فِيْ عِيَاذِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَّمِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ شَرِّ جَمِيْعِ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ خَلَقْتَهٗ وَاَحْتَرِزُ بِكَ مِنْهُمْ وَاُقَدِّمُ

بَيْنَ يَدَيَّ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَمِنْ خَلْفِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ يَسَارِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمِنْ فَوْقِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے، بسم اللہ میرے نفس اور دین پر، بسم اللہ ہر چیز پر جو مجھ کو میرے رب نے عطا کی ہے، اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو تمام ناموں میں سے بہترین ہے، اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی مرض نقصان نہیں پہنچا سکتا، اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی میں شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں، اور اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، اے اللہ! میں تجھ سے تیری خیر کا سوال کرتا ہوں تیری وہ بھلائی جس کو تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا، تیری پناہ عزیز، تیری تعریف بزرگ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، مجھ کو ہر شر اور شیطان مردود سے اپنی پناہ میں کر دے، اے اللہ! میں تیری حفاظت طلب کرتا ہوں تمام شر والوں کے شر سے جن کو تو نے پیدا کیا، اور ان سب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، (تسمیہ سورۂ اخلاص) کو اپنے آگے کرتا ہوں اور اپنے پیچھے اور اپنے دائیں اور بائیں بھی اس کی مثل اور اپنے اوپر بھی اسی کے مثل۔

(۱۷۹) جب درندوں کا ڈر ہو کیا پڑھے؟

(۳۴۸) حضرت سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی ایسے جنگل میں ہو جہاں درندوں کا ڈر ہو تو یہ پڑھ لیا کر:

"اَعُوْذُ بِدَانِيَالَ وَالْجُبِّ مِنْ شَرِّ الْاَسَدِ" میں حضرت دانیال علیہ السلام اور کنویں کی پناہ میں آتا ہوں شیر کے شر سے۔

(۱۸۰) کوئی کام کسی پر غالب آجائے تو کیا پڑھے؟

(۳۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل فرماتے

(۳۴۹) صحیح مسلم (۴/۲۰۵۲/۲۶۶۴) مسند ابو یعلیٰ (۱۱/۲۳۰/۶۳۴۶) الاحسان فی تقریب صحیح

ہیں: مؤمن قوی، مؤمن ضعیف کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بہتر و افضل اور محبوب ہے اور ہر چیز میں حرص کر جو تجھ کو نفع دے، اور اپنے نفس سے عاجز مت ہو جا۔ پس اگر کوئی کام تجھ پر غالب ہو جائے تو پھر یوں کہہ: ''قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَآءَ صَنَعَ'' اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی مقدر فرمایا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہا کِیا اور ''اگر'' سے بچنا اس لیے کہ ''اگر'' شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱: مؤمن قوی کمزور سے بہتر ہے، اس کے علماء نے چند مطالب بیان کیے ہیں۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

(۱) مؤمن قوی سے مراد یہ ہے: جو مؤمن کثرت عبادت پر قادر ہو وہ بہتر اور زیادہ محبوب ہے کمزور مؤمن سے یعنی جو کثرت عبادت سے عاجز ہو (۲) بعض علماء فرماتے ہیں کہ مؤمن قوی سے مراد ایسا شخص ہے جس کا ایمان مضبوط ہو اور اس کا یقین ایسا پختہ ہو کہ اسباب پر یقین نہ رکھے بلکہ وہ مسبب الاسباب اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہو اور مؤمن ضعیف سے مراد ایسا شخص ہے جو مذکورہ صفات نہ رکھتا ہو کہ اس کے ایمان و ایقان میں کمزوری ہو، وہ مسبب الاسباب کے بجائے اسباب پر نظر رکھتا ہو (۳) علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں پر قوۃ سے مراد مؤمن کا امور اخرت پر یقین رکھنا ہے، ایسا شخص غزوہ اور جہاد میں کثرت سے حصہ لیتا ہے (۴) بعض علماء نے فرمایا: مؤمن قوی سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کے اختلاط اور میل جول پر صابر ہو اور ان کی اذیتوں کو برداشت کرتا ہو۔

فائدہ نمبر ۲: ''اگر مگر'' شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔ علامہ شاطبی فرماتے ہیں کہ انسان پیش آمدہ چیز پر اس طرح کہا کرے: اگر میں اس طرح کرتا تو یوں ہوتا، اس طرح کہنا دلوں میں پریشانی پیدا کرتا ہے، اس لیے اس طرح کہا کرو: ''قَدَّرَ اللّٰہُ مَا شَآءَ وَفَعَلَ'' کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں اس طرح لکھا تھا اور تقدیر کے موافق واقع ہوا اور جو میرے حق میں بہتر تھا اللہ تعالیٰ نے کیا۔

ابن حبان (۱۳/۲۹/ ۵۷۲۲)

(۳۵۰) حضرت سیدنا عوف ابن مالک رضی اللہ عنہ حدیث شریف بیان فرماتے ہیں کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔ جس کے خلاف فیصلہ کیا گیا تھا جب وہ واپس لوٹا تو کہنے لگا: ''حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ'' اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کارساز ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو میرے پاس واپس لاؤ، جب وہ واپس آ گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تو نے کیا کہا؟ اس نے کہا: میں نے ''حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ'' کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عاجز ہونے پر ملامت کرتا ہے لیکن ہوشیاری کو لازم پکڑو، اس کے باوجود اگر کوئی امر غالب ہو جائے تو کہو: ''حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ''۔

فائدہ: ''حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ'' یا جمع کے صیغہ کے ساتھ ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' اس کلمہ کی حدیث مبارک میں بڑی فضیلت و اہمیت کا بیان کیا گیا ہے، چنانچہ امام بخاری نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس سے اور محدث مصنف عبد الرزاق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو آپ کا اس وقت آخری کلمہ ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' تھا۔ اور ابن مردویہ نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شدت میں مبتلا ہو جاؤ تو ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' پڑھو اور غزوہ حمراء الاسد کے مجاہدین کی قرآن مجید میں جو مدح آئی ہے وہ یہ ہے: ''اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ﴿۱۷۳﴾'' (آل عمران: ۱۷۳) وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لیے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے: اللہ ہم کو بس ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے ﴿۱۷۳﴾

(۳۵۰) سنن ابوداود (۳/ ۳۱۳/ ۳۶۲۷) مسند احمد (۶/ ۲۴۔ ۲۵) معجم الکبیر (۱۸/ ۶۳/ ۱۳۹) سنن الکبریٰ للبیہقی (۱۰/ ۱۸۱) شعب الایمان (۲/ ۸۱/ ۱۲۱۳)

(۱۸۱)روزی کی تنگی کی دعا

(۳۵۱) حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل فرماتے ہیں: تم میں سے جب کسی ایک پر معیشت کا معاملہ دشوار ہو جائے تو اسے گھر سے نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھنے سے کیا مانع ہے (یعنی جب گھر سے نکلے لازماً اس دعا کو پڑھے) دعا یہ ہے:

''بِسْمِ اللهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قُدِّرَلِيْ حَتّٰى لَا اُحِبُّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ''۔

ترجمہ: اللہ کا نام میری جان و مال و دین پر، اے اللہ! مجھ کو اپنے فیصلہ پر راضی کر دے، اور میرے لیے جو مقدر کر دیا گیا ہے اس میں میرے لیے برکت فرما، یہاں تک کہ جو تو نے مؤخر کر دیا اس کی جلدی کو اور جو تو نے جلدی دے دیا اس کی تاخیر کو پسند نہ کروں۔

(۱۸۲)جب کوئی کام دشوار ہو جائے تو کیا پڑھے؟

(۳۵۲) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی منقول ہے: ''اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزَنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا'' اے اللہ! نہیں ہے آسان مگر وہ کام جس کو تو نے آسان بنا دیا، تو چاہے تو مشکل کو آسان بنا دیتا ہے۔

(۱۸۳)جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو کیا پڑھے؟

(۳۵۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد منقول ہے: چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھے ہر مصیبت میں حتی کہ اپنے

(۳۵۲) الترغیب والترھیب للاصبھانی (۲/۱۴۷/۱۳۰۲) مطبوعہ دار الحدیث

(۳۵۳) شعب الایمان (۷/۱۱۷/۹۶۹۳) مشکوۃ المصابیح (۱/۵۵۱/۱۷۶۰)

جوتے کا تسمہ کے ٹوٹنے میں بھی اس لیے کہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ہے۔

(۳۵۴) حضرت ادریس الخولانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم چلے جار ہے تھے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تسمہ ٹوٹ گیا: آپ نے اس پر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" پڑھا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ بھی مصیبت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں ہر وہ چیز جو مؤمن کو ناگوار گزرے وہ مصیبت ہے۔

(۳۵۵) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد منقول ہے: چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی تمام حاجات کا اپنے رب سے سوال کرے حتیٰ کہ جوتے کے تسمہ کا بھی جب وہ ٹوٹ جائے۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾" مطلب یہ ہے کہ حقیقی حاجت روا مشکل کشاء اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہی اہلِ سنت و جماعت کا عقیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طاقت سے نیک بندے اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حاجتیں پوری کرتے ہیں جس طرح خصائص کبریٰ میں ہے۔

(۳۵۶) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہر شی کا اللہ ہی سے سوال کرو، حتیٰ کہ تسمہ کا بھی، بے شک اگر اللہ تعالیٰ اس کو آسان نہ فرمائے تو وہ بھی آسان نہ ہو۔

(۱۸۴) نعمت الٰہی کے یاد کرنے پر کیا پڑھے؟

(۳۵۷) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد منقول ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہو وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" پڑھے مگر جو اس سے لیا جائے گا اس سے بہتر اس کو دے دیا جائے گا۔

---

(۳۵۵) مسند ابو یعلیٰ (۶/۱۳۰/۳۴۰۳) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۳/۱۴۸/۸۶۶۔ ۱۷۷/۸۹۴۔۸۹۵) معجم الاوسط (۵/۳۷۳/۵۵۹۵)

(۳۵۶) مسند ابو یعلیٰ (۸/۴۴۔۴۵/۴۵۶۰)

(۳۵۷) سنن ابن ماجہ (۲/۱۲۵۰/۳۸۰۵) معجم الاوسط (۲/۹۳/۱۳۵۷) شعب الایمان (۴/۹۸/ ۴۴۰۳)

(۱۸۵) دفع آفات کے لیے کیا پڑھے؟

(۳۵۸) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کسی بندے پر اس کے اہل، مال، اولاد کے اندر کوئی انعام فرمائے اور وہ اس پر ''مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کہے تو وہ اس میں موت کے سوا کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔

(۱۸۶) جب کوئی مغفرت کی دعا دے تو کیا کہے؟

(۳۵۹) حضرت سیدنا عاصم حضرت عبداللہ ابن سرجس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھانا بھی کھایا کھانا کھا کر میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: اور اللہ تیری بھی مغفرت کرے۔ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استغفار فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اور فرمایا کہ اس میں کون سی تعجب کی بات ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو تمہارے لیے بھی استغفار فرمائی ہے، پھر بطور استشہاد یہ آیت تلاوت کی:

''وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ''۔ (محمد:۱۹)

ترجمہ: اور اپنے لیے بھی استغفار کیجئے اور تمام مؤمن مردوں اور مؤمنہ عورتوں کے لیے بھی استغفار کیجئے۔

فائدہ: حضرت سیدنا علامہ فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب عصمت انبیاء سے چند دلائل ذکر کئے جاتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام معصوم عن الخطاء ہیں۔ اس پر اہلِ سنت وجماعت کے بے شمار دلائل موجود ہیں:

---

(۳۵۸) شعب الایمان (۴/ ۱۲۴/ ۴۵۲۵) معجم الاوسط (۴/ ۳۰۱/ ۴۲۶۱، ۶/ ۱۲۶/ ۵۹۹۵)

(۳۵۹) صحیح مسلم (۴/ ۱۸۲۳۔ ۱۸۲۴/ ۲۳۴۶) مسند ابو یعلیٰ (۳/ ۱۳۱۔ ۱۳۲/ ۱۵۶۳)

پہلی دلیل: اگر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فسق صادر ہوتو یا تو ہمیں اس فسق میں ان کی پیروی کا حکم ہوگا اور یہ ناجائز ہے یا آپ کی اتباع کا حکم نہ ہوگا یہ بھی باطل ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادگرامی ہے: ''قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ'' (آل عمران:۳۱) اے محبوب! تم فرمادو: لوگو اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہوتو میری فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا تمہارے گناہوں کوبخش دے گا۔

جب یہ دو باطل قسمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فسق سرزد ہونے کی صورت میں جنم لیتی ہیں توآپ سے فسق سرزد ہونا ہی محال ہے۔

دوسری دلیل: اگر انبیاء علیہم سے گناہ صادر ہوں تو پھر انہیں تنبیہ کرنا ضروری ہوتا اس لیے کہ دلائل نیکیوں کے حکم کرنے اور برائیوں سے روکنے کے وجود پر دلالت کرتے ہیں جبکہ انبیاء علیہم السلام کوزجروتوبیخ کرنا حرام ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ''۔

(الاحزاب:۵۷)

ترجمہ: جواللہ اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کوایذادیتے ہیں ان پراللہ کی لعنت ہے دنیا وآخرت میں۔

تیسری دلیل: اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے حق میں ارشاد فرمایا ہے: ''اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ'' (البقرہ:۱۲۴) بے شک میں تجھ کولوگوں کا پیشوا بنادوں گا اور پیشواوہی ہوتا ہے جس کی اقتداء کی جاتی ہے۔پس اگر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے نافرمانی سرزد ہوجاتی تولوگوں کا اس گناہ میں بھی اقتداء کرناواجب ہوجاتا ہے۔

چوتھی دلیل: اگر انبیاء علیہم السلام سے گناہ صادر ہوں تو پھر امت کے تمام گنہگاروں کی بہ نسبت انبیاء علیہم السلام دنیا میں مذمت اور آخرت میں عذاب کے زیادہ مستحق ہوں گے اور یہ باطل ہے،لہٰذا ان سے گناہ کا صدور بھی باطل ہے۔

(۱۸۷) جب گناہ ہو جائے کیا کہے؟

(۳۶۰) حضرت سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نفع مند چیز کے بارے میں سنتا تھا اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع پہنچانا چاہتا تو نفع پہنچاتا تھا (یعنی اس پر عمل کرتا تھا) اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث مبارک بیان فرمائی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سچ ہی بیان فرمایا: نہیں ہے کوئی بندہ کہ وہ گناہ کرے، پھر وضو کرے اور دو رکعت (صلوٰۃ التوبہ) پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے، بطور استشہاد یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ''وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴿۱۱۰﴾'' (النساء:۱۱۰) اور جو کوئی شخص برا عمل کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت کرنے والا بڑی رحمت والا پائے گا۔

(۱۸۸) جب گناہ کے بعد گناہ ہو جائے تو کیا کرے؟

(۳۶۱) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث قدسی نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب میرا کوئی بندہ گناہ کرتا ہے اس کے بعد کہتا ہے: اے میرے رب! میرے گناہ کو بخش دے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا پھر اس نے جان لیا کہ میرا رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے، پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا اور پھر اس کے بعد کہا: اے میرے رب! گناہ کو بخش دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا، پھر اس نے جان

---

(۳۶۰) سنن ترمذی (۲/۲۵۷۔۲۵۸/۴۰۶، ۵/۲۲۸/۳۰۰۶) سنن ابو داود (۲/۸۶/۱۵۲۱) مسند ابو یعلیٰ (۱/۲۴۔۲۵/۱۳۔۱۴) شعب الایمان (۵/۴۰۱/۷۰۷۷)

(۳۶۱) صحیح بخاری (۷۵۰۷) صحیح مسلم (۴/۲۱۱۲/۲۷۵۸/۲۹) مسند ابو یعلیٰ (۱۱/۴۰۸۔۴۰۹/ ۶۵۳۴)

لیا کہ اس کا رب ہے جو گناہ کو معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر پکڑ بھی فرماتا ہے، جو چاہے کرے میں نے اس کو بخش دیا۔

فائدہ: اس حدیث سے رحمت الٰہی کا اندازہ کریں اور کسی حالت میں ''لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ'' کے مطابق اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے قطعاً یہ مطلب نہیں کہ بندہ اور گناہوں پر دلیر ہو جائے اسی لیے شریعت محمدی میں اللہ تعالیٰ نے توبہ رکھی ہے۔

فرق: قرآن کے دلیل و حجت ہونے میں کسی فرقے کا اختلاف نہیں لیکن حدیث کی حجت میں مدعیان اسلام کا اختلاف ہے۔

فائدہ: حدیث قدسی اور قرآن مجید میں ارشادات دونوں منجانب اللہ ہوتے ہیں لیکن درحقیقت حدیث قدسی اور قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے میں چند طرح علماء نے فرق بیان کئے ہیں:

حدیث قدسی اسے کہا جاتا ہے جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الہام یا خواب کے ذریعے دی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے الفاظ میں بیان کیا ہو اور قرآن ایک ایسی سنت ہے جو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی ہو اور جس کو صحیفوں میں لکھا جائے اور ہم تک وہ نقل متواتر کے ساتھ پہنچے (۲) قرآن ایک کتاب میں مدون اور ثابت ہے جبکہ حدیث قدسی کے لیے ایسا نہیں کیا گیا (۳) قرآن کے الفاظ اور الفاظ منزل من اللہ ہیں لیکن حدیث قدسی کے معانی تو بالاتفاق منزل من اللہ ہیں معانی میں اتفاق نہیں (۴) قرآن کا تعلق وحی متلو سے ہے حدیث قدسی کا تعلق وحی غیر متلو سے ہے۔

(۱۸۹) گناہوں سے استغفار

(۳۶۲) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل

(۳۶۲) سنن ترمذی (۵/۵۵۸/۳۵۵۹) سنن ابوداود (۲/۸۴، ۱۵۱۴) مسند ابویعلیٰ (۱/۱۲۴/ ۱۳۷) شعب الایمان (۱/۴۳۹/۶۴۲، ۵/۴۰۹/۷۰۹۹)

کرتے ہیں: ''مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً'' اس شخص نے نقصان نہیں کیا جس نے گناہ کی معافی مانگی اگرچہ دن میں اس نے ستر مرتبہ گناہ کیا۔

فائدہ: ''وما اضر'' بھی اور ''ما اصر'' بھی پڑھا جا سکتا ہے، بصورت اول مطلب یہ ہوگا کہ گناہ کے بعد پختہ توبہ کرتا ہے کہ آئندہ ہرگز اس گناہ کو نہیں کروں گا، پھر بشری تقاضے سے مغلوب ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے گناہ صادر ہو جاتا ہے، پھر پختہ توبہ کرتا ہے یہی صورت اگر دن بھر میں ستر مرتبہ پیش آئے تو اس کا کوئی نقصان نہیں ہے اور بصورت ثانی حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ گناہ پر استغفار کرنے والا گناہ پر اصرار کرنے والا نہیں اگرچہ دن میں ستر مرتبہ بھی اس کی نوبت آئے لیکن یہ اسی وقت ہوگا جبکہ توبہ حقیقی ہو محض زبانی کلامی نہ ہو۔

(۱۹۰) جو زبان کی تیزی میں مبتلا ہے کیا پڑھے؟

(۳۶۳) حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو استغفار سے کہاں بے خبر ہے اور بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(۱۹۱) استغفار کی کثرت وزیادتی کا بیان

(۳۶۴) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ'' اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں، کہتے ہوئے کسی شخص کو نہیں سنا۔

(۱۹۲) استغفار کا ثواب

(۳۶۵) حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک

ارشاد منقول ہے: جو شخص استغفار کی کثرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے کشادگی اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عنایت فرماتا ہے کہ وہ جہاں سے گمان بھی نہیں کرتا۔

(۱۹۳) ایک دن میں استغفار کی تعداد

(۳۶۶) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ہر دن میں سو مرتبہ۔

(۱۹۴) ہر دن ستر مرتبہ استغفار کرنے کا ثواب

(۳۶۷) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد منقول ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ہر دن ستر مرتبہ استغفار کرے اس دن وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ہر رات ستر مرتبہ استغفار کرے اس رات وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔

(۱۹۵) ایک دن میں ستر مرتبہ استغفار کرنا

(۳۶۸) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد منقول ہے: ''اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّةً'' میں ہر دن میں اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ

(۳۶۵) سنن ابو داود (۲/ ۸۵/ ۱۵۱۸) سنن ابن ماجہ (۲/ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵/ ۳۸۱۹) مسند احمد (۱/ ۲۴۸) معجم الکبیر (۱۰/ ۲۸۲/ ۱۰۶۶۵)

(۳۶۶) مسند احمد (۲/ ۴۵۰) سنن ابن ماجہ (۲/ ۱۲۵۴/ ۳۸۱۵) معجم الاوسط (۳/ ۲۱۵/ ۲۹۵۴) مجمع الزوائد (۱۰/ ۲۰۸)

(۳۶۸) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۱/ ۱۰۱/ ۶۳۰۷) سنن ترمذی (۵/ ۳۸۳/ ۳۲۵۹) مسند احمد

استغفار کرتا ہوں۔

فائدہ: (۱) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استغفار کرنا گناہوں کی مغفرت کے لیے نہیں تھا بلکہ محض تعلیم امت کے لیے۔ نیز ایک روایت میں ستر ایک میں سو کا ذکر ہے۔ ارشاد میں تعارض نہیں محض کثرت تعداد مراد ہے (۲) یا آپ ابتداءً ستر مرتبہ پڑھتے تھے، پھر بعد میں بڑھا کر سو مرتبہ کر دیا (۳) یا آپ اکثر سو مرتبہ پڑھتے اور کبھی امت کی آسانی کے لیے ستر مرتبہ بھی پڑھا کرتے تھے۔ (واللہ ورسولہ اعلم بالصواب)

(۱۹۶) تین مرتبہ استغفار کرنا

(۳۶۹) حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین مرتبہ دعا کرنا اور تین بار استغفار کرنا پسند تھا۔

یعنی دعا یا استغفار کے کلمہ کو تین تین مرتبہ لوٹانا محبوب تھا۔

(۱۹۷) استغفار کس وقت مستحب ہے؟

(۳۷۰) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا کو قبول کروں، کون ہے جو مجھے استغفار کرے میں اس کی مغفرت کروں، طلوع فجر تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

(۲/۲۸۲) شعب الایمان (۱/۴۳۷۔۴۳۸/۶۳۸) الدر المنثور (۷/۴۹۵) شرح السنۃ (۵/۶۹/۱۲۸۵) شعب الایمان (۱/۴۳۸/۶۳۹)

(۳۶۹) سنن ابو داود (۲/۸۶۔۸۷/۱۵۲۴) مسند احمد (۱/۳۹۴۔۳۹۷) مسند ابو یعلیٰ (۹/۱۸۴/۵۲۷۷) معجم الکبیر (۱۰/۱۵۹۔۱۶۰/۱۰۳۱۷)

(۳۷۰) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۳/۲۹/۱۱۴۵، ۱۱/۱۲۸۔۱۲۹/۶۳۲۱، ۱۳/۱۶۴/۷۴۹۴) صحیح مسلم (۱/۵۲۱/۷۵۸) سنن ابن ماجہ (۱/۴۳۵/۱۳۶۶) مسند احمد (۲/۲۶۴)

فائدہ: آسمانِ دنیا کی طرف نزول کا مطلب محدثین نے یہ بیان کیا کہ اس کی خاص تجلی کا نزول ہوتا ہے یا اس کی رحمت خاص کا نزول مراد ہے۔

(۱۹۸) استغفار کی کیفیت

(۳۷۱) حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک ایک مجلس میں کچھ ارشاد فرمانے سے پہلے یہ کہا کرتے تھے:

''رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ''۔

ترجمہ: اے پروردگار! مجھ کو بخش دے اور مجھ سے توبہ قبول فرمالے بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

(۳۷۲) حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں کس طرح استغفار کروں؟ ارشاد فرمایا:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ''۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

(۱۹۹) سیّد الاستغفار

(۳۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل فرماتے ہیں:

''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَعَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی ہمارا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا، اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدہ پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں،

(۳۷۱) سنن ترمذی (۵/۹۴-۴۹۵/۳۴۳۴) سنن ابن ماجہ (۲/۱۲۵۳/۳۸۱۴)

اپنے کئے ہوئے گناہوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور جو تیرا مجھ پر انعام ہے اس کا اعتراف کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس مجھ کو معاف فرما، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔

(۲۰۰) جمعۃ المبارک کے دن استغفار

(۳۷۴) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جو بندہ اس کو پا کر اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہے تو اس کی بخشش کر دی جاتی ہے: پھر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے تھوڑا ہونے کو اپنے دست مبارک سے بیان فرمانے لگے۔

(۲۰۱) جمعۃ المبارک کو جب مسجد میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

(۳۷۵) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز جب مسجد میں داخل ہوتے تو مسجد کے دروازہ کی دونوں جانبوں کو پکڑ کر یہ دعا پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَوْجَہَ مَنْ تَوَجَّہَ اِلَیْكَ وَاَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیْكَ وَاَفْضَلَ مَنْ سَأَلَكَ وَرَغِبَ اِلَیْكَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! جو تیری طرف متوجہ ہوں ان سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا مجھ کو بنا دے، اور جو تیرا قرب حاصل کریں ان سب سے زیادہ قرب حاصل کرنے والا مجھ کو بنا دے، اور جو تجھ سے سوال کریں اور تیری طرف رغبت کریں ان سب سے افضل مجھ کو بنا دے۔

---

(۳۷۴) صحیح بخاری (۹۳۵) صحیح مسلم (۸۵۲)۔

(۲۰۲) جمعہ کی نماز کے بعد کیا پڑھے؟

(۳۷۶) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتی ہیں: ''مَنْ قَرَءَ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعَاذَہُ اللہُ مِنَ السُّوْٓءِ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی'' جوشخص نماز جمعۃ المبارک کے بعد قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو دوسرا جمعہ آنے تک ہر برائی سے محفوظ رکھے گا۔

(۳۷۷) حضرت سیدنا عمرو بن قیس الملائی رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ جو شخص بدھ، جمعرات، جمعہ کا روزہ رکھے پھر مسلمانوں کے ساتھ نماز جمعہ میں شرکت کرے، امام کے ساتھ سلام پھیرے پھر نماز کے بعد سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد دس مرتبہ پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْاَعْلٰی اَلْاَعْلٰی اَلْاَعْلٰی اَلْاَعَزِّ اَلْاَعَزِّ اَلْاَعَزِّ اَلْاَکْرَمِ اَلْاَکْرَمِ اَلْاَکْرَمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ الْعَظِیْمُ الْاَعْظَمُ''۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھے تیرے اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو بہت بلند، بہت بلند، بہت بلند، بہت عزت والا، بہت عزت والا، بہت کرم والا، بہت کرم والا، بہت کرم والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بزرگ، بہت بزرگ عظمت والا اور سب سے بڑا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو بھی سوال کرے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا خواہ وہ دنیا کی ضرورت ہو خواہ آخرت کی لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

(۳۷۸) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مروی ہے: جو شخص نماز جمعہ کے بعد ''سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ'' اللہ تعالیٰ پاک ہے اور عظمت والا ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔

پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے ایک ہزار گناہ اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف

فرما دیتا ہے۔

(۲۰۳) اچھی اور بری چیز دیکھے تو کیا پڑھے؟

(۳۷۹) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو ارشاد فرماتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ" اللہ تعالیٰ کا اس نعمت پر شکر ہے جس کے فضل سے نیک کام پورے ہوتے ہیں، اور جب ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" ہر حال میں اللہ ہی کے لیے حمد ہے۔

(۲۰۴) جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت درود کا حکم

(۳۸۰) حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو۔

(۲۰۵) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر جمیل کے وقت درود شریف پڑھنا

(۳۸۱) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک منقول ہے: جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اسے چاہیے مجھ پر درود شریف پڑھے بے شک جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دس مرتبہ

---

(۳۷۹) سنن ابن ماجہ (۲/۱۲۵۰/۳۸۵۳) شعب الایمان (۴/۹۱/۴۳۷۴) معجم الاوسط (۶/۳۷۵۔ ۳۷۶/۶۶۶۳، ۷/۱۰۹/۶۹۹۹)

(۳۸۰) شعب الایمان (۳/۱۱۰۔۱۱۱/۳۰۳۳)

(۳۸۱) مسند ابو یعلیٰ (۷/۷۵/۴۰۰۲) معجم الاوسط (۳/۱۵۳۔۱۵۴/۲۷۶۷) حلیۃ الاولیاء (۴/۳۴۷)

رحمت نازل فرماتا ہے۔

(۲۰۶) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

(۳۸۲) حضرت سیدنا جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا پس بے شک وہ بد بخت ہے۔

(۳۸۳) حضرت سیدنا امام حسین ابن علی رضی اللہ عنہما سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد منقول ہے: بے شک وہ شخص پورا پورا بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(۲۰۷) درود ابراہیمی

(۳۸۴) حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر سلام ہو، یہ تو ہم نے پہچان لیا پس آپ پر درود پڑھنے کا طریقہ کیا ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح پڑھو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"۔

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج اپنے خاص بندے اور رسول مکرم پر جس طرح تو نے

---

(۳۸۲) معجم الاوسط (۴/ ۱۶۴/ ۳۸۷۱)

(۳۸۳) مسند ابو یعلی (۱۲/ ۱۴۷/ ۶۷۷۶)

(۳۸۴) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۸/ ۵۳۲/ ۴۷۹۸، ۱۱/ ۵۲۱/ ۶۳۵۸)

درود بھیجا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر اور برکت نازل فرما حضور پر اور آپ کی آل پاک پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو تعریف کیا ہوا اور نہایت بزرگی والا ہے۔

(۳۸۵) حضرت سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں، سرکار نے ارشاد فرمایا: اس طرح پڑھا کرو:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ''۔

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور ان کی اولاد پر جیسا کہ تو نے برکت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو قابل تعریف نہایت بزرگی والا ہے۔

(۲۰۸) بھائی کہہ کر خطاب کرنا

(۳۸۶) حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عمرہ کے لیے اجازت طلب کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لَا تَنْسَنَا یَا اَخِیْ فِیْ دُعَآئِكَ'' اے بھائی! اپنی دعا میں ہم کو نہ بھلانا۔

(۲۰۹) رؤساء کو سردار کہہ کر خطاب کرنا

(۳۸۷) حضرت سیدنا سہل ابن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سیلاب کے پاس

---

(۳۸۵) صحیح بخاری (۶/۴۰۸/۳۳۶۹، ۱۱/۱۶۹/۶۳۶۰) صحیح مسلم (۱/۳۰۶/۴۰۷)
(۳۸۶) سنن ابوداود (۲/۸۰/۱۴۹۸)
(۳۸۷) مسند احمد (۳/۴۸۶) سنن ابو داود (۴/۱۱/۳۸۸۸) شرح معانی الآثار (۴/۳۲۹) معجم الکبیر (۶/۹۳/۵۶۱۵)

سے گزرے، ہم جا کر اس میں غسل کرنے لگے، پس میں اس سے بخار زدہ ہونے کی حالت میں نکلا۔ اس کی شکایت حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کی گئی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مُرُوْا اَبَاثَابِتٍ فَلْيَتَعَوَّذْ'' ابوثابت کو حکم دو کہ وہ اعوذ باللہ الخ پڑھیں۔

میں نے کہا: ''یَا سَیِّدِیْ وَصَالِحَةِ الرَّقٰی'' اے میرے سردار! کن بیماریوں کے لیے جھاڑ پھونک کی جا سکتی ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لَارُقٰی اِلَّامِنْ ثَلَاثٍ الْحُمّٰی وَالنَّفْسِ وَاللَّدْغَةِ'' دم نہیں ہے مگر تین چیزوں سے: بخار سے اور نظر لگ جانے سے اور زہریلے جانور کے ڈس لینے سے۔

(۲۱۰) تکبر کے طور پر سردار کہنے کی ممانعت

(۳۸۸) حضرت سیدنا مطرف اپنے والد رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ قریش کے سردار ہیں تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اَلسَّیِّدُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ'' سیّد تو صرف اللہ بزرگ و برتر ہے۔

(۲۱۱) کسی کی طرف سردار کی نسبت کرنے کی اجازت

(۳۸۹) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اولاد آدم میں ہر شخص سردار ہے، پس وہ اپنی اہل (بیوی) کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر کی سردار ہے۔

(۲۱۲) بچوں کو بیٹا کہہ کر خطاب کرنا

(۳۹۰) حضرت سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز پڑھ رہے

---

(۳۹۰) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۵/ ۴۱۸/ ۶۹۶۴) معجم الکبیر (۳/ ۳۴/ ۲۵۹۱) سنن

تھے اور حضرت حسن ابن علی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سجدہ کرنے کے وقت کود کر آپ کی گردن اور پشت مبارک پر بیٹھ جاتے تو سرکار نرمی کے ساتھ ان کو اٹھا دیتے۔ کئی دفعہ ایسا ہی فرمایا، جب نماز سے فارغ ہوئے ان کو اپنے ساتھ چمٹایا اور بوسہ دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ نے اس بچہ کے ساتھ ایسا کام کیا جو کسی کے ساتھ کرتے ہوئے آپ کو ہم نے نہیں دیکھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا سے یہ میری خوشبو ہے اور بے شک یہ میرا بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

فائدہ: (۱) پشت مبارک سے نواسہ کو ہٹانا معمولی اشارے سے ہوتا تھا اس لیے یہ عمل قلیل ہونے کی وجہ سے مفسد نماز نہیں ہوگا (۲) یا اس عمل کی نماز میں پہلے اجازت تھی بعد میں حکم منسوخ ہوگیا (۳) یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اختیار اور خاصہ ہوگا۔

اور غیب دان آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیش گوئی کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائی کہ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت امیر معاویہ کی دونوں جماعتوں اور لشکروں میں جو طویل زمانے سے اختلاف چلا آرہا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسن کے ذریعے ان دونوں لشکروں میں صلح کرادی۔

(۲۱۴) غلام اپنے آقا کو کس طرح خطاب کرے

(۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک منقول ہے:

تم میں کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور میری بندی نہ کہے اور نہ غلام اپنے آقا کو میرا رب اور میری ربہ کہے لیکن آقا اپنے غلام کو میرا خادم اور میری خادمہ اور غلام اپنے آقا کو میرا سردار اور میری سیّدہ کہے، پس بے شک تم سب مملوک ہو اور پالنے والا تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

الکبریٰ للبیہقی (۸/۱۷۳) دلائل النبوۃ للبیہقی (۶/۴۴۳)

(۳۹۱) سنن ابوداود (۴/۲۹۴/۴۹۷۵) شعب الایمان (۴/۳۱۲/۵۲۱۹) مصنف عبدالرزاق (۱۱/۴۵/۱۹۸۶۸)

(۲۱۴) کن لوگوں کو سردار کہہ کر خطاب کرنا جائز نہیں؟

(۳۹۲) حضرت سیدنا عبداللہ ابن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد نقل کرتے ہیں کہ منافق کو ہمارا سردار نہ کہو اس لیے کہ وہ منافق اگر تمہارا سردار یا تم نے اس کو اپنا سردار بنالیا ہے) تو تم نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا۔

(۲۱۵) کنیت کے غلبہ کی بناء پر خطاب کرنا

(۳۹۳) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس آیت: "مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ" (جو شخص برائی کرے گا اس کو سزا دی جائے گی) کے بعد کامیابی کس طرح ہوسکتی ہے، جو گناہ بھی کرے گا اس کو یہ مکمل سزا دی جائے گی (گناہ تو بہت ہیں پھر نجات کس طرح ہوسکتی ہے) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے اے ابو بکر! کیا تم بیمار نہیں ہوتے کیا تم کو تکلیف نہیں ہوتی، کیا تم کو مصیبت نہیں پہنچتی، پس ان سب چیزوں پر بھی تم کو بدلہ دیا جائے گا۔

(۲۱۶) نام کی تصغیر کی اجازت

(۳۹۴) حضرت سیدنا مقدام ابن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو کامیاب ہو گیا اے مقدام: اگر اس حال میں تجھ کو موت آئی کہ نہ تو امیر بنا نہ کاتب نہ عریف (قوم کا چودھری)۔

---

(۳۹۲) مسند احمد (۵/۳۴۶۔۳۴۷) سنن ابو داود (۴/۲۹۵/۴۹۷۷) شرح مشکل الآثار (۱۵/۲۴۷/۵۹۸۷) شعب الایمان (۴/۲۲۹۔۲۳۰/۴۸۸۳)

(۳۹۳) مسند ابو یعلیٰ (۱/۸۹/۱۰۰) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۷/۱۸۹/۲۹۲۶) شعب الایمان (۷/۱۵۱/۹۸۰۵)

(۳۹۴) سنن ابو داود (۳/۱۳۱/۲۹۳۳) مسند احمد (۴/۱۳۳) تاریخ دمشق (۱۷/۸۰/۱)

فائدہ: امیر، کاتب، عریف وغیرہ بننے کی صورت میں اکثر و بیشتر حق تلفی کا اندیشہ ہے۔ اس کے بغیر اندیشہ نہیں اس لیے جہاں تک ممکن ہو ان چیزوں سے اجتناب کیا جائے یعنی یہ چیزیں ذاتی طور پر تو عمدہ لگتی ہیں لیکن ان میں برائی غیر کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

(۲۱۷) نام بدل کر پکارنے پر وعید

(۳۹۵) حضرت سیدنا عمیر ابن سعد رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد عالی نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کو اس کا نام بدل کر پکارے اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

فائدہ: اس سے مراد نام بگاڑ کر پکارنا ہے جس سے اگلے شخص کو تکلیف پہنچے۔

(۲۱۸) والد کو نام لے کر پکارنے کی ممانعت

(۳۹۶۔۳۹۷) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو دیکھا، اس کے ساتھ ایک لڑکا ہے، حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس لڑکے سے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اس نے جواب عرض کیا: میرا والد ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: (۱) اس کے آگے مت چلنا (۲) اس کو برا نہ کہنا (۳) اس کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھنا (۴) اس کا نام لے کر مت پکارنا۔

(۲۱۹) القاب کی کراہیت

(۳۹۸) حضرت سیدنا ضحاک ابن ابی جبیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے زمانہ جاہلیت میں کچھ القاب تھے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو اس کے لقب کے ساتھ

(۳۹۶۔۳۹۷) معجم الاوسط (۴/۲۶۷/۴۱۵۹) مجمع الزوائد (۸/۱۴۷)

(۳۹۸) مسند ابو یعلیٰ (۱۲/۲۵۲۔۲۵۳/ ۶۸۵۳) شعب الایمان (۵/۳۰۷۔۳۰۸/۶۷۴۶)
سنن ابو داود (۴/۲۹۰۔۲۹۱/۴۹۶۲)

پکارا۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ شخص اس لقب کو ناپسند کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ'' (الحجرات:۱۱) برے القاب کے ساتھ نہ پکارو۔

(۲۲۰) جائز القاب

(۳۹۹) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں ایک شخص کو قتل کر دیا گیا، پس قاتل کو مقتول کے والی کے حوالہ کر دیا گیا، قاتل نے عرض کیا: واللہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اس کے قتل کا ارادہ نہیں کیا، سرکار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولی مقتول سے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اگر یہ شخص سچا ہے پھر تو اس کو قتل کرے گا تو دوزخ میں داخل ہوگا۔

پس اس نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کے کندھے کجاوے کی رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ وہ شخص اسی رسی کو گھسیٹتے ہوئے نکلا، پس اس کا نام ہی دانستہ (کجاوہ کی رسی والا) رکھ دیا گیا۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا ایسے القاب جس سے ناگواری نہ ہو جائز ہیں کیونکہ اس شخص نے سکوت کیا۔

(۲۲۱) جس کے نام کو نہ پہچانتا ہو اس کو کس طرح پکارا جائے؟

(۴۰۰) حضرت سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مبارکہ میں رہا ہوں اور حضرت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی کا نام محفوظ نہیں ہوتا تھا اے عبداللہ کے بیٹے کہہ کر پکارتے تھے۔

---

(۳۹۹) سنن ترمذی (۴/۲۲/۱۴۰۷) سنن ابوداود (۴/۱۶۹/۴۴۹۸) شرح مشکل الآثار (۲/۲۰۲/۹۴۴)

(۴۰۰) معجم الاوسط (۳/۷۳/۳۴۳۶) مجمع الزوائد (۸/۵۶)

(۲۲۲) کسی کو اس کے لباس کے ساتھ نام رکھ کر پکارنا

(۴۰۱) حضرت سیدنا عصمۃ ابن مالک الخطمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قبرستان میں جوتے پہن کر چل رہا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جوتوں والے! اپنے جوتے نکال دے۔

فائدہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں کے درمیان قبرستان میں جوتے پہن کر چلنا اچھا نہیں لیکن اگر قبرستان میں راستہ بنا ہوا ہو تو حرج نہیں، جس چمڑے کے بال صاف کر دیئے گئے ہوں اس کو سبت کہتے ہیں۔

(۲۲۳) کسی شخص کا اس کے عمل کے مشابہ نام رکھنا

(۴۰۲) حضرت سیدنا ابن بشیر المازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ کو کھجور کا ایک خوشہ دے کر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا۔ میں نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچنے سے قبل اس میں سے کچھ کھالیا، پس جب میں اس کو لے کر حاضر ہوا تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے دونوں کانوں کو پکڑ کر فرمایا: ''یا غدر'' اے خیانت کرنے والے!

(۲۲۴) نابینا کا بینا نام رکھنا

(۴۰۳) حضرت سیدنا جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم کو بصیر (دیکھنے والا) کے پاس لے چلو جو بنی واقف میں ہے تا کہ ہم اس کی

(۴۰۱) سنن ابوداود (۳۲۳۰) سنن ابن ماجہ (۱۵۶۸) معجم الکبیر (۱۷/۱۶۹/۴۹۵)
(۴۰۲) حلیۃ الاولیاء (۶/۱۰۵)
(۴۰۳) سنن الکبریٰ للبیہقی (۱۰/۲۰۰) شعب الایمان (۶/۷/۵۳/۹۱۹۶) معجم الاوسط (۴/۲۱۷/۴۰۲۰)

عیادت کر سکیں، حضرت سیدنا جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ وہ نابینا شخص تھا۔

(۲۲۵) کسی رنگ کی مناسبت سے کنیت رکھنا

(۴۰۴) حضرت سیدنا حمید ابن ابوداؤد اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سرخ رنگ کے شخص کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: تو گلاب کا والد ہے، اس حدیث کے راوی فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بطور مزاح فرمایا تھا۔

(۲۲۶) کسی سبب کی مناسبت سے کنیت رکھنا

(۴۰۵) حضرت سیدنا سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ گفتگو (ناراضگی) ہوگئی۔ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ مکان سے باہر نکلے اور باہر آکر مٹی پر لیٹ گئے۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس کی وجہ سے وہ ناراض ہو کر نکل گئے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مٹی پر سویا ہوا پایا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بیدار فرمایا اور ان کی پشت سے مٹی صاف فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا: تو بس ابوتراب (مٹی کا باپ) ہے۔ حضرت سیدنا سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد ہم تو اس کنیت سے ان کی تعریف کرتے تھے اور کچھ لوگ بطور عیب (نعوذ باللہ) اس کنیت (نام) کو لیتے تھے۔

(۴۰۶) دوسری روایت میں ہے، حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ابوتراب نام رکھا۔

---

(۴۰۴) معجم الکبیر (۲۲/۳۱۹/۹۵۳) معرفۃ الصحابہ (۶/۳۰۴۳/۷۰۴۷) مجمع الزوائد (۸/۵۶)
(۴۰۵) صحیح بخاری (۴۴۱) صحیح مسلم (۲۴۰۹) معجم الکبیر (۶/۱۶۵/۵۸۷۰)

(۲۲۷) کسی سبزی کی مناسب سے کنیت رکھنا

(۴۰۷) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ التحیۃ والثناء ایک سبزی کی مناسبت سے جس کو میں چنا کرتا تھا میری کنیت (ابوحمزہ) رکھی۔

(۲۲۸) کسی فعل کی مناسبت سے کنیت رکھنا

(۴۰۸) حضرت سیدنا عبدالرحمٰن ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ طائف کے دن میں سب سے پہلے صبح سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچا اسی مناسبت سے سرکار نے میری کنیت ابوبکرہ رکھی۔

(۲۲۹) جس شخص کا بچہ پیدا نہ ہو اس کی کنیت رکھنا

(۴۰۹) حضرت سیدنا زید ابن اسلم اپنے والد اسلم رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ میں حضرت امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ وہ عالیہ (محلہ) میں ایک باغ کے اندر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور ان سے فرمایا: اے صہیب! میں تم کو تین خصلتوں کے سوا کسی چیز پر عیب نہیں لگاتا۔ اگر وہ تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں تم پر کسی کو مقدم نہ کرتا۔

انہوں نے عرض کیا: وہ تین خصائل کیا ہیں؟ (۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک تو میں تم کو دیکھتا ہوں کہ اپنے مال میں فضول خرچی کرتے ہو (۲) نبی کے نام پر اپنی کنیت یحیٰ رکھتے ہو (۳) اپنے کو عربی منسوب کرتے ہو حالانکہ تم عجمی ہو۔

---

(۴۰۷) سنن ترمذی (۵/ ۶۸۲/ ۳۸۳۰) معجم الکبیر (۱/ ۲۳۸_ ۲۳۹/ ۶۵۴، ۶۵۶)

(۴۰۸) مجمع الزوائد (۹/ ۴۰۰)

(۴۰۹) تاریخ دمشق (۸/ ۳۸۹) معجم الکبیر (۸/ ۳۲/ ۷۲۹۷)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: (۱) میری مال میں فضول خرچی، تو میں اس کو اس کے حق میں ہی صرف کرتا ہوں (۲) اور میری کنیت پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی ہے جس کو میں تمہارے کہنے کی وجہ سے چھوڑ نہیں سکتا (۳) اور میرا عرب کی طرف انتساب اس وجہ سے ہے کہ اہل روم نے مجھ کو قید کیا جبکہ میں بچہ تھا اور مجھ کو میرے گھر والوں کی یاد آتی تھی، اگر مجھ سے لید بھی نکلتی تو اس کی طرف میں اپنی نسبت کرتا۔ یعنی اگر میرا کوئی بچہ پیدا ہوتا خواہ وہ مثل لید کے حقیر ہوتا اس کی طرف نسبت کر کے اپنی کنیت رکھتا۔

(۲۳۰) بچوں کی کنیت رکھنا

(۴۱۰) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے بہت زیادہ مل جل کر رہتے تھے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے ابو عمیر! تمہاری بلبل نے کیا کیا۔

(۲۳۱) کسی شخص کی کنیت اس کے بیٹے کے نام پر رکھنا

(۴۱۱) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی حضرت جبریل علیہ السلام آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو، اے ابو ابراہیم!

(۲۳۲) نام میں ترخیم کرنا

(۴۱۲) حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے۔ سرکار نے مجھ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے اسیم! امام

(۴۱۰) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۰/ ۵۸۲/ ۶۲۰۳۔ ۱۰/ ۵۲۶/ ۶۱۲۹) صحیح مسلم (۲۱۵۰)
الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۶/ ۲۵۱/ ۲۵۰۶)
(۴۱۱) معجم الاوسط (۴/ ۸۹۔ ۹۰/ ۳۶۸۷)

زہری فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو اس طرح ترخیم کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔

(۲۳۳) کنیت میں ترخیم کرنا

(۴۱۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوئے اور مجھ کو بھی اندر داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ دیکھا تو وہاں ایک پیالہ میں دودھ رکھا ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو ہر! اہل صفہ کے پاس جاؤ ان کو بلا کر لاؤ، پھر ارشاد فرمایا: ابو ہر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ارشاد فرمایا: لو پس ان کو پلاؤ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میں نے ایک ایک شخص کو پلایا، جب ایک نے پیا اور وہ سیراب ہو گیا میں نے اس کو لے کر دوسرے کو دیا، یہاں تک کہ پوری قوم سیراب ہو گئی، پھر میں نے اس پیالہ کو لے کر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اقدس کو اٹھا کر تبسم فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: ابو ہر! میں اور تو باقی رہ گئے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سچ فرمایا، ارشاد فرمایا: لو پی لو۔

تنبیہ: نام یا کنیت میں ترخیم بطور ترحم اور شفقت ہوتی ہے۔

(۲۳۴) کسی شخص کی نسبت اس کے والد کے نام کے ساتھ کرنا

(۴۱۴) حضرت سیدنا ابو المعلیٰ رضی اللہ عنہ سے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد منقول ہے:

---

(۴۱۳) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۱/۳۱/۶۲۴۶۔۲۸۱۔۲۸۲/۶۴۵۲) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۴/۴۷۱۔۴۷۳/۶۵۳۵) حلیۃ الاولیاء (۱/۳۳۸۔۳۳۹) شعب الایمان (۶/۴۴۵/۸۸۳۲)

(۴۱۴) سنن ترمذی (۵/۶۰۷۔۶۰۸/۳۶۵۹) مسند احمد (۳/۴۷۷۔۴۷۸، ۴/۲۱۱) معرفۃ الصحابہ (۶/۳۰۲۵/۷۰۱۳)

لوگوں میں سے کوئی اپنی صحبت اور اپنے مال میں ابو قحافہ کے بیٹے سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والا نہیں ہے اور گر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو بناتا، لیکن محبت اور ایمان اخوت ہے اور بے شک تمہارے صاحب (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

(۲۳۵) کسی شخص کو اس کے دادا کی طرف منسوب کرنا

(۴۱۵) حضرت سیدنا براء ابن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: اے ابو عمارہ! حنین کے دن تم لوگ پشت پھیر کر بھاگ گئے تھے، انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں تو میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور علیہ الصلوٰہ والسلام نے پشت نہیں پھیری لیکن قوم کے جلد باز لوگوں نے ایسا کیا، جن کو ہوازن کے تیروں نے نشانہ بنالیا اور حضرت ابو سفیان ابن الحارث رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری خچر بیضاء کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرمارہے تھے: ''اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ'' میں اللہ کا نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(۲۳۶) کسی شخص کو اس کی والدہ کی طرف منسوب کرنا

(۴۱۶) حضرت سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد منقول ہے: جو شخص قرآن کو تروتازہ جس طرح نازل ہوا ہے پڑھنا پسند کرے، پس وہ ابن ام عبد (حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قراءت کے مطابق پڑھے۔

(۲۳۷) عورتوں کی کنیت رکھنا

(۴۱۷) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، انہوں نے عرض کیا: یارسول

---

(۴۱۵) صحیح بخاری (۲۸۶۴۔۲۸۷۴۔۲۹۳۰۔۳۰۴۲۔۴۳۱۵۔۴۳۱۶۔۴۳۱۷) صحیح مسلم (۳/

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے علاوہ آپ کی سب عورتوں کی کنیتیں ہیں۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے نام پر اپنی کنیت رکھ لو، پس ان کو ام عبداللہ کہا جانے لگا۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن زبیر حضرت سیّدہ کی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔ چونکہ بہن کا بیٹا اپنا ہی بیٹا ہوا اس لیے سرکار نے ان کی کنیت ان کی بہن کے بیٹے کے ساتھ رکھ دی۔

(۴۱۸) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ناکمل بچہ جنا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور میری کنیت ام عبداللہ رکھی۔ محمد ابن عروہ (جو راوی حدیث ہیں) بیان فرماتے ہیں کہ ہم میں کوئی عورت عائشہ نام کی نہیں ہوئی تھی مگر اس کی کنیت ام عبداللہ ہی رکھی جاتی تھی (دونوں حدیث میں تطبیق واضح ہے)۔

(۲۳۸) خوش طبعی کرنا

(۴۱۹) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ ہم سے خوش طبعی فرماتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں خوش طبعی میں بھی صرف حق ہی کہتا ہوں۔

۱۴۰۱۔۱۷۷۶/۸۰) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۳/۸۴۔۸۵/۵۷۷۱)

(۴۱۶) مسند ابو یعلیٰ (۱/۱۷۲/۱۹۳) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/۱۷/۸۲۵۵) شرح مشکل الآثار (۱۴/۲۳۲۔۲۳۳/۵۵۹۴)

(۴۱۷) سنن ابو داود (۴/۲۹۳/۴۹۷۰) مسند احمد (۶/۱۰۷۔۲۶۰) مسند ابو یعلیٰ (۷/۴۷۳۔۴۷۴/۴۵۰۰)

(۴۱۹) مسند احمد (۲/۳۶۰) شرح السنۃ (۱۳/۱۷۹۔۱۸۰/۳۶۰۲) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (۴/۳۵۷/۱۹۹۰)

(۲۳۹) بچوں کے ساتھ خوش طبعی کرنا

(۴۲۰) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بچوں کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ خوش طبعی کرتے تھے۔

(۲۴۰) بچوں کے ساتھ خوش طبعی کس طرح کی جائے؟

(۴۲۱) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یاذاالاذنین'' اے دوکانوں والے۔

فائدہ: اس سے اعلیٰ سماعت اور زیادہ روایات نقل کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

(۲۴۱) بچوں کو اپنے اوپر پیار سے چڑھانا

(۴۲۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ان دونوں آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو پکڑے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں: ''ترق عین بقة'' چڑھ جاے چھوٹی آنکھوں والے! پس اس بچے نے اپنا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک پر رکھ دیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما۔

(۴۲۳) حضرت ہشام ابن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں ابوالزبیر رضی اللہ عنہ کی پشت میں بالوں سے چمٹ رہا تھا اور وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

اَبْيَضُ مِنْ اٰلِ اَبِيْ عَتِيْقِ مُبَارَكٌ مِّنْ وَّلْدِ الصِّدِّيْقِ

(۴۲۰) دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۳۳۱) معجم الاوسط (۶/۲۶۳/۶۳۶۱)

(۴۲۱) سنن ابو داود (۴/۳۰۱/۵۰۰۲) مسند ابو یعلیٰ (۱۷/۹۱/۴۰۲۹) شرح السنۃ (۱۳/۱۸۲/۳۶۰۶)

(۴۲۲) صحیح بخاری (۲۱۲۲۔۵۸۸۴) صحیح مسلم (۲۴۲۱) تاریخ دمشق (۸/۵۰۲)

''ابو عتیق کی آل سے کیا ہی خوبصورت سفید بچہ ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے کیا ہی برکت والا ہے''۔

(۲۴۲) جب بچہ کلام کرنے لگے اس کو کیا تلقین کی جائے؟

(۴۲۴) حضرت سیدنا عمرو ابن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کی کتاب میں (جس کو سرکار سے نقل فرماتے ہیں) پایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے بچے کلام کرنے لگیں (یعنی سات سال کے ہو جائیں) تو ان کو نماز کا حکم دو۔

(۴۲۵) حضرت سیدنا عمرو ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عبد المطلب کی اولاد میں سے کوئی بچہ بولنا شروع کرتا تو اس کو یہ آیت سکھاتے: ''وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا'' (بنی اسرائیل:۱۱۱) اور فرما دیجئے! اللہ کے لیے ہی حمد ہے جس نے کوئی اولاد نہیں بنائی۔

(۲۴۳) جب بچہ سمجھ دار ہو جائے تو اس کو کس چیز کی وصیت کی جائے؟

(۴۲۶) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں سواری پر حضور سیّد الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھا کہ حضور سیّد الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو کچھ کلمات سکھانے والا ہوں، اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرنا وہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرنا تو اس کو اپنے سامنے پائے گا، جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا، اور جب تو مدد حقیقی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا، اور جان لے کہ پوری امت اگر مجتمع ہو جائے تجھ کو نفع پہنچانے پر تو تجھ کو نفع نہیں پہنچا سکتی، مگر اسی چیز کا جس کو اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا، اور اگر تجھ کو نقصان پہنچانے پر اکٹھے ہو جائیں تو تجھ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر

(۴۲۶) سنن ترمذی (۴/۲۶۷/۲۵۱۶) شعب الایمان (۱/۲۱۶-۲۱۷/۱۹۵)

اسی چیز کا جس کو اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے (ان سب چیزوں کو لکھ کر تقدیر خداوندی کے) قلم خشک ہو چکے ہیں اور صحیفوں کو لپیٹ دیا گیا ہے۔

فائدہ: حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ جب بچہ عقلمند ہو تو اس کو عقائد کی درستگی کی تعلیم دی جائے تا کہ بچپن ہی سے اس کے عقائد پختہ ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے مراد اس کی عظمت اور بزرگی کی حفاظت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی بزرگی و عظمت کے خلاف کوئی کام نہ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پانے سے مراد ہے کہ اس کی نصرت و مدد کو اپنے سامنے پاؤ گے۔

(۲۴۴) جب بچہ کی شادی کرے کیا پڑھے؟

(۴۲۷) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضور سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد منقول ہے کہ بچوں کو نماز نہ پڑھنے پر مارو جب وہ سات برس کے ہو جائیں اور ان کی شادی کرو جب وہ سترہ برس کے ہو جائیں اور ان کا بستر جدا کرو جب وہ نو سال کے ہو جائیں اور ان کی شادی کرو جب وہ سترہ برس کے ہو جائیں، اگر ہو سکے تو جب وہ شادی کرے اس کو اپنے سامنے بٹھا کر یہ دعا پڑھے:

''لَا جَعَلَكَ اللهُ عَلَيَّ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ'' اللہ تعالیٰ تجھ کو میرے اوپر فتنہ نہ بنائے دنیا و آخرت میں

تنبیہ: دوسری روایت میں ہے کہ جب سات برس کا ہو جائے نماز کا حکم دو اور جب دس برس کا ہو کر نماز نہ پڑھے تو مارنے کا حکم ہے۔ روایات میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ پہلے یہی حکم ہو کہ سات سال کی عمر ہونے پر نماز نہ پڑھنے پر مارا جائے بعد میں اس میں تخفیف ہو گئی ہو کہ سات برس کا ہونے پر صرف نماز کا حکم دیا گیا اور دس برس کا ہونے پر نماز نہ پڑھنے پر مارنے کا حکم دیا گیا۔

(۴۲۷) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۱/۳۵۵۔۳۵۶/۶۰۴)

(۲۴۵) اپنے گھر کے صحن میں بیٹھنے پر کیا واجب ہے؟

(۴۲۸) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد منقول ہے: راستوں میں بیٹھنے پر کوئی خیر نہیں مگر اس شخص کے لیے جو راستہ بھٹکے ہوؤں کو راستہ بتائے اور سلام کرنے والوں کو سلام کا جواب دے اور نظر نیچے رکھے (یعنی غیر محرم عورتوں اور فحش کاموں سے) اور ضرورت مندوں کی سواری پر مدد کرے۔

(۲۴۶) بھائی چارہ میں باہمی مدد کرنا

(۴۲۹) حضرت سیدنا سہل ابن حنیف رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد منقول ہے: جس کے سامنے کسی مؤمن کو ذلیل کیا جائے اور وہ اس کی مدد کرنے پر قادر ہوتے ہوئے اس کی نصرت نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو تمام مخلوق کے سامنے قیامت کے دن ذلیل ورسوا کرے گا۔

(۲۴۷) اپنے بھائی کی مدد کرنے والے کا ثواب

(۴۳۰) حضرت سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ایک شخص نے اپنے بھائی کی بے آبروئی کی، قوم میں سے ایک شخص نے اس کا جواب دیا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی بے آبروئی کا جواب دے تو وہ کل قیامت کے روز اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائے گا۔

---

(۴۲۸) شرح السنۃ (۱۲/ ۳۰۵/ ۳۳۳۹)
(۴۲۹) مسند احمد (۳/ ۴۸۷) معجم الکبیر (۶/ ۷۳/ ۵۵۵۴) شعب الایمان (۶/ ۱۱۰/ ۷۶۳۳)
(۴۳۰) سنن ترمذی (۴/ ۳۲۷/ ۱۹۳۱) شعب الایمان (۶/ ۱۱۰/ ۷۶۳۴۔۷۶۳۵)

(۲۴۸) بہرے شخص کو سنانے پر اجر

(۴۳۱) حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی آدم میں سے کوئی نفس نہیں مگر ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اس پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وہ صدقہ کیا ہے اور اتنے صدقے ہمارے لیے کہاں سے آئیں گے جن کو ہم صدقہ کریں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: بھلائی کے دروازے بہت ہیں۔ ''سُبْحَانَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' پڑھنا اور یہ کہ بھلی بات کا حکم دے بری بات سے روکے اور تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹادے اور بہرے شخص کو سنادے، اندھے کو راستہ دکھادے (ان سب چیزوں میں صدقہ کا ثواب ہے)۔

(۲۴۹) جب اللہ تعالیٰ کی یاد دلائی جائے کیا کہے؟

(۴۳۲) حضرت سیدنا عوف ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خیانت کی اور حضور علیہ الصلوٰہ والسلام نے اس کو بعض امانت کے سامان پر امین مقرر کیا تھا۔ اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔ راوی نے کہا کہ میں نے اس کو دھمکایا، حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو، اے اللہ! میں بلاشبہ تجھ کو یاد کرتا ہوں جب مجھ کو تیری یاد دلائی جائے۔ اس شخص نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں! راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کو پھر جھڑکا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو، اے اللہ! میں تیری قسم کھاتا ہوں جب مجھ کو تیری قسم دی جائے۔

(۴۳۱) صحیح مسلم (۱۰۰۶) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۸/۱۷۱/۳۳۷۷)

(۲۵۰) روزہ دار کا جس کو علم نہ ہو تو اسے روزہ دار کیا کہے؟

(۴۳۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو روزہ دار کے روزہ کا علم نہ ہو تو روزہ دار یوں کہے: ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ'' میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

(۲۵۱) جب کوئی جاہلیت کا پکارنا پکارے تو کیا کہے؟

(۴۳۴) حضرت سیدنا مکحول نقل فرماتے ہیں کہ عجرد بن مدارع التمیمی نے کہا: یا آل ابی تمیم! اور وہ خود بنو تمیم سے تھے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کلمات کی وجہ سے تیرے والد کو کاٹ دیا (یعنی تیری کنیت ختم کردی) لوگوں نے کہا: اے ابوالمنذر! (یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) ہم نے تو آپ کو اس سے قبل فحش بات کہتے ہوئے نہیں پایا) پس پناہ بخدا۔

(۴۲۷) حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ جو شخص زمانہ جاہلیت کی تعزیت کی طرح تعزیت کرے ہم اس کا نام لیں کنیت نہ لیں (یعنی کنیت تو احترام و تعظیم کے لیے ہوتی ہے اس لیے اس کی کنیت چھوڑ دیں)۔

(۲۵۲) جب سورۂ بقرہ کو ختم کرے کیا پڑھے؟

(۴۳۵) حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے نماز پڑھی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۂ بقرہ کی تلاوت فرمائی، جب سورۂ بقرہ کو ختم کیا تو ارشاد فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ'' اے اللہ! تیرے لیے حمدیں ہیں۔ اس حدیث

---

(۴۳۳) مسند الطیالسی (۱/۱۸۸/۹۰۲)

(۴۳۴) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/۲۷۲/۸۸۶۴) شرح السنۃ (۱۳/۱۲۰۔۱۲۱/۳۵۴۱)

کے راوی حضرت حنظلہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ عبدالکریم سے پوچھا کہ یہ جملہ کتنی مرتبہ پڑھا؟ انہوں نے فرمایا: سات مرتبہ، اس کے بعد اس کے بعد والی سورت پڑھی اور اس کے ختم پر بھی یہ جملہ سات مرتبہ پڑھا۔

(۲۵۳) جب "شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھا تو کیا پڑھے

(۴۳۶) حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا جب آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: "شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾" (آل عمران: ۱۸) اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں وہ عزت والا حکمت والا ہے۔
سرکار نے ارشاد فرمایا: "وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ اَیْ رَبِّ" میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ اے رب! تو ہی معبود ہے۔

(۲۵۴) جب سورۂ "لَآ اُقْسِمُ"، "وَالْمُرْسَلٰتِ"، "وَالتِّیْنِ" کے اخیر کو پڑھے تو کیا پڑھے؟

(۴۳۷) حضرت سیدنا اسماعیل بن امیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتی سے سنا جو اہل دیہات میں سے تھا، اس نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی "لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ﴿۱﴾" (القیامہ: ۱) کو پڑھے پس اس کے آخر "اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾" (القیامہ: ۴۰) (کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں) پر پہنچے تو چاہیے

(۴۳۷) سنن ترمذی (۵/ ۲۴۴/ ۳۳۴۷)

کہ یہ پڑھے: ''وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ'' اور میں بھی اسی پر گواہ ہوں ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اور جب ''وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾'' (المرسلٰت:۱) پڑھے، پس اس کے آخر ''فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾'' (المرسلٰت:۵۰) پر پہنچے، پس چاہیے کہ یہ پڑھے: ''اٰمَنَّا بِاللّٰهِ'' اور جب تم میں کوئی ''وَالتِّیْنِ'' پڑھے اس کے بعد ''اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸﴾'' (التین:۸) (کیا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حکم نہیں) پر پہنچے تو یہ پڑھے: ''بَلٰی وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ'' (کیوں نہیں اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین ہے اور میں اس پر گواہ ہوں)۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو اس اعرابی پر لوٹانے لگا تا کہ دیکھوں کہ اس کو پختہ یاد بھی ہے یا نہیں۔ اس نے کہا: بھتیجے تیرا کیا خیال ہے مجھ کو یاد نہیں۔ بے شک ساٹھ یا ستر حج میں نے کیے ہیں ان میں کوئی حج ایسا نہیں کہ میں اس اونٹ کو نہ پہچانتا ہوں جس پر میں نے حج کیا ہو۔

(۲۵۵) دن رات میں پچاس آیات پڑھنے کا ثواب

(۴۳۸) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص دن رات میں پچاس آیات پڑھے اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔

(۲۵۶) سو آیات پڑھنے کا ثواب

(۴۳۹) حضرت سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص دن میں سو آیات پڑھے اس کے لیے اس رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

---

(۴۳۹) معجم الکبیر (۲/۵۰/۱۲۵۲) معجم الاوسط (۳/۲۸۰/۳۱۴۳)

(۲۵۷) کسی شخص کا اپنے بھائی کے لیے فدا ہونا

(۴۴۰) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرمایا یا فتنہ کا ذکر کیا گیا۔ اس پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگوں کے عہود فاسد ہو جائیں اور ان کی امانتیں بے وزن ہو جائیں اور اس طرح ہو جائیں اور یہ فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے درمیان تشبیک فرمائی (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے درمیان داخل فرمائیں) میں نے کہا: میں اس وقت کیا کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر قربان کرے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (۱) اپنے گھر کو لازم پکڑ لینا (بلا ضرورت گھر سے مت نکلنا) (۲) اپنی زبان کی حفاظت کرنا (۳) جس چیز کو تم پہچانتے ہو کہ وہ دین کے موافق ہے اس کو مضبوطی سے تھام لینا اور جس چیز کو خلاف دین جانتے ہو اس کو ترک کر دینا اور خاص کر اپنے نفس کے معاملہ (اصلاح) کو اپنے اوپر لازم پکڑ لینا اور عام لوگوں کے معاملہ کو ترک کر دینا۔

(۲۵۸) والدین پر نثار اور فدا ہونا

(۴۴۱) حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے دن اپنے ابوین دونوں کو جمع فرما دیا اس لیے وہ ارادہ فرما رہے تھے اس وقت کا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ“ (میرے والدین تجھ پر قربان) اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ قتال فرما رہے تھے۔

---

(۴۴۰) سنن ابوداود (۴/۱۲۴/۴۳۴۲۔۴۳۴۳) سنن ابن ماجہ (۲/۱۳۰۷۔۱۳۰۸/۳۹۵۷) شرح مشکل الآثار (۳/۲۱۹/۱۱۸۱)

(۴۴۱) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۷/۳۵۸/۴۰۵۷) صحیح مسلم (۴/۱۸۷۶/۲۴۱۲) سنن ترمذی (۵/۱۳۱/۲۸۳۰)

(۲۵۹) چہرے کے ذریعے فدا ہونا

(۴۴۲) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میدان جنگ میں جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کسی دشمن سے ملاقات کرتے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور اپنا ترکش اپنے سامنے انڈیل لیتے اور عرض کرتے: ''وجهي لوجهك الوقاء، نفسي لنفسك الفداء، وعليك سلام الله غير مودع'' میرا چہرہ آپ کے چہرہ انور کے لیے حفاظت کرنے والا ہے اور میرا نفس آپ کے نفس مبارک پر قربان! اور آپ پر اللہ کا سلام جو کبھی ختم نہ ہو۔

(۲۶۰) مال واولاد کے ذریعے فدا ہونا

(۴۴۳) حضرت سیدنا ابو المعلاء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا۔ خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا اس کے درمیان کہ وہ دنیا میں زندہ رہے جتنا زندہ رہنا چاہے، کھائے جو دنیا سے کھانا چاہے اور اس کے بلند و بالا رب کی ملاقات کے درمیان، پس اس نے اپنے رب کی ملاقات کو اختیار کیا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا امام العارفین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: جبکہ ہم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے احوال اور اپنے بیٹوں کو آپ پر قربان کریں گے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں کوئی اپنی صحبت اور اپنے مال کے ذریعے سے مجھ پر ابو قحافہ کے بیٹے سے زیادہ احسان کرنے والا نہیں ہے اور اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو دوست بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو بناتا لیکن محبت اور ایمانی اخوت سے بے شک تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

---

(۴۴۲) معرفۃ الصحابہ (۳/۱۱۴۷/۲۸۸۱)

(۴۴۳) سابقہ حوالہ (۴۱۴)

(۲۶۱)فدائیوں کو کیا جواب دیا جائے

(۴۴۴) حضرت سیدنا رباح ابن محمد اپنے والد رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ان کو یہ حدیث پہنچی کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی کہنے والے نے کہا: ہم آپ پر اپنے آباء اور اپنی امہات کو قربان کردیں گے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "انما یفدی الحبیب بالحبیب" بلاشبہ دوست دوست پر قربان کیا کرتا ہے۔

راوی حدیث احمد بن صالح فرماتے ہیں کہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تو اپنے دوست سے کہے: میں تجھ پر قربان ہونا چاہتا ہوں۔

(۲۶۲)جب مجلس میں بیٹھے تو کیا پڑھے؟

(۴۴۵) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حلقہ میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا، اس نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قوم کو سلام کیا کہا! السلام علیکم وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سرکار نے یہ جواب دیا کہ تجھ پر بھی سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، جب وہ شخص بیٹھا تو اس نے کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا اَنْ يُّحْمَدَ وَيَنْبَغِيْ لَهٗ وَيَرْضٰى" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو بہت زیادہ پاکیزہ مبارک، جیسا ہمارا رب تعریف کیا جانا پسند کرے اور جیسا اس کے شایان شان ہو اور جس پر وہ راضی رہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا "کیف قلت" تو نے کس طرح کہا، اس نے دوبارہ وہی کلمات آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لوٹائے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوم کو مخاطب کر کے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ جلدی اور سبقت کی ان کلمات کی طرف دس فرشتوں نے، وہ تمام ان کو لکھنے کے حریص تھے لیکن وہ

نہیں جان سکے کہ ان کے اجر کو کس طرح لکھیں۔ یہاں تک کہ وہ ملائکہ ان کو لے کر عزت والے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس طرح میرے بندے نے کہا اس طرح لکھ دو۔

(۲۶۳) ہر مجلس میں ذکر الٰہی ہو

(۴۴۶) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک منقول ہے: کوئی قوم نہیں جو کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بغیر اٹھ جائیں مگر وہ ایسے ہی ہیں جیسے مردہ گدھے کے پاس سے اٹھے ہوں اور یہ مجلس ان پر قیامت والے دن حسرت ہوگی۔

(۲۶۴) مجلس کے شرکاء کے لیے کس چیز کی دعا کرے؟

(۴۴۷) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی مجلس میں بیٹھتے تو اس وقت تک اس مجلس سے نہ اٹھتے جب تک شرکاء مجلس کے لیے ان کلمات کے ساتھ دعا نہ فرماتے اور فرماتے تھے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مجلس کے اندر شریک لوگوں کے لیے یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اَقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ اِلٰی حُبِّكَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا بِهٖ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثُ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَا عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتِنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اتنا خوف عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانیوں کے

(۴۴۶) سنن ابوداود (۴/۲۶۴/۴۸۵۵)

درمیان حائل ہو جائے، اور اپنی اتنی اطاعت عطا فرما جو ہمیں تیری محبت تک پہنچا دے، اور اتنا یقین عطا فرما جو ہم پر دنیوی مصیبتوں کو آسان کر دے، اے اللہ! ہمیں اپنے کانوں اور آنکھوں اور ہماری طاقت سے فائدہ عطا کر جب تک تو ہم کو زندہ رکھے، اور تو اس کو ہمارا وارث بنا دے، اور تو ہمارا بدلہ ان سے لے جنھوں نے ہم پر ظلم کیا، اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما، اور ہمارے دین کے اندر مصیبت نہ بنا اور دنیا کو ہمارا بڑا غم اور ہمارے علم کا منتہیٰ نہ بنا دیجیو، اور ایسے لوگوں کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔

(۲۶۵) مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا

(۴۴۸) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں فضول باتیں زیادہ ہوں پھر کھڑے ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے:

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہر نقص سے پاک ہے اور تیرے لیے حمد ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور تجھ ہی سے میں گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں، اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔

تو جو لایعنی باتیں اس کے اندر ہوں گی معاف کر دی جائیں گے۔

(۲۶۶) ایک مجلس میں استغفار کی تعداد کتنی ہو؟

(۴۴۹) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم گنتے تھے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس میں یہ سو مرتبہ پڑھتے:

''رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ''۔

---

(۴۴۸) سنن ترمذی (۵/ ۹۴ بحوالہ ۳۴۴۴) معجم الاوسط (۶/ ۳۴۶/ ۶۵۸۴)

ترجمہ: اے پروردگار عالم! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(۲۶۷) ہر مجلس میں صلوٰۃ وسلام کی کثرت

(۴۵۰) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں دیر تک بیٹھے، پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بغیر اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے بغیر اٹھ جائیں تو وہ مجلس ان پر قیامت کے دن حسرت وافسوس کا باعث ہوگی، اللہ تعالیٰ چاہے تو اس پر ان کو عذاب دے اور چاہے معاف فرمادے۔

(۲۶۸) مجلس سے اٹھتے وقت سلام کرنا

(۴۵۱) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے، پس اگر اس کی خواہش بیٹھنے کی ہو تو بیٹھ جائے اور اگر مجلس سے کھڑا ہونا چاہے تو چاہیے کہ سلام کرے (پھر سلام کرنے کے بعد اٹھ جائے)، پس پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ اہمیت والا نہیں ہے (یعنی مجلس میں جس طرح آمد کے وقت سلام کرے اس طرح اٹھنے کے بعد بھی سلام کرے)۔

(۲۶۹) مجلس سے اٹھنے سے پہلے استغفار کرنا

(۴۵۲) حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی قوم کسی مجلس میں نہ بیٹھے کہ پھر وہ کسی بات میں مشغول ہو گئے اور مجلس سے جدا

---

(۴۵۰) سنن ترمذی (۵/۴۶۱/۳۳۸۰) شعب الایمان (۲/۲۱۴/۱۵۶۹)

(۴۵۱) سنن ترمذی (۴/۶۲۔۶۳/۲۷۰۶) سنن ابو داود (۴/۳۵۳/۵۲۰۸) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۹۳۲۔۱۹۳۳۔موارد)

ہونے سے قبل اللہ تعالیٰ سے انہوں نے مغفرت طلب کی مگر اللہ تعالیٰ ان کو وہ چیز جن میں مشغول ہوئے معاف فرما دیتا ہے۔

(۲۷۰) جب مجلس سے اٹھے تو کتنی مرتبہ استغفار کرے؟

(۴۵۳) حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بیٹھتے اور کھڑا ہونے کا ارادہ فرماتے تو دس سے پندرہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار فرماتے۔

(۴۵۴) حضرت سیدنا ابن نافع عبداللہ الحضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مجلس سے کھڑے ہوتے تو بیس مرتبہ استغفار فرماتے اور اس کو ظاہر فرماتے (تعلیم امت کے لیے)۔

(۲۷۱) غصہ کے وقت کی دعا

(۴۵۵) حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو شخصوں نے آپس میں ایک دوسرے کو برا کہا، ان میں ایک کو سخت غصہ آ گیا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کو کہہ لے تو اس کا سارا غصہ ختم ہو جائے گا، وہ یہ ہے:

''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔

(۴۵۶) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مجھ کو غصہ آتا حضور علیہ الصلوٰۃ اس کی (میری) ناک پکڑ کر رگڑتے پھر ارشاد فرماتے: اے عویش! پڑھ:

''اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ''۔

ترجمہ: اے اللہ! محمد مصطفیٰ کے رب، میرے گناہ معاف فرما، میرے دل کے

(۴۵۵) سنن ترمذی (۵/۵۰۴/۳۴۵۲) سنن ابوداود (۴/۲۴۹۔۲۵۰/۴۷۸۰)

غصہ کو دور فرما، اور مجھ کو گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ عطا فرما۔

(۲۷۲) گھر میں داخل ہونے کے وقت سلام کا طریقہ

(۴۵۷) حضرت سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی حاضر ہوئے۔ مشقت کی وجہ سے ہمارے کان اور آنکھیں جاتی رہی تھیں۔ ہم اپنے نفسوں کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر پیش کرتے تھے مگر کوئی ہم کو قبول نہیں کرتا تھا۔ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ہم کو ایک مکان پر لے گئے۔ دیکھا تو وہاں تین بکریاں تھیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: ان کا دودھ دوھ کر آپس میں تقسیم کرلیا کرو، پس ہم ایسا کرتے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رات کو کسی وقت تشریف لاتے، سلام فرماتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوجائے اور جو بیدار ہے وہ سلام سن لے، پھر مسجد (گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ) میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے، پھر اپنے دودھ کے حصہ کے پاس تشریف لاتے اور اس کو نوش فرماتے۔

(۲۷۳) جب کھانا سامنے لایا جائے کیا پڑھے؟

(۴۵۸) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول نقل فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کھانا لایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ"۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اپنے دیئے ہوئے رزق میں برکت دے، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما، بسم اللہ۔

---

(۴۵۷) صحیح مسلم (۳/۱۶۲۵۔۱۶۲۶/۲۰۵۵) سنن ترمذی (۵/۷۰/۲۷۱۹)

(۲۷۴) کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

(۴۵۹) حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوتے تھے تو ہم کو کھانا کھلانے کے لیے بلایا جاتا تھا، ہم اپنا ہاتھ کھانے کے لیے نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھانے کے لیے اپنا دست مبارک رکھتے، ایک مرتبہ ہم کو کھانے کے لیے بلایا گیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھانے کے لیے اپنا دست مبارک نہیں رکھا، ہم نے بھی اپنے ہاتھ روک لیے، اسی اثناء میں ایک اعرابی آیا گویا اس کو دور کیا جا رہا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ پیالے کی طرف بڑھایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بٹھالیا، پھر ایک لونڈی آئی، اس نے بھی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھادیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا:

بے شک شیطان جب اس سے عاجز ہو گیا کہ ہم اپنے کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام چھوڑ دیں تو وہ اس دیہاتی کو لے کر آیا تھا کہ اس کے ذریعے ہمارے کھانے کو حلال کر دے۔ جب ہم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بٹھالیا تو اس لونڈی کو لے کر حاضر ہوا تا کہ اس کے ذریعے ہمارا کھانا حلال کر دے، پس قسم بخدا! بے شک اس (ابلیس) کا ہاتھ لونڈی کے ہاتھ کے ساتھ تیرے ہاتھ میں ہے، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع فرمادیا۔

(۲۷۵) جب کھانے کے شروع میں تسمیہ بھول جائے تو کیا پڑھے؟

(۴۶۰) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص اپنے کھانا کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا بھول جائے، پھر جب اس کو

---

(۴۵۹) صحیح مسلم (۳/۱۵۹۷) مسند احمد (۵/۳۹۷۔۳۹۸) سنن الکبریٰ للنسائی (۴/۱۷۳/۶۷۵۴)

(۴۶۰) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۳۴۰۔ موارد) معجم الکبیر (۱۰/۱۷۰/۱۰۳۵۴) معجم الاوسط

یاد آئے تو "بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ" پڑھ لے، پس بے شک وہ اپنے کھانے میں سے نئے کھانے کا استقبال کرے گا تو خبیث شیطان اس سے رک جائے گا جو وہ اس کھانے سے حاصل کر رہا تھا۔

(۴۶۱) حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے کھانے پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے جب وہ کھانے سے فارغ ہو تو "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" الخ، پڑھ لے (الجامع الصغیر میں امام جلال الدین سیوطی نے بھی اسی طرح نقل کیا)۔

(۲۷۶) کھانے کے آخر میں بسم اللہ پڑھنا

(۴۶۲) حضرت سیدنا جابر ابن صبیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مثنیٰ ابن عبدالرحمٰن الخزاعی نے مجھے حدیث بیان فرمائی اور وہ جب کھانا کھاتے تو بسم اللہ پڑھتے اور آخری لقمہ پر "بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ" پڑھتے۔ میں نے ان سے اس کے بارے میں عرض کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے میرے دادا امیہ ابن مخشی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب میں سے تھے: ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھانا کھا رہا تھا اور اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔ جب آخری لقمہ تھا اس کو یاد آیا اس نے "بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ" پڑھا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان برابر تیرے ساتھ کھاتا رہا یہاں تک کہ تو نے بسم اللہ پڑھی، جب تو نے بسم اللہ پڑھی تو اس نے کھایا ہوا کھانا قے کر دیا۔

(۲۷۷) اپنے ساتھ کھانے والے کو نصیحت

(۴۶۳) حضرت سیدنا عمر ابن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ

(۵/۲۵/۴۵۷۶)

(۴۶۱) حلیۃ الاولیاء (۱۰/۱۱۴) معجم الاوسط (۷/۶۶۔۶۷/۶۸۶۷)

(۴۶۲) سنن ابو داود (۳/۳۴۷۔۳۴۸/۳۷۶۸) شرح مشکل الآثار (۳/۱۱۸۔۱۱۹/۱۰۸۵)

والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا تناول کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: قریب ہو جا اور کھا، اللہ تعالیٰ کا نام لے اور دائیں ہاتھ سے اور اپنے قریب سے کھا۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے اشارۃً معلوم ہوا کہ کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی شخص ساتھ کھا رہا ہو تو نرمی اور شفقت سے اس کو نصیحت بھی کر سکتے ہیں۔

(۲۷۸) کوڑھ کے مریض کے ساتھ کھانا کھانے کی دعا

(۴۶۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مجذوم (کوڑھ مریض) کے ہاتھ کو پکڑا اور اپنے ساتھ اس کو پیالہ میں رکھ دیا اور ارشاد فرمایا: "کُلْ بِسْمِ اللهِ ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَى اللهِ" بسم اللہ پڑھ کر اللہ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے کھا۔

(۲۷۹) کھانے سے فارغ ہونے (کے بعد) کی دعا

(۴۶۵) حضرت سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کھانا کھا کر فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ"۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے پیدا کیا۔

سنن الکبریٰ للنسائی (۴/۱۷۴/۶۷۵۸)

(۴۶۳) صحیح بخاری (۵۳۷۶) صحیح مسلم (۲۰۲۲) سنن ترمذی (۴/۲۸۸/۱۸۵۷) معجم الکبیر (۹/۲۷/۸۳۵۲) معجم الاوسط (۷/۲۷۶/۷۴۷۰)

(۴۶۴) سنن ابوداود (۴/۲۰/۳۹۲۵) سنن ابن ماجہ (۲/۱۱۷۲/۳۵۴۲) مسند ابویعلیٰ (۳/۳۵۴/۱۸۲۲) شرح معانی الآثار (۴/۳۰۹)

(۴۶۵) سنن ترمذی (۵/۵۰۸/۳۴۵۷) سنن ابوداود (۳/۳۶۶/۳۸۵۵) شرح السنۃ (۱۱/۲۷۸)۔

(۴۶۶) حضرت سیدنا عبدالرحمٰن ابن جبیر رضی اللہ عنہ ایک شخص سے بیان کرتے ہیں: جس نے آٹھ سال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنا کرتے تھے، جب کھانا قریب کیا جاتا تو بسم اللہ پڑھتے تھے، جب کھانے سے فارغ ہوتے یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَیْتَ وَاَغْنَیْتَ وَاَقْنَیْتَ وَھَدَیْتَ وَاَحْیَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَعْطَیْتَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! تو نے ہی کھانا کھلایا اور پانی پلایا، غنی بنایا، ٹھکانا دیا، تو نے ہی ہدایت دی اور زندگی بخشی اور تیرے لیے ہی حمد ہے ان نعمتوں پر جو تو نے عطا کیں۔

(۴۶۷) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا وَھَدَانَا وَالَّذِیْ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَکُلَّ الْاِحْسَانِ اٰتَانَا"۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہم پر احسان کیا اور وہ ذات جس نے ہم کو سیر کیا اور ہر بھلا ہم کو دیا۔

(۴۶۸) حضرت سیدنا سہل ابن معاذ ابن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ"۔

ترجمہ: تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھ کو یہ کھانا کھلایا، اور مجھ کو میری طاقت وقوۃ کے بغیر عطا کیا۔

اللہ تعالیٰ اس کے پہلے سب گناہ (صغائر) بخش دے گا۔

(۲۸۲۹/۲۷۹)

(۴۶۶) مسند ابو یعلی (۵/۳۴۴/۴۹۲۸) سنن الکبریٰ للنسائی (۴/۲۰۲/۶۸۹۸)

(۴۶۸) سابقہ حوالہ (۲۷۲)

(۲۸۰) جب کھانے سے خوب سیر ہو کیا پڑھے؟

(۴۶۹) حضرت خالد بن معدان حضرت ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو ایک ولیمہ کی دعوت میں مدعو کیا گیا اور وہ (حضرت ابوامامہ الباہلی) ہمارے ساتھ تھے۔ جب وہ کھانے سے خوب سیر ہو گئے انہوں نے فرمایا: خبردار! میں اس جگہ کوئی خطبہ دینے کے لیے کھڑا نہیں ہو رہا صرف اتنا بتانا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کھانا سیر ہو کر تناول فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنٰی عَنْکَ رَبَّنَا''۔

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ایسی تعریف جو بہت ہو اور پاکیزہ ہو اور بابرکت ہو، اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھنا چاہتے۔

(۴۷۰) حضرت سیدنا سعید ابن ابی ہلال اس شخص سے بیان کرتے ہیں جس نے ان سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کیا ہے، اس شخص نے کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھی:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ فَاَشْبَعَنِیْ وَسَقَانِیْ مَارَوَانِیْ بِلَا حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃَ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے ہی حمد ہے جس نے مجھ کو کھلایا اور مجھ کو سیر کیا اور مجھ کو پلایا اور سیراب کیا میری کسی طاقت وقوت کے بغیر۔

پس بے شک اس نے کھانے کا شکریہ ادا کر دیا۔

---

(۴۶۹) معجم الکبیر (۸/۹۴/۷۴۷۲) سنن الکبریٰ للنسائی (۴/۲۰۱/۶۸۹۵۔۶۸۹۶)

(۲۸۱) پانی پینے کی دعا

(۴۷۱) حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش جان فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا''۔

ترجمہ: تمام حمدیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھ کو کھلایا اور پلایا اور اس کو بسہولت اندر پہنچایا اور اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنادیا۔

(۴۷۲) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب برتن میں کوئی چیز نوش فرماتے تو تین سانس لیتے، ہر سانس میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور آخری سانس میں اس کا شکر ادا کرتے۔

(۴۷۳) حضرت سیدنا نوفل ابن معاویہ الدولی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پانی وغیرہ کو تین سانسوں میں نوش فرماتے، پہلے سانس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے، یعنی بسم اللہ الخ، پڑھتے اور آخر میں اس کی حمد فرماتے۔

(۴۷۴) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن قیس رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کھانا کھایا اور خوب سیر ہو کر کھایا اور پیا کہ خوب سیراب ہو گیا اور یہ دعا پڑھی:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ فَاَشْبَعَنِیْ وَسَقَانِیْ مَارَوَانِیْ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے جس نے مجھ کو کھلایا، پس مجھے خوب سیر کر دیا اور پلایا پس مجھ کو خوب سیراب کر دیا۔

---

(۴۷۱) سنن ابوداود (۳/۳۶۶/۳۸۵۱) سنن الکبریٰ للنسائی (۴/۲۰۱/۶۸۹۴) معجم الکبیر (۴/۱۸۲/۴۰۸۲)

(۴۷۲) معجم الکبیر (۱۰/۲۰۵/۱۰۴۷۵) معجم الاوسط (۹/۱۱۷/۹۲۹۰)

(۴۷۳) معجم الاوسط (۶/۲۹۴/۶۴۵۲)

(۴۷۴) مسند ابویعلیٰ (۱۳/۲۲۱/۷۲۴۶)

تو وہ اپنے گناہوں سے نکل گیا اس دن کی مثل کہ جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔

(۲۸۲) دودھ پینے کی دعا

(۴۷۵) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں جس شخص کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے اسے چاہیے یہ دعا پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ'' اے اللہ! ہمیں اس کھانے میں برکت عطا فرما اور ہم کو اس سے بہتر کھانا کھلا۔

اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ دودھ پلائے اسے چاہیے کہ اس دعا کو پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ'' اے اللہ! ہم کو اس دودھ میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس میں اور زیادہ عطا کر۔

پس بے شک دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں جو کھانے اور پینے (دونوں) سے کفایت کرے۔

(۲۸۳) دودھ پلانے والے کو دعا

(۴۷۶) حضرت سیدنا عمرو بن الحمق الخزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دودھ پلایا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو یہ دعا دی:

''اَللّٰھُمَّ مَتِّعْهُ بِشَبَابِهٖ'' اے اللہ! اس کو اس جوانی سے نفع پہنچا۔

پس اس پر اسی برس گزر گئے مگر اس نے کوئی سفید بال نہیں دیکھا۔

---

(۴۷۵) سنن ترمذی (۵/۵۰۶۔۵۰۷/۳۴۵۵) سنن ابوداود (۳/۳۳۹/۳۷۳۰) شرح السنۃ (۱۱/۳۸۷۔۳۸۸/۳۰۵۵)

(۴۷۶) معرفۃ الصحابۃ (۴/۱۹۹۷/۵۰۱۶)

(۲۸۴) دوسرے کے پاس کھانا کھانے کی دعا

(۴۷۷) حضرت سیدنا عبداللہ ابن بشر السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے والد کے پاس تشریف لائے۔ میرے والد نے کھانا اور ستو اور کھجور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ سے اس میں سے کچھ لیا۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن بشر السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھجور تناول فرماتے اور اس کی گٹھلی اپنی شہادت کی انگلی اور بیچ والی انگلی کی پشت پر رکھ کر پھینکتے، پھر ان کے لیے یہ دعا دی:

''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْ مَارَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ''۔

ترجمہ: اے اللہ! ان کو جو تو نے رزق دیا ہے اس میں ان کے لیے برکت پیدا فرما، اور ان کی مغفرت کر اور ان پر رحم فرما۔

(۲۸۵) کھانے اور پانی وغیرہ سے تنکا دور کرنے کی دعا

(۴۷۸) حضرت سیدنا ابن کہیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو ابن اخطب رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانی طلب فرمایا، میں ایک لکڑی کے پیالہ میں پانی لے کر حاضر خدمت ہوا، اس میں ایک بال تھا، میں نے اس کو نکال کر پھینک دیا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر ارشاد فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ جَمِّلْهُ'' اے اللہ! اس کو جمال عطا فرما۔

ابن کہیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو ترانوے برس کی عمر میں سر

(۴۷۷) صحیح مسلم (۳/۱۶۱۶/۲۰۴۲) سنن ترمذی (۳۵۷۶) سنن ابو داود (۳۷۲۹) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۲/۱۰۹/۵۲۹۷)

اور داڑھی سیاہ ہونے کی حالت میں دیکھا۔

(۲۸۶) روزہ افطار کی دعا

(۴۷۹) حضرت سیدنا مروان بن المقفع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی داڑھی کو مشت میں لیا اور یکمشت پر جو زائد تھی اس کو کاٹ دیا اور فرمایا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے:

''ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ''۔

ترجمہ: پیاس جاتی رہی، رگیں تر ہونے لگیں اجر ثابت ہوگا اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

(۴۸۰) حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب افطار فرماتے یہ دعا پڑھتے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ مَا فَطَرْتُ''۔

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے جس نے میری مدد فرمائی تو میں نے روزہ رکھا اور مجھ کو رزق عطا فرمایا تو میں نے افطار کیا۔

(۴۸۱) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ''۔

ترجمہ: اے اللہ! تیری رضا کے لیے ہم نے روزہ رکھا، اور تیرے رزق پر افطار کیا، پس تو ہماری طرف سے اس کو قبول فرمالے، بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

---

(۴۷۹) ابوداود (۲/۳۰۶/۲۳۵۷) سنن الکبریٰ للنسائی (۲/۲۵۵/۳۳۲۹) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۲/۳۷۲۔۳۷۳/۱۸۰۴)

(۴۸۰) شرح السنۃ (۶/۲۶۵/۱۷۴۱)

(۴۸۱) معجم الکبیر (۱۲/۱۱۳۱۔۱۱۴/۱۲۷۲۰)

(۲۸۷) روزہ افطار کرنے کے وقت کی دعا

(۴۸۲) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: بے شک روزہ دار کی بوقت افطار دعا رد نہیں کی جاتی۔

حضرت سیدنا ابن ملیکہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا وہ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ تَغْفِرْلِیْ''۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو ہر شی کو وسیع ہے کہ تو میری مغفرت فرمادے۔

(۲۸۸) کسی قوم کے پاس افطار کرتے وقت کی دعا

(۴۸۳) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی قوم کے پاس افطار فرماتے تو ان کو یہ دعا دیتے:

''اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ''۔

ترجمہ: روزہ دار لوگ تمہارے پاس روزہ افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں، فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

(۲۸۹) کھانے اٹھائے جانے کے وقت کی دعا

(۴۸۴) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد

---

(۴۸۲) سنن ابن ماجہ (۱/ ۵۵۷/ ۱۷۵۳) شعب الایمان (۳/ ۴۰۷/ ۳۹۰۴۔۳۹۰۵، ۴۰۸/ ۳۹۰۶) تاریخ دمشق (۲/ ۷۷۳)

(۴۸۳) سنن ابوداود (۳/ ۳۶۷/ ۳۸۵۴) شرح السنۃ (۱۲/ ۲۸۲۔۲۸۳/ ۳۳۲۰)

نقل کرتے ہیں: ''اِنَّ الرَّجُلَ لَیَضَعُ طَعَامَہٗ فَمَا یَرْفَعُ حَتّٰی یُرْفَعُ لَہٗ'' بے شک ایک شخص اپنا کھانا رکھتا ہے، پس وہ اس کو نہیں اٹھاتا ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایسا کیوں ہوتا ہے؟ فرمایا: جب کھانا رکھتا ہے بسم اللہ پڑھتا ہے اور جب اٹھاتا ہے الحمد للہ کثیرا (اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد ہے) پڑھتا ہے۔

(۲۹۰) دسترخوان اٹھانے کی دعا

(۴۸۵) حضرت سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دسترخوان کے اٹھائے جانے کے وقت یہ دعا پڑھتے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا''۔

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ایسی تعریف جو بہت ہو اور پاک ہو اور بابرکت ہو، اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں۔

(۲۹۱) ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

(۴۸۶) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل قباء میں سے ایک انصاری شخص نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی۔ ہم بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گئے،

---

(۴۸۴) معجم الاوسط (۵/۲۰۹/۵۱۰۴)

(۴۸۵) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۹/۵۸۰/۵۴۵۸۔۵۴۵۹) سنن ترمذی (۳۴۵۶) سنن ابو داود (۳۸۴۹) سنن الکبریٰ للنسائی (۶۸۹۷)

(۴۸۶) شعب الایمان (۴/۹۱/۴۳۷۷) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۳۵۲۔موارد)

پس جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھانا تناول کیا اور اپنا ہاتھ دھویا یوں فرمایا کہ اپنے دونوں ہاتھ دھوئے تو یہ دعا پڑھی:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ رَبِّیْ وَلَا مُكْفِیٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَاَسْقٰى مِنَ الشَّرَابِ وَ كَسَا مِنَ الْعُرْیِ وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے جو کھلاتا ہے خود کھاتا نہیں، اور اس نے ہم پر احسان کیا تو ہمیں ہدایت عطا فرمائی، اور ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہر اچھی نعمت ہم کو عطا فرمائی، اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو بالکل رخصت کر کے یا کافی سمجھتے ہوئے یا ناشکری کرتے ہوئے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہم کو کھانا کھلایا اور جس نے ہم کو پانی پلایا اور کپڑا پہنا کر ہمارے ستر کو چھپایا اور گمراہی سے ہم کو ہدایت دی، اور اندھے پن سے بینائی دی، اور اپنی بہت ساری مخلوق پر ہم کو فضیلت بخشی، اللہ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں جو تمام جہانوں والوں کا رب ہے۔

(۲۹۲) کھانے پر حمد الٰہی کرنے کا ثواب

(۴۸۷) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کوئی لقمہ کھانا کھاتا ہے یا کوئی گھونٹ پانی پیتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔

(۲۹۳) صبح وشام کھانے سے فراغت کے وقت کی دعا

(۴۸۸) حضرت سیدنا حارث ابن الحارث الازدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ صبح کے

(۴۸۷) صحیح مسلم (۴/۲۰۹۵/۲۷۳۴) سنن ترمذی (۴/۲۶۵/۱۸۱۶) مسند ابو یعلیٰ (۷/۲۹۸)۔

کھانے اور شام کے کھانے سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَطْعَمْتَ وَاَسْقَيْتَ وَاَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ غَيْرَ مَكْفُوْرٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ''۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے، تو نے ہی کھلایا اور پلایا اور تو نے ہی سیر کیا اور پیاس بجھائی، اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی حمد ہے ہم اس کھانے کی ناشکری کرتے ہوئے بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں۔

(۲۹۴) کھانے کے بعد ذکر الٰہی کی فضیلت

(۴۸۹) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ اپنے کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نماز کی کثرت کرو اور کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بغیر مت سونا ورنہ اس کی وجہ سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔

(۲۹۵) روزہ دار دعوت میں شرکت کے وقت کیا پڑھے؟

(۴۹۰) حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد قدسی مروی ہے: تم میں کسی کو جب دعوت دی جائے تو چاہیے کہ اس کو قبول کر لے، پس اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھائے اور اگر روزہ دار ہو تو اس کو برکت کی دعا دے۔

(۲۹۶) دعوت طعام دینے کا طریقہ

(۴۹۱) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے

۲۹۹/۴۳۳۲) شرح السنۃ (۱۱/۲۸۰/۲۸۳۱)

(۴۸۹) معجم الاوسط (۵/۱۶۳/۴۹۵۲) شعب الایمان (۵/۱۲۴/۶۰۴۴)

(۴۹۰) معجم الکبیر (۱۰/۲۳۱/۱۰۵۶۳)

(۴۹۱) صحیح مسلم (۳/۱۶۱۴) دلائل النبوۃ للبیہقی (۶/۹۱)

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرو: اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو صبح کا کھانا ہمارے ساتھ تناول فرمانا منظور فرمالیں۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں یہ پیغام لیے حاضر ہوا اور آپ کو یہ پیغام پہنچایا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو صاحبان میرے پاس ہیں ان کی بھی دعوت ہے یا نہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! ان کی بھی دعوت ہے، پس آپ نے حاضرین سے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔

(۲۹۷) سفر میں نکلنے کے وقت کی دعا

(۴۹۲) حضرت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی مروی ہے: جو شخص اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلے اور یہ دعا پڑھے:

''اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اسی پر بھروسہ کیا، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ عبادت کی قوت۔

اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اس کو اس جگہ کی بھلائی جہاں وہ رہ رہا ہے عطا فرمائے گا اور اس جگہ کا شر جہاں وہ جا رہا ہے اس سے دور فرمائے گا۔

(۴۹۳) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن سرجس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سفر فرماتے یہ دعا پڑھتے:

''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ''۔

---

(۴۹۳) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/۲۴۸/۸۸۰۱) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (۵/۴۹۷/ ۳۴۳۹)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور اہل وعیال میں تو ہی ہمارا خلیفہ ہے۔ اے اللہ! ہمارے سفر میں تو ہمارا ساتھی ہو جا، اور ہمارے اہل میں ہمارا خلیفہ ہو جا، اے اللہ! سفر کی مشقت اور گھر بار میں بری واپسی سے اور بسنے کے بعد بگڑنے سے، اور مظلوم کی بددعا اور اہل ومال میں برائی دیکھنے سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۴۹۴) حضرت سیدنا براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سفر میں تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ بَلَاغًا یُبْلِغُ خَیْرًا وَّمَغْفِرَۃً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ ھَوِّلْ عَلَیْنَا السَّفَرَ وَ اَطْوِلْنَا الْاَرْضَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ کَاٰبَۃِ الْمُنْقَلِبِ''۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایسی تبلیغ کا سوال کرتا ہوں جو بھلائی اور تیری خوشنودی تک پہنچا دے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، اور سفر میں تو ہی ساتھی ہے، اور اہل و عیال میں تو ہی خلیفہ ہے، اے اللہ! ہمارے اوپر سفر کو آسان فرما دے اور زمین کو ہمارے لیے لپیٹ دے، اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت اور گھر بار میں برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔

(۴۹۵) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سفر میں تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَاَشْغَلْنَا بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی سَفَرِنَا وَ اَطْوِلْنَا بُعْدَہٗ''۔

ترجمہ: اے اللہ! اہل میں تو ہی خلیفہ اور سفر میں تو ہی ساتھی ہے، اے اللہ! میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتا ہوں اور ہم کو ان کاموں میں مشغول فرما جو تجھ کو پسند ہیں اور

---

(۴۹۴) مسند ابویعلیٰ (۲/۲۲۶/۱۶۶۳)

جن پر تو خوش ہے اے اللہ! سفر پر ہماری مدد فرما اور اس کی دوری کو ہمارے لیے لپیٹ دے۔

(۴۹۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بھی سفر کا ارادہ کیا تو سفر کے لیے کھڑے ہوتے اور یہ دعا پڑھتے:

”اَللّٰھُمَّ بِكَ اِنْتَشَرْتُ وَاِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ وَبِكَ اِعْتَصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَرَجَآئِیْ اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَمَالَا اِھْتَمَّ بِہٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ وَزَوِّدْنِیْ التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرِ حَیْثُ مَاتَوَجَّھْتُ“۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری ہی مدد کے ساتھ سفر کرتا ہوں، اور تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اور تجھ کو ہی پکڑتا ہوں، اے اللہ! تو ہی میرا بھروسہ اور میری امید ہے، اے اللہ! تو میرے لیے ان سب چیزوں سے کافی ہو جا جو مجھ کو غم میں مبتلا کریں، اور ان چیزوں سے جن کا میں فکر نہ کروں تو اس کو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اور تو مجھ کو تقویٰ کا توشہ عطا فرما اور میرے گناہ بخش دے اور مجھے خیر کی طرف متوجہ فرما جدھر وہ خیر متوجہ ہو۔

اس دعا کے پڑھنے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر سے نکلتے تھے۔

(۲۹۸) جب رکاب میں پاؤں رکھے کیا پڑھے؟

(۴۹۷) حضرت سیدنا علی بن ربیعہ الاسدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ سواری کے پاس تشریف لائے۔ جب رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ کو پڑھا، جب سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو یہ دعا پڑھی:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّالَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ“۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے ہی تعریف ہے جس نے ان چیزوں کو ہمارے لیے مسخر

---

(۴۹۶) مسند ابو یعلیٰ (۵/۱۵۷۔۱۵۸/۲۷۷۰)

(۴۹۷) سنن ترمذی (۵/۵۰۱/۳۴۴۶) سنن ابو داود (۳/۳۴/۲۶۰۲) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/۲۴۸/۸۸۰۰) مسند ابو یعلیٰ (۱/۴۳۹/۵۸۶)

کر دیا اور ہم تو ایسے نہ تھے جو ان کو قابو میں کر لیتے اور ہم کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا اور تین مرتبہ الحمد للہ کہا، پھر یہ دعا پڑھی:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ''۔

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس میرے گناہوں کو بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

اور فرمایا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک روز اسی کی مثل فرمایا، پھر ہنسے، میں نے دریافت کیا کہ آپ کس چیز سے ہنسے، فرمایا: ''لَعَجَبَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّهٗ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ'' اپنے اللہ تعالیٰ کے تعجب کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

(۲۹۹) سوار ہونے کے وقت بسم اللہ پڑھنا

(۴۹۸) حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مروی ہے: بے شک ہر اونٹ کی پیٹھ پر شیطان ہوتا ہے، پس جب تم اس پر سوار ہو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔

(۳۰۰) سوار ہو کر کیا پڑھے؟

(۴۹۹) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سفر فرماتے اور اپنی سواری پر سوار ہو جاتے تو اپنی انگلی سے اشارہ فرما کر یہ دعا پڑھتے: حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے دکھایا کہ اس طرح اشارہ فرماتے تھے:

''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْنَا بِنُصْحٍ وَ اَقْبِلْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

(۴۹۹) سنن ترمذی (۵/۴۹۷/۳۴۳۸) سنن الکبریٰ للنسائی (۱۴/۴۶۰/۷۹۳۸)

اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلِبِ ''۔

ترجمہ: اے اللہ! سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور گھر میں تو ہی خلیفہ ہے، اے اللہ! خیر خواہی کے ساتھ تو ہمارا ساتھی ہو جا، اور اپنی حفاظت کے ساتھ ہم کو واپس لوٹا دے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارے اوپر سفر کو آسان فرما، اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور بری واپسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۵۰۰) حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے محل کے دروازے سے نکلے اور اپنا پیر رکاب میں رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے یہ دعا پڑھی:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَرَّمَنَا وَحَمَلَنَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَفَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے جس نے ہم کو مکرم بنایا، اور خشکی تری میں ہم کو سوار کیا، اور ہم کو پاکیزہ رزق عطا فرمایا، اور اپنی مخلوق میں سے اکثر پر ہم کو فضیلت دی، اللہ تعالیٰ پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر بنا دیا، اور ہم اس کو تابع کرنے والے نہیں تھے، بے شک ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھی:

''رَبِّ اغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ'' میرے پروردگار مجھ کو بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

پھر فرمایا کہ میں نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے: ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ''۔

(۳۰۱) کشتی میں سوار ہونے کی دعا

(۵۰۱) حضرت سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما سے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد مروی ہے: میری امت کے لیے غرق ہونے سے امان ہے، جب وہ کشتی میں سوار ہوں یہ دعا پڑھیں:

''بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ الرَّحِیْمُ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ''۔الخ

ترجمہ: اس کا چلنا اور رکنا بالیقین اللہ کے نام سے ہے، میرا رب بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے اور ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی جیسی قدر پہچاننا واجب تھی ایسی نہ پہچانی۔

(۳۰۲) سفر میں جاتے وقت کی دعا

(۵۰۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا جو سفر کا ارادہ کر رہا تھا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور ہر بلندی پر اللہ اکبر کہنے کی۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لیے دعا فرمائی:

''اَللّٰهُمَّ اَزْوِلَهُ الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَر'' اے اللہ! اس کے لیے زمین کو لپیٹ دے اور اس پر سفر کو آسان فرما۔

(۵۰۳) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں سفر کا ارادہ کرتا ہوں مجھ کو

---

(۵۰۱) مسند ابو یعلیٰ (۱۲/۱۵۲/۶۷۸۱) تاریخ دمشق (۱۶/۱۸۲/۲) معجم الکبیر (۱۲/۹۷/۱۲۶۶۱) معجم الاوسط (۶/۱۸۴/۶۱۳۶)

(۵۰۲) سنن ترمذی (۵/۵۰۰/۳۴۴۵) سنن ابن ماجہ (۲/۹۲۶/۲۷۷۱) صحیح ابن خزیمہ (۴/۱۴۹/۲۵۶۱) شرح السنۃ (۵/۱۴۲۔۱۴۳/۱۳۴۶)

(۵۰۳) سنن ترمذی (۵/۵۰۰/۳۴۴۴) صحیح ابن خزیمہ (۴/۱۳۸/۲۵۳۲)

کوئی توشہ دیجئے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى" اللہ تعالیٰ تجھ کو تقویٰ کا توشہ دے۔

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اور زیادہ فرمایئے، ارشاد فرمایا: "وَغَفَرَ ذَنْبَكَ" اور اللہ تعالیٰ تیرے گناہ کو بخش دے۔

اس نے کہا: اور زیادہ کیجئے، ارشاد فرمایا: "وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتَ" اللہ تعالیٰ تجھ کو خیر کی طرف متوجہ کرے جدھر بھی خیر متوجہ ہو۔

(۵۰۴) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کب؟ اس نے کہا کل ان شاء اللہ۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: یہ دعا پڑھے:

"فِي حِفْظِ اللهِ وَفِي كَنِفِهٖ وَزَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ اَوْ قَالَ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کے انتہائی قرب میں رہو اور اللہ تجھ کو تقویٰ کا توشہ دے، اور تیرے گناہ کو بخش دے، اور تجھ کو خیر میں متوجہ فرمائے جدھر بھی تو متوجہ ہو، یا فرمایا: جہاں بھی وہ خیر متوجہ ہو۔

(۳۰۳) کسی کو رخصت کرنے کی دعا

(۵۰۵) حضرت سیدنا عبداللہ بن یزید الخطمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی لشکر کی مشایعت فرماتے (یعنی رخصت کرنے کے لیے ان کے ساتھ چلتے) تو ثنیۃ الوداع تک پہنچتے، وہاں پہنچ کر یہ دعا دے کر رخصت فرماتے:

"اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ"۔

---

(۵۰۵) سنن ترمذی (۵/۴۹۹/۳۴۴۳) سنن ابو داود (۲/۳۴/۲۶۰۱) شرح مشکل الآثار (۱۵/۱۹۶/۵۹۴۲) معرفۃ الصحابہ (۴/۱۸۰۴/۴۵۶۲) معجم الاوسط (۵/۶۰/۴۶۶۷)

ترجمہ: میں تمہارا دین اور امانت اور تمہارے اعمال کے خواتیم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(۳۰۴) جب کسی کو الوداع کرے تو کیا کہے؟

(۵۰۶) حضرت سیدنا موسیٰ بن وردان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے ان کو رخصت کرنے کے وقت کی دعا تعلیم فرمائی جو دعا ان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم فرمائی تھی، وہ یہ دعا تھی:

''أَسْتَوْدِعُكُمُ اللهُ الَّذِيْ لَا يُضِيْعُ وَدَائِعَهٗ'' میں تم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں جو امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔

(۳۰۵) حج کا ارادہ کرنے والے کو کیا دعا دے؟

(۵۰۷) حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک غلام حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا: میں حج کا ارادہ کرتا ہوں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ساتھ چلے، پھر یہ دعا دی:

''يَا غُلَامُ زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ وَكَفَاكَ الْهَمَّ''۔

ترجمہ: اے لڑکے! تجھ کو اللہ تعالیٰ تقویٰ کا توشہ عطا فرمائے اور تجھ کو خیر میں متوجہ فرمائے اور غم سے تیری کفایت فرمائے۔

جب وہ لڑکا حج سے واپس لوٹا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آ کر سلام کیا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی طرف اپنا سر اٹھا کر ارشاد فرمایا: ''يَا غُلَامُ قَبَّلَ اللهُ حَجَّكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَأَخْلَفَ نَفَقَتَكَ'' اے لڑکے! اللہ تیرا حج قبول فرمائے اور تیرے گناہ کو بخش دے اور تیرے خرچ کا بدل عطا فرمائے۔

---

(۵۰۶) سنن ابن ماجہ (۲/۹۴۳/۲۸۲۵)

(۵۰۷) معجم الکبیر (۱۲/۲۲۶/۱۳۱۵۱) معجم الاوسط (۵/۱۶/۴۵۴۸) مجمع الزوائد (۳/۲۱۱)

(۳۰۶) اپنے اہل وعیال کو رخصت کرتے وقت کیا پڑھے؟

(۵۰۸) حضرت سیدنا موسیٰ بن وردان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: کیا میں تم کو وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائے ہیں؟ جب تو کسی سفر کا ارادہ کرے یا کسی جگہ جائے تو اپنے اہل سے کہہ: ''اَسْتَوْدِعُکُمُ اللهَ الَّذِیْ لَایُخَیِّبُ وَدَائِعَهٗ'' میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں جو اپنی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔

(۳۰۷) جب کسی کا چوپایہ بدک جائے کیا پڑھے؟

(۵۰۹) حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ جب تم میں کسی کا چوپایہ بدک جائے یعنی وحشت زدہ ہو کر بھاگ جائے کسی ویران زمین میں، پس چاہیے کہ وہ پکارے: ''یَا عِبَادَ اللهِ اِحْسِبُوْهُ یَا عِبَادَ اللهِ اِحْسِبُوْهُ'' اے اللہ کے بندو! اس کو روک لو، اے اللہ کے بندو! اس کو روک لو۔

پس بے شک اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ ضرور حاضر ہوگا جو اس کو روک لے گا۔

فائدہ: وہابیوں کے رئیس مولوی شوکانی تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین میں لکھتے ہیں کہ مجمع الزوائد میں ہے کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں اور آگے لکھتے ہیں: ''وَفِی الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عَلٰی جَوَازِ الْاِسْتِعَانَةِ بِمَنْ لَّا یَرَاهُمُ الْاِنْسَانُ مِنْ عِبَادِ اللهِ مِنَ الْمَلَائِکَةِ وَصَالِحِی الْجِنِّ وَلَیْسَ فِیْ ذٰلِكَ بَأْسٌ کَمَا یَجُوْزُ لِلْاِنْسَانِ اَنْ یَّسْتَعِیْنَ بِبَنِیْ اٰدَمَ اِذَا عَثَرَتْ دَابَّتُهٗ اَوِ انْفَلَتَتْ''۔

اس حدیث مبارکہ میں اس بات کی دلیل ہے کہ استعانت جائز ہوگی اس کے لیے جس کو انسان نہ دیکھتا ہو اللہ کے بندوں سے یعنی فرشتوں اور نیک جنوں سے اور اس میں کوئی حرج

---

(۵۰۸) سابقہ حوالہ (۵۰۶)

(۵۰۹) مسند ابو یعلیٰ (۹/۱۷۷/۵۲۶۹) معجم الکبیر (۱۰/۲۱۷/۱۰۵۱۸)

بہتر یہ ہے کہ انسان کو چاہیے کہ بنی آدم سے غائبانہ مدد طلب کرے جب اس کا چوپایہ دوڑ جائے یا بے قابو ہو جائے۔

(۳۰۸) چوپائے کو ٹھوکر لگے تو کیا پڑھے؟

([illegible]) حضرت سیدنا اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پیچھے سواری پر سوار تھا کہ ہمارے اونٹ کو ٹھوکر لگ گئی، میں نے کہا: ''تعس الشیطان'' (شیطان برباد ہو) تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تعس الشیطان'' نہ کہو اس لیے کہ وہ اس کے کہنے سے بڑائی کی وجہ سے پھول کر بہت بڑا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ کوٹھے کی مثل ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: میرے کہنے سے ایسا ہوا لیکن بسم اللہ کہو کہ وہ اس سے ذلیل ہو کر بہت چھوٹا ہو جاتا ہے حتی کہ وہ مکھی کی مثل ہو جاتا ہے۔

(۳۰۹) شوخ سواری پر سوار ہو تو کیا پڑھے؟

([illegible]) حضرت سیدنا یونس بن عبید رحمۃ اللہ تعالی عنہ نقل فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شوخ چوپایہ پر سوار ہو تو وہ اس کے کان میں یہ آیت پڑھ لے: ''اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ۝'' (آل عمران: ۸۳) کیا وہ اللہ تعالی کے دین کے سوا اور کسی طریقہ کو تلاش کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی کے سامنے سب سر جھکے ہوئے ہیں جتنے آسمانوں میں اور زمین میں ہیں خوشی سے اور بے خوشی سے اور سب اللہ تعالی کی طرف لوٹائے جائیں گے۝

تو وہ اللہ تعالی کے حکم سے ٹھہر جائے گا۔

(۳۱۰) ٹھوکر لگ کر انگلی خون آلود ہو جائے تو کیا پڑھے؟

([illegible]) حضرت سیدنا ابن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی انگشت

مبارک کسی غزوہ میں خون آلود ہوگئی تو اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ شعر پڑھا:

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَالَقِيْتِ

”تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوگئی ہے اور اللہ ہی کے راستہ میں ہے وہ جس سے تو نے ملاقات کی ہے یعنی جو چیز تجھ کو پیش آئی وہ اللہ ہی کے راستہ میں پیش آئی ہے“۔

(۳۱۱) سفر میں حدی خوانی کا بیان

(۵۱۳) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سفر میں ساتھ تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اے ابن رواحہ! اترو اور سواریوں کو حرکت دو (یعنی حُدی خوانی کرو جس سے سواریاں حرکت میں آئیں، تیز چلیں) ابن رواحہ نے کہا: میں نے اس حدی خوانی کو ترک کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات سنو اور اطاعت کرو، پس ابن رواحہ اوپر سے کود پڑے اور پڑھنا شروع کر دیا:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سِكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقِيْنَا

”اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے، پس ہم پر سکینہ نازل فرما اور ہمارے قدموں کو جما دے اگر ہم دشمن سے ملاقات کریں“۔

(۵۱۴) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حُدی خواں تھا جس کو انجشہ کہا جاتا ہے اور وہ خوش آواز تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے

---

(۵۱۰) سنن ابوداود (۴/۲۹۶/۴۹۸۲) شعب الایمان (۴/۳۰۲/۵۱۸۴_۵۱۸۵) معرفۃ الصحابہ (۶/۳۱۸۲/۷۳۱۶)

(۵۱۲) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۶/۱۹/۲۸۰۲) صحیح مسلم (۳/۱۴۱۲/۱۷۹۶) مسند ابو یعلی (۳/۱۰۱_۱۰۲/۱۵۳۳) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۴/۵۳۸_۵۳۹/۶۵۷۷)

(۵۱۳) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/۷۰/۸۲۵۱)

(۵۱۴) صحیح بخاری (۱۰/۵۹۴/۶۲۱۱) صحیح مسلم (۴/۱۸۱۲/۲۳۲۳) مسند ابو یعلی (۵/۲۵۰/

فرمایا: ''رویدك یا انجشة لا تکسر القواریر'' اے انجشہ! ٹھہر جاؤ، آبگینوں کو نہ توڑنا۔

حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے عورتوں کے ضعف کا ارادہ فرمارہے تھے۔

(۳۱۲) سفر میں سحری ہو جائے تو کیا پڑھے؟

(۵۱۵) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سفر میں ہوتے اور سحر ہوتی تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بِلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبُّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ''۔

ترجمہ: سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور ہمارے اوپر اس کے بہترین کرم کو سن لیا، ہمارا رب سفر میں ہمارا ساتھی ہے، اور اس نے ہم پر فضل فرمایا دوزخ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہوئے۔

(۳۱۳) سفر میں صبح کی نماز پڑھے تو کیا پڑھے؟

(۵۱۶) حضرت سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب صبح کی نماز پڑھتے، راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں مگر فی سفر (سفر میں) بھی کہا یعنی صبح کی نماز جب سفر میں پڑھتے اپنی آواز بلند فرماتے یہاں تک کہ آپ کے اصحاب بھی سن لیتے:

''اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ

(۲۸۶۸) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۵۸۰۱/۱۱۹/۱۳)

(۵۱۵) صحیح مسلم (۲۷۱۸،۲۰۸۶/۴) صحیح ابن خزیمہ (۲۵۷۱،۱۵۲/۴)

(۵۱۶) سابقہ حوالہ (۱۲۸)

دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ جَعَلْتَ اِلَيْهَا مَرْجِعِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے دین کو سنوار دے جس کو تو نے میرے ہر کام کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے، اے اللہ! میری دنیا درست فرمادے جس میں تو نے میرا گزر بنایا ہے (تین مرتبہ) اور اے اللہ! میری آخرت درست کردے جس کو تو نے میری لوٹنے کی جگہ بنایا ہے، (تین مرتبہ) اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں (تین مرتبہ) جس کو تو عطا کردے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو منع کردے اس کو کوئی دینے والا نہیں، اور کسی امیر کی دولت اس کو تیرے عذاب سے فائدہ نہیں دے سکتی۔

(۳۱۴) کسی گھاٹی میں چڑھے تو کیا پڑھے؟

(۵۱۷) حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب کسی گھاٹی پر ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، اور جب کسی پہاڑ پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے، اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

(۵۱۸) حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قوم نے ایک گھاٹی میں گزرنا شروع کیا۔ جب کوئی شخص اس کے اوپر چڑھتا بلند آواز سے پکارتا: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے۔

---

(۵۱۷) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۶/۱۳۵/۲۹۹۳۔۲۹۹۴) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/۲۵۶/۸۸۲۵) شرح السنۃ (۵/۱۴۸/۱۳۵۰) صحیح ابن خزیمہ (۴/۱۴۹/۲۵۶۲)

(۵۱۸) صحیح بخاری (۶۴۰۹) صحیح مسلم (۲۷۰۴) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/۲۵۵/۸۸۲۴) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۳/۸۴/۸۰۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم کسی بہرے یا کسی غائب کو نہیں پکار رہے ہو، پھر ارشاد فرمایا: اے موسیٰ (عبداللہ بن قیس) کیا میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ پر دلالت نہ کروں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! ضرور ارشاد فرمایئے، ارشاد فرمایا، پڑھو: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ'' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ طاعت کی قوت ہے۔

(۳۱۵) جب کسی وادی پر چڑھے تو کیا پڑھے؟

(۵۱۹) حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو لوگ ایک وادی پر چڑھے اور ''اَللهُ اَكْبَرُ'' اور ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ'' کو جہراً پڑھا اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے اپنی آواز کو بلند کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اے لوگو اپنے نفس پر نرمی کرو، جسے تم پکارے رہے ہو وہ بہرا نہیں، بے شک وہ بہت سننے والا قریب ہے، بے شک وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اس کو تین مرتبہ دہرایا۔

حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ کو سنا کہ میں پڑھ رہا ہوں، اور میں آپ کے پیچھے تھا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ'' ارشاد فرمایا: پیارے عبداللہ بن قیس! کیا میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ پر دلالت نہ کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! میرے والدین آپ پر قربان، ارشاد فرمایا: وہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ'' ہے۔

(۳۱۶) جب کسی اونچی جگہ پر چڑھے تو کیا پڑھے؟

(۵۲۰) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۵۱۹) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۶/۱۳۵، ۲۹۹۲ و ۷/۴۷۰، ۴۲۰۵) صحیح مسلم (۴/۲۰۷۶/ ۲۷۰۴)

(۵۲۰) صحیح بخاری (۱۷۹۷۔۳۰۸۴۔۴۱۱۶۔۳۳۸۵) صحیح مسلم (۱۳۴۴) سنن الکبریٰ للنسائی (۲/

جب کسی لشکر یا سفر پر سے یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے اور کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے سلطنت اور تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

"اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ حَامِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ"۔

ترجمہ: ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے، اپنے رب کے لیے سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا، اور اپنے بندے کی مدد فرمائی، اور تمام لشکر کو اس نے تنہا شکست دی۔

(۳۱۷) بلندی پر چڑھنے کی دعا

(۵۲۱) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سفر کا ارادہ کیا، وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور ہر بلندی پر تکبیر کی وصیت کرتا ہوں۔

(۵۲۲) حضرت سیدنا ابو عثمان حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے۔ قوم جب بھی بلندی پر چڑھتی تو تکبیر کہتی تو

۷۷۴/۴۲۴۳) مصنف عبدالرزاق (۵/۱۵۷/۹۲۳۵) معجم الکبیر (۱۲/۲۸۳/۱۳۳۷۱)

(۵۲۲) صحیح بخاری (۲۳۸۴_۲۳۸۶) صحیح مسلم (۴/۲۰۷۷/۲۷۰۴) مسند ابو یعلی (۲۳۱/۱۳/۷۲۵۲)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر نرمی کرو، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو، لیکن تم سننے والے قریب والے کو پکار رہے ہو، فرمایا کہ میں کہتا ہوں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ" پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے کسی خزانے کی رہنمائی نہ کرو، وہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ" ہے۔

(۵۲۳) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب زمین کے کسی بلند حصے پر چڑھتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ"۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے لیے شرف ہے، ہر شرف پر اور تیرے لیے حمد ہے ہر حال میں۔

(۳۱۸) جب جنگل میں بھوت پریت بھٹکائیں تو کیا کرے؟

(۵۲۴) حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی کو محبوب رکھتا ہے، پس جب تم سبزہ زار زمین میں سفر کرو تو سواریوں کو اس میں چرنے کا موقع دو، اور ان کو منزلوں سے متجاوز نہ کرو (یعنی جو منزلیں مقرر ہیں، ان پر ان کو ٹھہرا کر کے جاؤ تاکہ ان کو آرام بھی مل جائے اور ان کو دانہ پانی بھی ملتا رہے) اور جب تم خشک زمین میں سفر کرو تو تیزی سے گزر جاؤ، اور اپنے اوپر رات کے سفر کو لازم پکڑو، پس بے شک زمین رات میں لپیٹ دی جاتی ہے، اور اگر تم کو بھوت پریت بے راہ کر دیں تو اذان دو اور راستہ کے درمیان میں نماز پڑھنے سے بچو، پس بے شک وہ درندوں کی گزرگاہ اور سانپوں کی پناہ گاہ ہے۔

---

(۵۲۳) مسند ابویعلیٰ (۷/ ۲۶۷/ ۴۲۹۷) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۳۳)

(۵۲۴) سنن ابوداود (۳/ ۲۸/ ۲۵۷۰) سنن ابن ماجہ (۲/ ۱۲۴۰/ ۳۷۷۲) صحیح ابن خزیمہ (۴/ ۱۴۵/ ۲۵۴۹)

(۳۱۹) جب کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ ہو تو کیا پڑھے؟

(۵۲۵) حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے اس ذات کی قسم کھائی جس نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو پھاڑا کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی بستی کو جس میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے ہوں نہیں دیکھا مگر جب ان کو دیکھا تو یہ دعا پڑھی:

''اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبِّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبِّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا''۔

ترجمہ: اے آسمانوں کے رب اور ان چیزوں کے جن پر وہ سایہ فگن ہیں، اور ساتوں زمینوں کے رب، اور ان کے جن کو وہ اٹھائے ہوئے ہیں، اور شیاطین کے رب، اور ان کے جن کو انہوں نے گمراہ کیا، اور ہواؤں کے رب، اور ان چیزوں کے جن کو انہوں نے اڑایا، پس بے شک ہم تجھ سے اس بستی کی بھلائی اور اس کے رہنے والوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے اس کے شر اور اس کے اہل کے شر اور جو اس میں ہے اس کے شر سے پناہ چاہتے ہیں۔

(۳۲۰) جب مدینہ منورہ پر متوجہ ہو تو کیا پڑھے؟

(۵۲۶) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! قوم کس چیز سے ڈرتی تھی جس کی وجہ سے جب وہ مدینہ منورہ پر متوجہ ہوئے تو پڑھتے تھے

---

(۵۲۵) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۶/۴۲۵۔۴۲۶/۲۷۰۹) سنن الکبریٰ للنسائی (۱/۴۰۰/۱۲۹۶، ۵/۲۶۵/۸۸۲۷) صحیح ابن خزیمہ (۴/۱۵۰/۲۵۶۵) المعجم الکبیر (۸/۳۳۔۳۴/۷۲۹۹)

(۵۲۶) میزان الاعتدال (۳/۳۹۷/۶۹۱۴)

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِیْھَا رِزْقًا وَّقَرَارًا" اے اللہ! ہمارے لیے اس میں رزق عطا فرما اور قرار بنا دے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "کَانُوْا یَتَخَوَّفُوْنَ من جَوْرِ الْوُلَاۃِ وَ قُحُوْطِ الْمَطَرِ" وہ ڈراتے تھے حاکموں کے ظلم اور بارش کے قحط سے۔

(۵۲۷) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عسفان سے لوٹتے ہوئے قافلہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ پر متوجہ ہوئے، ارشاد فرمایا: "اٰئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" ہم واپس لوٹنے والے ہیں، اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ مدینہ منورہ میں داخل ہونے تک برابر یہی ارشاد فرماتے رہتے۔

(۵۲۸) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی زمین پر متوجہ ہوتے جس میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الْاَرْضِ وَخَیْرِ مَا جَمَعْتَ فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَمَعْتَ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حَمَاھَا وَاَعِذْنَا وَبَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا"۔

ترجمہ: اے اللہ! اس زمین کی بھلائی اور اس میں جو تو نے جمع فرمایا ہے اس کی خیر کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اور اس کے شر اور اس میں تو نے جمع فرمایا ہے اور اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! ہم اس کا حمی (وہ جگہ جس کی حفاظت کی جاتی ہے) عطا فرما اور اس کی وباء سے پناہ عطا فرما، اور ہم کو اس کے اہل کی طرف محبوب بنا دے، اور اس کے اہل کے صالحین کو ہماری طرف محبوب بنا دے۔

(۳۲۱) جب کسی منزل پر اترے تو کیا پڑھے؟

(۵۲۹) حضرت سیدتنا خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

(۵۲۷) سنن الکبریٰ للنسائی (۲/۴۷۸/۴۲۲۴) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۶/ ۱۹۲۔ ۱۹۳/

ارشاد فرمایا: جو شخص کسی منزل پر اترے، پھر یہ دعا پڑھے:

''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ '' میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی ہر اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جس کو اس نے پیدا کیا۔

تو کوئی چیز اس کو نقصان نہیں دے گی یہاں تک کہ اس منزل سے کوچ کرے۔

(۵۳۰) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب کسی منزل پر اترتے تھے تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ سواریوں کے کجاوے کھول دیئے جاتے۔

(۳۲۲) سفر سے واپس آنے کی دعا

(۵۳۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سفر سے واپس تشریف لاتے تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھتے:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ حَامِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور حمد ہے، وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے، ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اپنے رب کو ہم سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دیا اور اس نے اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور لشکروں کو اکیلے شکست دی۔

۳۰۸۵۔۳۰۸۶، ۱۰/۳۹۸، ۵۹۶۸، ۵۶۹/۶۱۸۵) صحیح مسلم (۲/۹۸۰/۱۳۴۵)

(۵۲۹) صحیح مسلم (۴/۲۰۸۰/۲۷۰۸) سنن ترمذی (۵/۴۹۶/۳۴۳۷) صحیح ابن خزیمہ (۴/۱۵۰۔ ۲۵۶۶/۱۵۱)

(۵۳۰) سنن ابوداود (۳/۲۴/۲۵۵۱) معجم الاوسط (۲/۹۸/۱۳۷۶)

(۵۳۱) سابقہ حوالہ (۵۲۰)

(۳۲۳) سفر سے واپسی پر اہل وعیال کے پاس داخل ہونے کی دعا

(۵۳۲) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سفر میں نکلنے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الضَّیْعَۃِ فِی السَّفَرِ وَالْکَآبَۃِ فِی الْمُنْقَلَبِ۔ اَللّٰھُمَّ اقْبِضْ لَنَا الْاَرْضَ وَھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور اہل میں تو ہی خلیفہ ہے، اے اللہ! سفر میں ضائع ہونے اور واپس لوٹنے میں کسی برائی کے پیش آنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارے اوپر سفر کو آسان کردے۔

پھر جب واپس لوٹنے کا ارادہ فرماتے یہ دعا پڑھتے:

"اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت، تعریف کرنے والے ہیں۔

جب اپنے اہل پر داخل ہوتے یہ دعا پڑھتے:

"تَوْبًا تَوْبًا لِّرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا" ہم اپنے رب سے توبہ کرتے ہیں، ایسی توبہ، جو ہمارے اوپر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

(۳۲۴) غزوہ سے واپس آنے والے کو کیا دعا دی جائے؟

(۵۳۳) حضرت سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور سید

(۵۳۲) مسند ابویعلی (۴/۲۴۱/۲۳۵۳) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۶/۴۳۱/۲۷۱۶)
(۵۳۳) صحیح مسلم (۳/۲۱۰۷/۱۶۶۶) سنن ابوداود (۴/۷۳/۴۱۵۳۔۴۱۵۴) مسند ابویعلی (۳/

عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصاویر اور کتا ہو، حضرت سیدنا زید بن خالد الجہنی نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوطلحہ سے کہا: چلو ہم سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق پوچھتے ہیں۔ دونوں سیدہ کے پاس آئے، سیّدہ نے جواب دیا: مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ سے اس کے متعلق تو یاد نہیں پڑتا لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک غزوہ میں تھے۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واپسی کا مجھے علم ہوا تو میں نے اپنے گھر کی چھت کو ایک خاص قسم کا کپڑا پہنا دیا۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام داخل ہوئے میں نے استقبال کیا اور آپ کے ہاتھ کو پکڑ کر کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَصَرَكَ وَاَعَزَّكَ وَاَكْرَمَكَ" اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے جس نے آپ کی مدد کی، اور آپ کو عزت دی، اور آپ کا اکرام کیا۔

میں نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نظر کی تو چہرہ مبارک میں ناگواری محسوس کی یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں ایسا نہ کرتی۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال دیا اور اس کپڑے کے پاس تشریف لائے اور اس کو ہٹا دیا، پھر فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا اس میں جو ہم کو عطا فرمایا ہے کہ ہم پتھروں اور اینٹوں کو کپڑے پہنائیں۔ پس میں نے اس کپڑے کو دو تکیوں میں کر دیا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سہارا لگا کر تشریف فرما ہوئے اور اس کو ناپسند نہیں فرمایا۔

(۳۲۵) حاجی کو کیا دعا دی جائے؟

(۵۳۴) حضرت سیدنا سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ اس سال میں حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے ساتھ چلنے لگے اور فرمایا: اے لڑکے! اللہ تعالیٰ تیرا توشہ تقویٰ بنا دے، اور تجھے بھلائی کے کاموں کی طرف متوجہ کرے، اور تیری ضرورتیں پوری

۲۲۰/۱۴۳۲) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/۴۹۹/۹۷۶۴)

(۵۳۴) سابقہ حوالہ (۵۰۷)

کرے پھر حج سے واپس آ کر اس لڑکے نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "یَا غُلَامُ قَبِلَ اللہُ حَجَّكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَاَخْلَفَ نَفَقَتَكَ" اے لڑکے! اللہ تعالیٰ تیرے حج کو قبول فرمائے، اور تیرے گناہ کو بخش دے، اور تیرے نفقہ (خرچ) کا تجھ کو بدل عطا فرمائے۔

(۳۲۶) سفر سے واپس آنے والے کو کیا کہے؟

(۵۳۵) حضرت سیدنا سائب ابن ابی السائب رضی اللہ عنہ جو زمانہ جاہلیت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شریک کار تھے وہ سفر سے واپسی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَرْحَبًا يَا اَخِيْ لَا تُدَارِئْ وَلَا تُمَارِيْ" میرے بھائی کے لیے خوش آمدید ہو نہ زیادہ مدارت کرتا ہے نہ جھگڑا کرتا ہے۔

(۳۲۷) جب بیمار پرسی کرے تو کیا کہے؟

(۵۳۶) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دیہاتی کے پاس اس کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے، اس کو بخار تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بخار گناہوں کا کفارہ ہے اور ان شاء اللہ تو گناہوں سے پاک ہونے والا ہے۔ اس دیہاتی نے عرض کیا: بلکہ یہ بخار ہے جو شیخ کبیر پر جوش مارتا ہے جو اس کو قبروں کی زیارت کرائے گا، پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اس کو چھوڑ دیا۔

(۵۳۷) حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں: پوری بیمار پرسی یہ ہے کہ تم اپنا ہاتھ مریض کے اوپر رکھ کر کہو: تو نے کس حال میں صبح کی، یا تو

---

(۵۳۵) مسند احمد (۳/۴۲۵) معجم الکبیر (۶/۱۳۹/۶۶۱۸) معرفۃ الصحابہ (۳/۱۳۶۹-۱۳۷۰/۳۴۵۶)

(۵۳۶) صحیح بخاری (۶/۱۳۴/۳۶۱۶) مسند ابو یعلیٰ (۷/۲۳۱/۴۲۳۲)

(۵۳۷) سنن ترمذی (۵/۷۶/۲۷۳۱) شعب الایمان (۶/۵۳۹/۹۲۰۴-۹۲۰۵) تاریخ دمشق

نے کس حال میں شام کی۔

(۳۲۸) مریض کو خوش کرنا

(۵۳۸) حضرت سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب بیمار کے پاس داخل ہو اس کو اس کی زندگی کے بارے میں امید دلاؤ۔ پس بے شک یہ تقدیر خداوندی میں سے کسی چیز کو رد تو نہیں کر سکتا اور اس کا دل خوش ہو جائے گا۔

(۳۲۹) مریض کا حال پوچھنا

(۵۳۹) حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے، وہ بیمار تھے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو کس طرح پاتے ہو، حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "صالحًا" ٹھیک پاتا ہوں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم کو صالح بنا دے۔

(۳۳۰) مریض کو کیا جواب دینا بہتر ہے؟

(۵۴۰) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شخص کے پاس اس کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔ وہ جانکنی کی حالت میں تھا، اس کو سلام کیا اور ارشاد فرمایا: تو اپنے آپ کو کس حال میں پاتا ہے، اس نے کہا: خیر کے ساتھ یا رسول

(۴/۳۵۹) معجم الکبیر (۸/۲۱۱۔۲۱۲/۷۸۵۴) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۳/۸۷/۲۱۲۴)

(۵۳۸) سنن ترمذی (۴/۴۱۲/۲۰۸۷) سنن ابن ماجہ (۱/۴۶۲/۱۴۳۸) شعب الایمان (۶/۵۴۱/۹۲۱۳)

(۵۴۰) سنن ترمذی (۳/۳۱۱/۹۸۳) مسند ابویعلیٰ (۶/۵۷۔۵۸/۳۳۰۳، ۱۴۲/۳۴۱۷) حلیۃ الاولیاء (۶/۲۹۲) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۲/۱۰۶/۱۲۵۲) شعب الایمان (۲/۴/

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدار بھی ہوں، اور اپنے گناہوں کا ڈر بھی ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے دل میں یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالیٰ اس کی امید پوری کرتا ہے اور اس کو اس کے خوف سے امن دے دیتا ہے۔

(۳۳۱) مریض کی خواہش پوری کرنا

(۵۴۱) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شخص کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس سے ارشاد فرمایا: کیا تجھ کو کسی چیز کی خواہش ہے، کیا کعک کی تمنا اور خواہش ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے اس کو طلب فرمایا۔

(۳۳۲) مریض کو صبر کی تلقین کرنا

(۵۴۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بیمار کی جو سخت بیمار تھا عیادت فرمائی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ابو ہریرہ بھی تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ بخار میری آگ ہے، اس کو دنیا میں اپنے مؤمن بندہ پر مسلط کرتا ہوں تاکہ یہ آخرت میں (اس کے لیے) جہنم کی آگ سے حفاظت کرنے والی بن جائے۔

(۵۴۳) دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی پیشانی پر رکھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو (ہاتھ وغیرہ پکڑنے کو) تمام عیادت سے خیال فرماتے تھے، پھر وہی ماقبل والا ارشاد نقل کیا ہے۔

۱۰۰۱، ۴/۵/۱۰۰۲)

(۵۴۱) مسند ابو یعلیٰ (۷/ ۸۳-۸۴/ ۴۰۱۶) سنن ابن ماجہ (۱/ ۴۶۳/ ۱۴۴۰، ۲/ ۱۱۳۸/ ۳۴۴۱)

(۵۴۲) سنن ترمذی (۴/ ۴۱۲/ ۲۰۸۸) سنن ابن ماجہ (۲/ ۱۱۴۹/ ۳۴۷۰)

(۳۴۳) بیمار پرسی کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا

(۵۴۴) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی بیمار پر داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

''اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سُقْمًا''۔

ترجمہ: اے لوگوں کے رب! اس کی تکلیف دور کر دے، اس کو شفا دے دے، شفا دینے والا تو ہی ہے، تیرے شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں ایسی شفاء جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔

(۵۴۵) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: کوئی مسلمان جو کسی مریض کی عیادت کرے جس کی موت نہ آئی ہو اور وہ سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

''اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ وَيُعَافِيَكَ''۔

ترجمہ: عظمت والے اللہ تعالیٰ سے میں سوال کرتا ہوں جو بڑے عرش کا مالک ہے کہ وہ تجھ کو شفاء اور عافیت دے۔

تو اس دعا کی برکت سے اس کو عافیت دی جائے گی۔

(۵۴۶) حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے، میرے اس درد کی وجہ سے جو مجھ پر سخت ہو گیا تھا

---

(۵۴۴) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۰/۲۰۶/۵۷۴۲) مسند ابویعلیٰ (۶/۴۶۶-۴۶۷/۳۸۷۳) شرح السنۃ (۵/۲۲۴/۱۴۱۳)

(۵۴۵) سنن ترمذی (۴/۴۱۰/۲۰۸۳) سنن ابو داود (۳/۱۸۷/۳۱۰۶) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۳/۸۷/۲۱۲۵) معجم الکبیر (۱۲/۱۱۶/۱۲۷۳۱)

(۵۴۶) سنن ترمذی (۴/۴۰۸/۲۰۸۰) سنن ابو داود (۴/۱۰-۱۱/۳۸۹۱) معجم الکبیر (۹/۴۵/۸۳۴۰) معرفۃ الصحابہ (۴/۱۹۶۳/۴۹۳۵)

اور ارشاد فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ سات مرتبہ درد کی جگہ پھیرو اور یوں پڑھو:

''اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ'' میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کو میں پاتا ہوں (تکلیف کے شر سے)۔

تتمہ حدیث: حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پر عمل کیا، پس اللہ تعالیٰ نے جو مجھ کو تکلیف دی دور فرما دی، اس کے بعد میں برابر اپنے گھر والوں کو اور دوسروں کو اس کا حکم دیتا رہتا ہوں۔

(۵۴۷) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلا اور آپ کا دست مبارک میرے ہاتھ میں تھا یا میرا ہاتھ سرکار کے دست اقدس میں تھا۔ آپ ایک پراگندہ حال شخص کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''اَیْ فُلَانُ مَا بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰی'' اے فلانے تجھ کو کیا چیز پہنچی جس کو میں دیکھ رہا ہوں۔ اس نے جواب دیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بیماری اور تکلیف ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھ کو ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں جو تجھ سے بیماری اور تکلیف کو دور کر دیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ مجھ کو ان کلمات کی تعلیم نہیں دیں گے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو ہریرہ کہو! ''تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ'' میں نے اس ذات پر بھروسہ کیا جو ہمیشہ زندہ ہے جسے کبھی موت نہ آئے گی۔

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے جس نے بیٹا نہیں بنایا، اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے، اور نہ اس کا کوئی ولی ہے کمزوری کی وجہ سے، اور اس کی خوب بڑائی بیان کیجئے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر اس کے پاس تشریف لائے تو اس وقت اس کی حالت بہتر ہو گئی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد

(۵۴۷) مسند ابویعلی (۱۲/ ۲۳۔ ۲۴/ ۶۶۷۱) مجمع الزوائد (۷/ ۵۲، ۱۰/ ۲۵۸)

فرمایا: کیا حال ہے؟ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں برابر ان کلمات کو پڑھتا رہا جو آپ نے تعلیم فرمائے تھے۔

(۵۴۸) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے آئے تو یہ دعا پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ اِشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْيَمْشِيْ لَكَ اِلٰى صَلٰوةٍ''۔

ترجمہ: اے اللہ! اپنے بندے کو شفاء عطا کر دے تا کہ تیرے دشمن کے تیر مارے، یا تیری نماز کے لیے چلے۔

(۵۴۹) حضرت سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری عیادت فرمائی، میں بیمار تھا: آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری بیماری کو شفاء اور تیرے گناہ کو بخش دے، اور تجھ کو تیرے دین اور جسم میں تیری مدت انتقال تک عافیت دے۔

(۳۳۴) بیمار کا اپنے لیے دعا کرنا

(۵۵۰) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھ کو ایسے امر کی خبر نہ دوں جو کہ حق ہے، موت کے وقت جو اس کے ساتھ کلام کرے گا جہنم سے نجات پائے گا، جب تو اپنے مرض کی وجہ سے اپنے بستر کو پکڑے تو جان لے کہ بے شک جب تو شام کرے صبح نہیں کرے گا اور جب تو صبح کرے تو شام نہیں کرے گا، جب تو اس دعا کو اپنے مرض کی وجہ سے بستر کو پکڑنے کے وقت پڑھے اللہ تعالیٰ تجھ کو دوزخ سے نجات دے کر جنت میں داخل کرے گا، تو یہ پڑھ:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَ الْبِلَادِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

(۵۴۸) سنن ابو داود (۳/۱۸۷/۳۱۰۷) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۷/۲۳۹۔۲۴۰/ ۲۹۷۴)

(۵۴۹) معجم الکبیر (۶/۲۴۰/۶۱۰۶)

كَبِيْرًا كِبْرِيَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُهُ وَقُدْرَتُهُ لِكُلِّ مَكَانٍ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَمْرَضْتَنِيْ لِتَقْبِضَ رُوْحِيْ فِيْ مَرَضِيْ هٰذَا فَاجْعَلْ رُوْحِيْ فِيْ أَرْوَاحِ مَنْ قَدْسَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنٰى"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی بخشتا ہے اور مارتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، اس کو کبھی موت نہیں آئے گی، اللہ پاک ہے جو بندوں اور شہروں کا رب ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے بہت زیادہ حمد ہے پاکیزہ بابرکت ہر حال میں، اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے، ہمارے رب کی بڑائی اور اس کا جلال وقدرت ہر مکان میں ہے، اے اللہ! اگر تو نے مجھ کو مریض اس لیے بنایا ہے تاکہ میرے اس مرض میں میری روح کو قبض کرے تو میری روح کو ان لوگوں کی ارواح میں کردیجئے جن کے لیے تیری طرف سے حسنیٰ (جنت) ثابت ہو چکی ہے۔

اگر تو اس مرض سے مر گیا تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی جنت کی طرف تو جائے گا، اور اگر تو نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ تیری توبہ قبول فرمائے گا۔

(۵۵۱) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی تکلیف کی وجہ سے ہرگز موت کی تمنا نہ کرے جو اس پر اتری ہوئی ہو لیکن اس طرح دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ"۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو زندہ رکھ جب تک میرے حق میں زندگی بہتر ہے اور مجھ کو وفات دے جب میرے لیے موت میں بہتری ہو۔

(۵۵۲) حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تو اپنا دست مبارک مرض کی جگہ پر رکھتے جہاں اس کو تکلیف

(۵۵۱) صحیح بخاری (۵۶۷۱_۶۳۵۱) صحیح مسلم (۲۶۸۰) سنن الکبریٰ للنسائی (۱/۶۰۰/۱۹۴۶) مسند ابویعلیٰ (۶/۴۲۷_۴۲۸/۳۷۹۹، ۳۴۵۵/۳۸۴۷)

(۵۵۲) صحیح مسلم (۲۱۹۱_۱۷۲۲) مسند ابویعلیٰ (۷/۴۳۶/۴۴۵۹)

ہوتی، پھر یہ دعا پڑھتے:

''بِسْمِ اللّٰہِ اِذْھَبِ الْبَاْسَ رَبِّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سُقْمًا''۔

ترجمہ: بسم اللہ! لوگوں کے رب تکلیف دور کرے اور شفا دے دے، شفا عطا کرنے والا تو ہی ہے، تیری شفاء کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفاء جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام مریض ہوئے میں نے اپنا ہاتھ آقا کریم کے اوپر رکھا تا کہ ان کلمات کو پڑھوں۔ سرکار نے میرا ہاتھ اپنے بدن سے ہٹا دیا اور کہا: ''اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی'' اے اللہ! رفیق اعلیٰ کو طلب کرتا ہوں۔

(۵۵۳) حضرت سیدنا عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر ان کے بیٹے پر داخل ہوئے جو مریض تھا اور اسے صالح کہا جاتا تھا، اس سے ارشاد فرمایا:

''لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بہت بردبار کرم کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ پاک ہے بڑے عرش کا مالک ہے، اے اللہ! مجھ کو معاف فرما دے، اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، اے اللہ! مجھ سے درگزر فرما، اے اللہ! مجھ کو معاف فرما، پس بے شک تو بہت معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

پھر فرمایا: یہ کلمات مجھ کو میرے چچا نے سکھائے اور بیان فرمایا کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائے۔

(۵۵۴) حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مریض ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت فرماتے تھے۔ ایک دن آپ نے میرے لیے تعوذ فرمایا۔ دعا یہ

(۵۵۳) حلیۃ الاولیاء (۷/۲۳۰)

(۵۵۴) کنز العمال (۱۰/۱۰۰/۲۸۵۱۷)

ہے:

''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَجِدُ''۔

ترجمہ: میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں جو اکیلا اور بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنا نہ وہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے اس شر سے جو وہ پاتا ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیدھے کھڑے ہو گئے تو ارشاد فرمایا: اے عثمان! ان کلمات کے ساتھ پناہ چاہو بس نہیں پناہ چاہی کسی پناہ چاہنے والے نے اس کے مثل سے۔

(۳۳۵) اہل کتاب کے مریضوں کی عیادت

(۵۵۵) حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم کو لے چلو تا کہ اپنے پڑوسی یہودی کی عیادت کریں۔ پس ہم اس کے پاس آئے، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! تو کس طرح ہے؟ اس سے اس کا حال پوچھا، پھر ارشاد فرمایا: اے فلاں! گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔

اس نے اپنے والد کی طرف دیکھا جو اس کے پاس تھا، اس نے کچھ کلام نہ کیا، پس وہ لڑکا بھی خاموش رہا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

اس نے پھر اپنے والد کی طرف دیکھا، اس نے کچھ نہیں کہا، وہ خاموش رہا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا: اے فلاں! گواہی دے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اس کا رسول ہوں، اس کے والد نے کہا: بیٹا گواہی دے تو اس نے گواہی دی: ''اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مِّنَ

النَّارِ ''تمام حمدیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ایک گردن کو دوزخ سے آزاد فرمایا۔

(۳۳۶) مریض کے لیے کون سی دعا اچھی نہیں؟

(۵۵۶) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شخص کی عیادت کے لیے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہ مشقت کی وجہ سے پرندے کے بے پر بچہ کی طرح ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کیا تو کسی چیز کی دعا اور کسی چیز کا سوال کرتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میں دعا کرتا ہوں:

''اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاجِبِّیْ بِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِیْ فِی الدُّنْیَا'' اے اللہ! جو سزا مجھ کو آخرت میں دینی ہے وہ مجھ کو جلد دنیا میں دے دے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تو اس کی طاقت نہیں رکھتا اور تو اس کی استطاعت نہیں رکھتا، تو یہ دعا کیوں نہیں کرتا:

''اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ''

اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا عطا فرما دی۔

(۵۵۷) حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا۔ میرے پاس سے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام گزرے میں۔ کہہ رہا تھا: اے اللہ! اگر میری موت آچکی ہے تو مجھ کو راحت دے دے اور اگر اس میں دیر ہے تو مجھ کو اٹھا لے، اور اگر یہ بلا ہے تو مجھ کو صبر دے دے۔ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کَیْفَ قُلْتَ؟'' تو نے کس طرح کہا؟

---

(۵۵۶) صحیح مسلم (۴/۲۰۶۸_۲۰۶۹/۲۶۸۸) مسند ابو یعلیٰ (۶/۴۰۴/۳۷۵۹، ۲/۴۲۹_۴۳۰/۳۸۰۲، ۴۴۹_۴۵۰/۳۸۳۷)

(۵۵۷) سنن ترمذی (۵/۵۶۰_۵۶۱/۳۵۶۴) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۵/۳۸۸_۳۸۹/۶۹۴۰) مسند ابو یعلیٰ (۱/۳۲۸/۴۰۹) تاریخ دمشق (۱۲/۲۷۹)

میں نے اس کا اعادہ کیا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے اوپر پائے اقدس کو مارا اور کہا: ''اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ اَللّٰھُمَّ اِشْفِہٖ'' اے اللہ! اس کو عافیت دے، اے اللہ اس کو شفا دے۔

(۳۳۷) بیمار کا بیمار پرسی کرنے والوں کے لیے دعا کرنا

(۵۵۸) حضرت سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی بیمار پر داخل ہو تو اس سے گزارش کر کہ وہ تیرے لیے دعا کرے اس لیے کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کے موافق ہے۔

(۳۳۸) مریض کو صحت یابی ہو تو کیا کہے؟

(۵۵۹) حضرت سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مریض ہو گیا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میری بیمار پرسی کی اور ارشاد فرمایا: ''صَحَّ الْجِسْمُ یَاخَوَّاتُ'' اے خوات! جسم درست ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کا جسم بھی۔ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے جو تو نے وعدہ کیا ہے اس کو پورا کر، میں نے عرض کیا کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا وعدہ نہیں کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں بے شک کوئی بندہ نہیں جو بیمار پڑے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے لیے خیر کا نیا وعدہ کرتا ہے اس لیے تو نے جو اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہے اس کو پورا کر۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ جب آدمی بیمار پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہے کہ اگر رب نے مجھے شفا دی تو نیک کام کروں گا، گناہوں سے اجتناب کروں گا۔

(۳۳۹) اپنی پرانی تکلیف یاد آئے تو کیا پڑھے؟

(۵۶۰) حضرت سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد

---

(۵۵۸) سنن ابن ماجہ (۱/ ۴۶۳/ ۱۴۴۱)

نقل کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان مرد یا عورت نہیں جس کو کوئی مصیبت پہنچی ہو اگرچہ اس کا زمانہ براہو چکا ہو اور وہ اس کو یاد آنے پر ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس کو نیا اجر عطا فرمائے گا اور تکلیف پہنچے کے وقت ''اِنَّا لِلّٰہِ'' الخ پڑھنے پر جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرما رکھا ہے وہی اجراب بھی عطا فرمائے گا۔

(۳۴۰) جب کسی کی وفات کی خبر پہنچے تو کیا کہے؟

(۵۶۱) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرا فلاں پڑوسی مجھ کو تکلیف دیتا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: ''اِصْبِرْ عَلٰی اَذَاہُ وَ کُفَّ اَذَاکَ'' اس کی ایذا پر صبر کر اور اپنی ایذا کو اس سے روکے رکھ۔

وہ تھوڑا وقت ٹھہرنے کے بعد دوبارہ حاضر ہوا اور اس نے خبر دی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا وہ پڑوسی مر گیا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کَفٰی بِالدَّھْرِ وَاعِظًا وَالْمَوْتُ مُفَرِّقًا'' اہل زمانہ کے لیے یہی نصیحت کافی ہے کہ موت جدائی ڈال دینے والی ہے۔

(۳۴۱) جب اپنے بھائی کی وفات کی خبر پہنچے تو کیا پڑھے؟

(۵۶۲) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ موت بہت گھبرا دینے والی چیز ہے، پس جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی وفات کی خبر پہنچے تو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْہُ

(۵۵۹) معجم الکبیر (۴/ ۲۰۴۔۲۰۵/ ۴۱۴۸) مستدرک للحاکم (۳/ ۴۱۳)

(۵۶۰) مسند ابویعلی (۱۲/ ۱۴۸۔۱۴۹/ ۶۷۷۷) معجم الکبیر (۳/ ۱۳۱/ ۲۸۹۵) معجم الاوسط (۳/ ۱۵۴/ ۲۷۶۸)

(۵۶۲) معجم الکبیر (۱۲/ ۴۷/ ۱۲۴۶۹)

عِنْدَكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ وَاقْبَلْ كِتَابَهُ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ اَهْلِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ''۔

بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں، اے اللہ! اس کو اپنی بارگاہ میں نیکی کرنے والوں میں سے لکھ دے، اور اس کی تحریر کو علیین میں رکھ دے اور اس کا اس کے اہل میں پیچھے رہ جانے والوں میں خلیفہ ہو جا اور تو ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں نہ ڈال۔

(۳۴۲) اہل اسلام کے دشمنوں میں سے کسی کے قتل کی خبر پہنچے تو کیا پڑھے؟

(۵۶۳) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک اللہ تعالیٰ نے ابو جہل کو قتل کیا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَصَرَ عَبْدَهُ وَاَعَزَّ دِيْنَهُ'' اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے کہ اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اپنے دین کو عزت عطا فرمائی۔

(۳۴۳) تکالیف کی وجہ سے زندگی سے اکتا جائے تو کیا پڑھے؟

(۵۶۴) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کوئی مؤمن کسی تکلیف کے پہنچنے کی وجہ سے ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اور اگر

(۵۶۳) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/ ۲۰۴/ ۸۶۷۰) معجم الکبیر (۹/ ۸۴/ ۸۴۷۲)

(۵۶۴) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۰/ ۱۲۷/ ۵۶۷۱) شرح السنۃ (۵/ ۲۵۷/ ۱۴۴۴) صحیح مسلم (۴/ ۲۰۶۴)

اس کے بغیر چارہ ہی نہ ہوتو یہ دعا پڑھ لے:

''اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ مَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ''۔

ترجمہ: اے اللہ! اگر میرا زندہ رہنا بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ، اور مجھے وفات دے دے جب وفات میرے لیے بہتر ہو۔

(۳۴۴) جب انتقال کا وقت قریب آجائے تو گھر والوں کو کیا کہے؟

(۵۶۵) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''واہ کرباہ'' ہائے بے چینی! (افسوس)، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے فرمایا: بے شک تیرے والد کے پاس وہ چیز (موت) آئی کہ جس سے اللہ تعالیٰ کسی کو چھوڑنے والا نہیں ہے اور قیامت میں اس کا پورا پورا اجر دیا جائے گا۔

(۳۴۵) جب آنکھ کی تکلیف ہوتو کیا پڑھے؟

(۵۶۶) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے کسی کو جب آنکھ کی تکلیف پہنچتی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ''۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو میرے کان اور آنکھ سے نفع پہنچا اور اس کو میرا وارث بنا دے اور مجھ کو دشمن میں میرا بدلہ دکھادے اور جو مجھ پر ظلم کرنے اس کے مقابلہ میں میری مدد

(۵۶۵) السنن الکبریٰ للبیہقی (۷/۲۱۲) معجم الاوسط (۹/۱۲۵/۹۳۱۳)

فرما۔

(۳۴۶) سر کے درد کی دعا

(۵۶۷) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو ہر قسم کے دردوں اور بخار سے شفاء کے لیے یہ دعا سکھایا کرتے تھے:

"بِسْمِ اللہِ الْکَبِیْرِ نَعُوْذُ بِاللہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ عَرَقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ"۔

ترجمہ: بڑائی والے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم عظمت والے کی پناہ چاہتے ہیں جوش مارنے والی آگ کے شر سے اور دوزخ کی گرمی سے۔

(۳۴۷) بخار ہو تو کیا پڑھے؟

(۵۶۸) حضرت سیدنا رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بخار جہنم کے جوش سے ہے، پس اس کو پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے کے پاس آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے ان کو بخار آرہا تھا اور آپ نے یہ دعا پڑھی:

"اِکْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِلٰہَ النَّاسِ" لوگوں کے رب اور معبود! اس تکلیف کو دور فرمادے۔

(۵۶۹) حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

---

(۵۶۷) سنن ترمذی (۴/۴۰۵/۲۰۷۵) سنن ابن ماجہ (۲/۱۱۶۵/۳۵۲۶) معجم الکبیر (۱۱/۱۷۹/۱۱۵۶۳) مصنف عبد الرزاق (۱۰/۱۷/۱۹۷۷۱)

(۵۶۸) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۰/۱۷۴/۵۷۲۶) صحیح مسلم (۴/۱۷۳۳/۲۲۱۲) سنن ترمذی (۴/۴۰۴/۲۰۷۳) سنن ابن ماجہ (۲/۱۱۵۰/۳۴۷۳)

(۵۶۹) سنن ترمذی (۴/۴۱۰/۲۰۸۴)

جب تم میں کسی کو بخار آئے تو بخار جہنم کا ایک ٹکڑا ہے، پس چاہیے کہ وہ اس کو ٹھنڈے پانی سے بجھا دے اور جاری نہر کا استقبال کرے اور پانی جاری ہونے کی طرف رخ کرے (پانی آنے والی جانب چہرہ کرلے) اور یہ دعا پڑھے:

''بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ'' بسم اللہ اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے دے اور اپنے رسول کی تصدیق کر۔

بعد از نماز فجر سورج نکلنے سے پہلے اس میں تین غوطے لگائے تین دن تک اور اگر تین دن میں اچھا نہ ہو تو پانچ دن، اور اگر پانچ دن میں بھی اچھا نہ ہو تو سات دن اور اگر سات دن میں بھی اچھا نہ ہو تو نو دن، پس وہ اللہ کے حکم سے نو دن سے تجاوز نہیں کرے گا۔

(۳۴۸) بخار کی جھاڑ اور دم

(۵۷۰) حضرت سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، آپ کو اس وقت سخت بخار تھا ''مَنْصُوْبٌ عَلٰى رَاْسِهٖ'' آپ کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ہم نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ جب ہم نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ حالت دیکھی تو آپ کے پاس سے واپس آ گئے۔ ابھی ہم تھوڑا ہی دور چلے تھے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قاصد ہمارے پاس آیا، ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ کو کوئی تکلیف نہ تھی اور آپ تشریف فرما تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک تم دونوں میرے پاس داخل ہوئے، پھر جب تم دونوں میرے پاس سے نکلے دو فرشتے اترے، ایک ان میں سے میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس، پیروں کے پاس بیٹھنے والے نے کہا: ان کو کیا مرض ہے؟ سر کے پاس والے نے کہا: سخت بخار ہے، پیروں کے پاس والے نے کہا کہ ان کو جھاڑ دے اور اس نے کہا: دعا یہ ہے:

''بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ وَاللهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ حَاسِدَةٍ وَطَرْفَةِ عَيْنٍ وَاللهُ يَشْفِيْكَ خُذْهَا فَلْتَهْنِيْكَ''۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو جھاڑتا ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے ہر اس مرض سے جو آپ کو ایذا دے، اور ہر حسد کرنے والے نفس سے، اور نظر لگنے سے، اور اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے، اس کو لے لیں پس آپ کو مبارک ہو۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ اس نے تھتکارا اور نہ اس نے پھونک ماری، پس جو مجھ کو تکلیف تھی دور ہوگئی، میں نے تم کو بلوانے کے لیے بھیجا تاکہ تم کو خبر دے دوں۔

(۳۴۹) جب بیمار پڑے کیا پڑھے؟

(۵۷۱) حضرت سیدنا ابو سعید یا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے، پس حضرت سیّد الملائکہ جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا:

''بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ وَاللهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اَوْعَيْنٍ وَاللهُ يَشْفِيْكَ''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے مرض سے شفاء بخشے جو آپ کو ایذا دے، اور ہر حسد کرنے والے اور آنکھ کی شر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔

(۳۵۰) نظر لگ جانے پر جھاڑنا

(۵۷۲) حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے پاس ایک بیمار بچہ تھا۔ ارشاد فرمایا: ''یا ھذا!'' اس کو کیا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہمیں نظر لگ جانے کا خیال ہے، فرمایا: کیا نظر لگ جانے سے اس کو جھاڑتے نہیں۔

---

(۵۷۱) صحیح مسلم (۲۱۸۶/۱۷۱۸/۴)

(۵۷۲) مسند ابو یعلیٰ (۳۰۲/۱۲۔۳۰۳، ۶۸۷۹/۱۲، ۶۹۳۵/۳۶۵)

(۳۵۱) بچھو کے کاٹنے پر جھاڑنا

(۵۷۳) حضرت سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو بچھو نے ڈس لیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس تھا، آپ نے مجھ کو جھاڑ دیا اور کاٹنے کی جگہ پر ہاتھ مبارک پھیرا۔

(۳۵۲) بچھو کی جھاڑ

(۵۷۴) حضرت سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے سانپ کی جھاڑ کا ذکر کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''اَعْرِضُھَا'' اس کو پیش کرو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا: ''بِسْمِ اللہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَّۃٌ مِلْحَۃٌ بَحْرُ قَفْطًا''۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ یہ عہود ہیں جو حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام نے لیے ہیں اور اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا۔ اس کے بعد ایک شخص کو ڈس لیا گیا جو حضرت علقمہ کے ساتھ تھا۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے اسی کے ساتھ اس کو جھاڑ دیا تو گویا وہ اسی سے کھول دیا گیا۔ یعنی فوراً ٹھیک ہو گیا۔

(۳۵۳) نظر لگنے پر جھاڑنا

(۵۷۵) حضرت سیّدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لونڈی کے بارے میں فرمایا جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں رہتی تھی اور آپ نے اس کے چہرہ میں داغ دیکھا تھا کہ اس کو نظر ہے اس کو

(۵۷۳) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۳/ ۴۶۰۔۴۶۱/ ۶۰۹۳) معجم الکبیر (۸/ ۳۳۳/ ۸۲۴۴)

(۵۷۴) معجم الاوسط (۵/ ۲۶۶/ ۵۲۷۶) مجمع الزوائد (۵/ ۱۱۱)

(۵۷۵) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۰/ ۱۹۹/ ۵۷۳۹) صحیح مسلم (۴/ ۱۷۲۵/ ۲۱۹۷) مسند ابو یعلی (۱۲/ ۳۴۹/ ۶۹۱۸)

جھڑاؤ۔

(۳۵۴) سانپ کی جھاڑ

(۵۷۶) حضرت سیّدنا زید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سانپ کی جھاڑ کو پیش کیا، آپ نے ہم کو اجازت عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''هِيَ مَوَاثِيقُ'' کہ یہ (حضرت سلیمان علیہ السلام کے) عہود میں جھاڑ اور دم ہے۔

(۳۵۵) پھنسی کی جھاڑ

(۵۷۷) حضرت سیّدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کسی کے ہاتھ پاؤں میں کوئی پھنسی ہوتی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی انگلی مبارک سے اس طرح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھتے:

''بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يَشْفِيْ سَقِيْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع، ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض کے تھوک کے ساتھ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کی اجازت سے شفا دیتی ہے۔

علامہ حسن رضا خان صاحب نے کیا خوب کہا

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

(۳۵۶) شیاطین کی جھاڑ

(۵۷۸) حضرت سیّدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا

---

(۵۷۶) معجم الاوسط (۸/۲۹۷/۸۶۸۶)

(۵۷۷) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۰/۲۰۶/۵۷۴۵۔۵۷۴۶) صحیح مسلم (۴/۱۷۲۴/۲۱۹۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! بے شک شیطان میری اور میری نماز اور میری قراءۃ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ''ذٰلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ خَنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا فَأَذْهَبَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِّيْ'' یہ شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، جب تو اس کو محسوس کرے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہ اور اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے، پس اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس کو دور کر دیا۔

(۳۵۷) دردوں کی جھاڑ

(۵۷۹) حضرت سیّدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں یادداشت کے لحاظ سے لوگوں میں سے زیادہ حافظہ والے شخص کی مانند تھا، پھر مجھ میں کوئی چیز داخل ہو گئی جس سے میں بعض چیزیں بھول گیا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھ کر ارشاد فرمایا: ''اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْطَانَ'' اے اللہ! اس سے شیطان کو نکال دے، پس اللہ تعالیٰ نے مجھ سے نسیان کو دور کر دیا۔

حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پھر دوسری مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ کو درد کی تکلیف ہو گئی، آپ نے ارشاد فرمایا: اس پر اپنا ہاتھ رکھ اور یہ دعا پڑھ:

''اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ'' میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جس کو میں پاتا ہوں۔

مسند ابو یعلیٰ (۴۵۵۰/۴۰/۸)

(۵۷۸) صحیح مسلم (۱۷۲۹/۴) دلائل النبوۃ للبیہقی (۳۰۷/۵) صحیح مسلم (۱۷۲۸/۴۔ ۱۷۲۹/ ۲۲۰۲)

(۳۵۸) قرآن پاک سینے میں بٹھانے کی دعا

(۵۸۰) حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قرآن میرے سینے سے نکل رہا ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشا فرمایا: کیا میں تجھ کو کچھ کلمات نہ سکھاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے تجھ کو نفع پہنچائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں ضرور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے والدین آپ پر قربان جائیں، سرکار نے ارشاد فرمایا: جمعہ کی رات کو چار رکعات پڑھو، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور یاسین دوسری میں فاتحہ اور حٰمٓ الدخان اور تیسری رکعت میں فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ اور سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک، جب تم تشہد سے فارغ ہوتو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور مؤمنوں کے لیے استغفار کرو، پھر یہ دعا پڑھ:

''اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ مِنْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَالَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْھِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِكَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْكَ عَنِّیْ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِكَ بَصَرِیْ وَتُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَتُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَتَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَسْتَعْمِلَ بِهٖ بَدَنِیْ وَتُقَوِّیَنِیْ عَلٰی ذٰلِكَ وَتُعِیْنَنِیْ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُ عَلَی الْخَیْرِ غَیْرُكَ وَلَا یُوَفِّقُ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنْتَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھ پر رحم فرما گناہوں کو ہمیشہ چھوڑنے کے ساتھ ہمیشہ جب تک تو باقی رکھے، اور مجھ پر ایسی چیزوں کے کرنے سے رحم فرما جو میرے لیے مناسب نہیں، اور

(۵۸۰) سنن ترمذی (۵/ ۵۶۳۔ ۵۶۵/ ۳۵۷۰) معجم الکبیر (۱۱/ ۲۹۰۔ ۲۹۲/ ۱۲۰۳۶) الترغیب و الترہیب للاصبہانی (۲/ ۱۳۱۔ ۱۳۳/ ۱۲۹۷)

مجھ کو اس چیز میں اچھی نظر عطا فرما جو تجھ کو مجھ سے راضی کر دے، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے جلال و اکبار والے، اور ایسی عزت والے جو کبھی ختم نہ ہوگی، اے اللہ! اے مہربان میں تجھ سے تیرے اور تیری ذات کے نور کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کے لیے لازم کر دے جس طرح تو نے مجھ کو تعلیم دی، اور مجھ کو اس کی تلاوۃ کرنے کی توفیق دے اس طریقے پر جو تجھ کو مجھ سے راضی کر دے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری نظر کو اپنی کتاب سے منور کر دے اور میری زبان کو اس کے ساتھ جاری کر دے، اور اس کے ساتھ میرے دل کو کشادہ کر دے اور اس کے ساتھ میرے سینہ کو کھول دے، اور اس کے ساتھ میرے بدن کو استعمال فرما اور اس پر مجھ کو قوت عطا فرما، اور اس پر میری مدد فرما اور بے شک خیر کے کام میں تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا اور تیرے سوا اس کی کوئی توفیق نہیں دے سکتا۔

اس کو تم تین یا پانچ یا سات دن کرو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہاری دعا قبول ہوگی اور اس عمل نے کبھی کسی مؤمن سے خطا نہیں کی۔ اس کے سات دن بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور حفظ قرآن کی خبر دی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: علی مؤمن ہے رب کعبہ کی قسم! ابو حسن! اس دعا کو دوسروں کو بھی سکھاؤ۔

(۳۵۹) مصیبت پہنچے تو کیا پڑھے؟

(۵۸۱) حضرت سیّدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْهَا وَاَبْدِلْنِیْ خَیْرًا مِّنْهَا''۔

(۵۸۱) سنن ابو داود (۳/۱۹۱/۳۱۱۹) مسند ابو یعلی (۱۲/۳۳۴۔۳۳۶/۶۹۰۷) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۷/۲۱۲۔۲۱۳/۲۹۴۹)

ترجمہ: ہم سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! میں تیرے پاس مصیبت کو ثواب سمجھتا ہوں، پس مجھ کو اس میں اجر عطا فرما، اور اس کے بدلہ میں اس سے بہتر عطا فرما۔

(۳۶۰) جب بچہ کا انتقال ہو کیا پڑھے؟

(۵۸۲) حضرت سیّدنا ابو سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا اور ابو طلحہ خولانی قبر کے کنارے پر تھے۔ جب میں نے نکلنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور کہا: کیا میں تجھ کو بشارت نہ دوں۔

مجھ سے ضحاک ابن عبد الرحمٰن بن عرزب نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی مسلمان کے بچہ کو قبض کر لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندہ کے بچہ کو قبض کر لیا، وہ کہتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے کیا کہا: وہ جواب دیتے ہیں: اس نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ" پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔

(۵۸۳) حضرت سیّدنا ابن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے تو چاہیے کہ وہ میری موت کے ذریعے جو اس کو مصیبت پہنچی ہے اس کو یاد کرے اس لیے کہ وہ بڑی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ہے۔

(۵۸۴) حضرت سیّدنا عطاء ابن رباح رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح مروی ہے۔

---

(۵۸۲) سنن ترمذی (۳/۳۴۱/۱۰۲۱) شعب الایمان (۷/۱۱۸۔۱۱۹/۹۶۹۹) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۷/۲۱۰/۲۹۴۸)

(۵۸۳) معرفۃ الصحابہ (۱/۴۳۶۴۳۵/۱۲۶۷)

(۵۸۴) طبقات الکبریٰ (۲/۲۷۵) شعب الایمان (۷/۲۳۹/۱۰۱۵۲) سنن ابن ماجہ (۱/۵۱۰/۱۵۹۹)

(۳۶۱) جب میت کو قبر میں اتارے کیا پڑھے؟

(۵۸۵) حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب میت کو قبر میں اتارتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:
"بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ" اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت پر۔

(۳۶۲) دفن میت سے فارغ ہو کر کیا پڑھے؟

(۵۸۶) حضرت سیّدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو ارشاد فرماتے: اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اللہ تعالیٰ سے دل کے ثابت رہنے کا سوال کرو، اس لیے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔

(۳۶۳) میت کے وارثوں سے تعزیت

(۵۸۷) حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد منقول ہے: جو شخص کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے تو اس کے لیے اس کے اجر کی مثل ہے۔

(۵۸۸) حضرت سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا: جو کسی ثکلیٰ (جس کے بچہ کا انتقال ہو گیا ہو) کی تعزیت کرے اس کا کیا بدلہ ہے؟

---

(۵۸۵) سنن ابن ماجہ (۱/ ۴۹۴۔۴۹۵/ ۱۵۵۰) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (۳/ ۲۶۴/ ۱۰۴۶)

(۵۸۶) سنن ابوداود (۳/ ۲۱۵/ ۳۲۲۱) شرح السنۃ (۵/ ۴۱۸)

(۵۸۷) سنن ترمذی (۳/ ۳۸۵/ ۱۰۷۳) سنن ابن ماجہ (۱/ ۵۱۱/ ۱۶۰۲) شعب الایمان (۷/ ۱۳۔ ۱۴/ ۹۲۸۴) شرح السنۃ (۵/ ۴۵۸/ ۱۵۵۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس کو سایہ رحمت میں جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۳۶۴) جب قبرستان میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

(۵۸۹) حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں جا کر کہا:

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللہُ عَنْ قَرِیْبٍ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ''۔

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر اے یہاں کے رہنے والی مؤمنوں کی قوم! اور بے شک اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا بہت جلد ہم تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔

(۵۹۰) حضرت سلیمان ابن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو تعلیم دیا کرتے تھے کہ وہ جب قبرستان کی طرف جائیں تو کہنے والا کہے:

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ نَسْئَلُ اللہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ''۔

ترجمہ: السلام علیکم! اے مؤمن گھر والو! اور بے شک ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے، ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۵۹۱) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب قبرستان کے پاس سے گزرتے تو یہ دعا پڑھتے:

---

(۵۸۹) سنن ابو داود (۳/۲۱۹/ ۳۲۳۷) صحیح مسلم (۱/ ۲۱۸) شرح مشکل الآثار (۹/ ۴۱۵ ۴۱۶/ ۳۸۰۶، ۱۲/ ۶/ ۴۵۹۹) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۷/ ۴۴۳ـ۴۴۴/ ۳۱۷۱، ۱۶/ ۲۲۴/ ۷۲۴۰) شعب الایمان (۳/ ۱۶ـ۱۷/ ۲۷۴۳)

(۵۹۰) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۷/ ۴۴۵ـ۴۴۶/ ۳۱۷۳) صحیح مسلم (۲/ ۶۷۱/ ۹۷۵) سنن ابن ماجہ (۱/ ۴۹۴/ ۱۵۴۷)

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالصَّالِحِیْنَ وَالصَّالِحَاتِ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ''۔

ترجمہ: اے یہاں کے رہنے والو! مؤمن مرد وزن، مسلمان مرد اور عورتوں، نیکو کار مرد اور نیکو کار عورتو! تم پر سلام ہو، بے شک ہم بھی تمہارے ساتھ پہنچنے والے ہیں۔

(۵۹۲) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ میں نے ایک رات بستر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گم پایا (یعنی آپ بستر پر موجود نہ تھے)۔ میں تلاش کرتی ہوئی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے پیچھے چلی، آپ بقیع پر تشریف لائے اور فرمایا:

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَقَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَاِنَّا بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ لَا تُحْرِمْنَا اَجْرَھُمْ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَھُمْ''۔

ترجمہ: اے یہاں کے رہنے والو مؤمنو! تم پر سلام ہو، تم ہم سے پہلے چلے گئے ہو، اور بے شک ہم بھی تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں، اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ کر اور ہم کو ان کے بعد گمراہ نہ کر دینا۔

(۵۹۳) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری باری ہوتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات کے آخری حصہ میں بقیع تشریف لے جاتے اور وہاں یہ فرماتے:

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِیَّاکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ''۔

ترجمہ: اے یہاں کے رہنے والے مؤمنو! بے شک ہم سے اور تم سے جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے اس کا وقت کل (قیامت) مقرر کیا گیا ہے، اور بے شک ہم تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں، اے اللہ! بقیع غرقد والوں کو بخش دے۔

دو یا تین مرتبہ ان البقیع الغرقد والوں کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے۔

(۵۹۲) سنن ابن ماجہ (۱/۴۹۳/۱۵۴۶) مسند ابو یعلی (۸/۶۹/۴۵۹۳، ۸/۱۹۰۔۱۹۱/۴۷۴۸)
(۵۹۳) صحیح مسلم (۲/۶۶۹/۹۷۴)

(۵۹۴) حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جبانہ میں داخل ہوتے تو یہ فرماتے:

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الْفَانِیَةُ وَالْاَبْدَانُ الْبَالِیَةُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَةُ اللَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَهِیَ بِاللّٰهِ مُؤْمِنَةٌ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلَیْهِمْ رَوْحًا مِّنْكَ وَسَلَامًا مِّنَّا''۔

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو! فنا ہونے والی روحو اور بوسیدہ ہونے والے بدنو اور بوسیدہ ہڈیو جو دنیا سے اس حال میں نکلیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی تھیں، اے اللہ! ان پر اپنی طرف سے روح داخل فرما اور ہمارا اسلام ان کو پہنچا دے۔

(۳۶۵) مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو کیا پڑھے؟

(۵۹۵) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم ہماری اور اپنی اہل جاہلیت کی قبروں کے پاس سے گزرو تو ان کو خبر دے دو کہ وہ اہل نار میں سے ہیں (اہل جاہلیت سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہونے سے پہلے ایمان نہ لائے ہوں)۔

(۵۹۶) حضرت سیدنا عامر ابن سعد اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک میرا والد صلہ رحمی کرتا تھا اور فلاں فلاں بھلائی کا کام کیا کرتا تھا وہ کہاں ہے؟ ارشاد فرمایا: دوزخ میں، اعرابی کو اس سے رنج ہوا، اس نے کہا: آپ کا والد کہاں ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں بھی تو کسی کافر کی قبر کے پاس سے گزرے اس کو جہنم کی خبر دے دے، پھر وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا تھا اور بیان کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اس پیغام کے پہنچانے کا مکلف فرمایا ہے، میں کسی کافر کی قبر کے پاس سے نہیں گزرتا مگر اس کو دوزخی ہونے کی خبر دیتا تھا۔

---

(۵۹۵) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۳/۱۲۷/۸۴۷)

(۵۹۶) سنن ابن ماجہ (۱۵۷۳)

فائدہ: یہ ذہن نشین رہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین کو زندہ کر دیا گیا تھا اور پھر وہ حضور علیہ الصلوٰہ والسلام پر ایمان لے آئے تھے۔

(الجامع لاحکام القرآن ج ۹ ص ۲۴۰ مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

نیز حضرت امام ابو بکر احمد بن علی الخطیب نے اپنی کتاب السابق وللاحق میں اور امام ابو حفص عمر بن شاہین نے الناسخ والمنسوخ ص ۲۸۴ میں دونوں نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج کیا۔ آپ مجھ کو ساتھ لے کر عقبۃ الحجون کے پاس سے گزرے۔ اس وقت آپ غمزدہ تھے اور رو رہے تھے۔ آپ کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگی۔ میں نے عرض کیا: آپ پر میرے والدین یا رسول اللہ نثار ہوں! آپ نے فرمایا: اے حمیرا! ٹھہر جاؤ، میں نے اونٹ کے پہلو سے ٹیک لگا لی۔ آپ کافی دیر تک کھڑے رہے، پھر آپ میری طرف آئے اور خوشی سے مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں اپنی والدہ حضرت آمنہ کی قبر کے پاس سے گزرا۔ میں نے اپنے رب اللہ سے سوال کیا کہ ان کو زندہ کر دے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا، پھر وہ مجھ پر ایمان لے آئیں یا فرمایا: وہ دونوں مجھ پر ایمان لے آئے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اس طرح لوٹا دیا، اور علامہ سہیلی نے الروض الانف میں ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں راوی مجہول ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والدین کو زندہ کیا، وہ آپ پر ایمان لے آئے۔

(الروض الانف ج ۱ ص ۲۹۹)

(۳۶۶) طلب حاجت کے وقت استخارہ

(۵۹۷) حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں استخارہ کی اس طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کسی سورۃ کی تعلیم دیا کرتے تھے اور فرماتے

(۵۹۷) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۳/ ۴۸/ ۱۱۶۲) سنن الکبریٰ للنسائی (۳/ ۳۴۷/ ۵۵۸۱، ۴/ ۴۱۲/ ۷۷۲۹) الترغیب والترھیب للاصبہانی (۳/ ۱۵/ ۱۹۷۵)

تھے، جب تم میں سے کوئی کسی امر کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھے فریضہ کے علاوہ (نفلی نماز) پھر یہ دعا پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَقَدِّرْهُ لِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کَانَ شَرًّا لِّیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ وَاَرْضِنِیْ بِهٖ''۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قدرت کا طلبگار ہوں، اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں، پس بے شک تو قادر ہے میں قادر نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، اور تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین اور میری آخرت کے حوالہ سے یا فرمایا: میری دنیا میں اور آخرت میں تو اس کو میرے لیے مقدر فرما، اور میرے لیے اس میں برکت پیدا فرما، اور اگر یہ میرے حق میں برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور بھلائی کو میرے لیے مقدر فرما وہ جہاں بھی ہو اور مجھ کو اس پر راضی فرما۔

(۵۹۸) حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی امر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:

''اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ'' اے اللہ! میرے لیے خیر کا معاملہ فرما اور بھلائی کو میرے لیے منتخب فرما۔

(۳۶۷) طلب حاجت کے لیے استخارہ کی تعداد

(۵۹۹) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مروی ہے: اے

(۵۹۸) سنن ترمذی (۵/ ۵۳۵/ ۳۵۱۶) مسند ابو یعلیٰ (۱/ ۴۵۔۴۶/ ۴۴) شرح السنۃ (۴/ ۱۵۵/ ۱۰۱۷)

انس! تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اس میں اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کر، پھر جو چیز تیرے دل کی طرف پہل کرے اس کو دیکھ لے، بے شک بھلائی اسی میں ہے۔

(۳۶۸) خطبہ نکاح

(۶۰۰) حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خطبہ کی تعلیم دی:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوْ اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ"۔

ترجمہ: ہر قسم کی تمام تعریفیں بلا شبہ اللہ ہی کے لیے ہیں، اسی سے ہم مدد حقیقی طلب کرتے ہیں اور اپنے نفوس کی اور اپنے اعمال کی برائیوں سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے خاص بندے اور مقبول رسول ہیں۔

اس کے بعد پھر یہ تین آیات پڑھتے:

"یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝"۔ (آل عمران:۱۰۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۝

"یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ

مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ① "۔(النساء:۱)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے، اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے①

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝۷۰ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝۷۱ "۔(سبا:۷۰۔۷۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۝۷۰ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۝۷۱

(۳۶۹) جب بیوی سے پہلی ملاقات ہو تو کیا پڑھے؟

(۶۰۱) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی عورت یا خادم یا چوپائے کو حاصل کرے تو اس کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَ عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَ عَلَیْهِ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اے اللہ! میں اس کے خیر کا اور اس پر جو تو نے پیدا کیا ہے اس کے خیر کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور اس پر جو تو نے پیدا کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

---

(۶۰۱) سنن ابو داود (۲/۲۴۸۔۲۴۹/۲۱۶۰) سنن ابن ماجہ (۱/۶۱۷۔۶۱۸/۱۹۱۸) سنن الکبریٰ للبیہقی (۷/۱۴۸)

اور اگر اونٹ خریدا ہے تو اس کی کوہان پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔

(۳۷۰) جب کوئی شادی کرے تو اس کو کیا کہے؟

(۶۰۲) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ کھجور کی گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر شادی کر لی ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بَارَكَ اللهُ لَكَ'' اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا کرے۔ پھر ارشاد فرمایا: کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہو۔

(۶۰۳) حضرت عقیل رضی اللہ عنہ بصرہ میں پہنچے اور وہاں قبیلہ بنی خزیمہ کی ایک عورت سے شادی کر لی۔ ان لوگوں نے بطور مبارکباد دی اور کہا: ''بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ'' خوشحالی اور بیٹوں کے ساتھ۔ یعنی اللہ تعالیٰ خوشحالی اور اولاد عطا فرمائے۔

عقیل نے کہا: یہ نہ کہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو کہنے سے ہم کو منع فرمایا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ یہ کہا کریں: ''بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ'' اللہ تعالیٰ تیرے لیے اور تجھ پر برکت اتارے۔

(۳۷۱) خوشی کے وقت کیا اچھے کلمات کہے؟

(۶۰۴) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہونے کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے مریم

---

(۶۰۲) صحیح بخاری (۵۱۵۵ـ ۶۳۸۲) سنن ابوداود (۲/۲۳۵ـ۲۳۶/۲۱۰۹) مسند ابویعلیٰ (۶/۹۲/۳۳۴۸) سنن الکبریٰ للنسائی (۳/۳۳۰ـ۳۳۱/۵۵۵۸)

(۶۰۳) سنن الکبریٰ للبیہقی (۷/۱۴۸) مصنف عبدالرزاق (۶/۱۸۹/۱۰۴۵۶ـ۱۰۴۵۷)

بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم سے جنت میں میرا نکاح فرمایا۔
حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: "بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ" خوشحالی اور بیٹوں کے ساتھ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!۔

(٦٠٥) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب کسی کو شادی کی مبارکباد دیتے تو یہ فرماتے تھے: "بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا بِخَيْرٍ" اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت دے اور تیرے اوپر برکت نازل کرے اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کے درمیان بھلائی کو جمع کرے۔

(٣٧٢) کسی کو نکاح کا پیغام دے تو کیا کہے؟

(٦٠٦) حضرت سیدنا ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کی ایک جماعت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارے نکاح میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آجائیں تو کیا بہتر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ سلام عرض کیا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو طالب کے بیٹے کی کیا حالت ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "مَرْحَبًا وَّاَهْلًا" آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دو جملوں پر کچھ اضافہ نہ فرمایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ انصار کی اس جماعت کے پاس پہنچے جو ان کے منتظر تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کو کیا جواب ملا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا کہ آپ نے "مَرْحَبًا وَّاَهْلًا" فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے آپ کو ان دو جملوں میں سے ایک بھی کافی ہے، آپ نے تم کو اہل بھی دیا اور

---

(٦٠٥) سنن ترمذی (٣/٤٠٠/١٠٩١) سنن ابو داود (٢/٢٤١/٢١٣٠) سنن ابن ماجہ (١/٦١٤/١٩٠٥) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (٩/٣٥٩/٤٠٥٢)
(٦٠٦) شرح مشکل الآثار (٨/٢٢/٣٠١٨، ١٥/١٩٩/٥٩٤٤، ٢٠١/٥٩٤٧)

مبارک بھی دی۔

(۳۷) رخصتی کے وقت دولہا کو کیا کہا جائے؟

(۶۰۷) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ کے نکاح کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''اِيْتُوْنِيْ بِمَآءٍ'' میرے پاس پانی لاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جان گیا کہ سرکار کا منشاء کیا ہے۔ میں کھڑا ہوا اور قعب (پانی کا خاص برتن) کو بھر دیا اور اس کو لے کر آیا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو لے لیا اور اس میں کلی کی، پھر مجھ سے فرمایا: آگے بڑھ، پس میرے سر پر اور بدن کے اگلے حصہ پر ڈال دیا، پھر کہا: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهٗ بِكَ وَذُرِّيَّتَهٗ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ''

اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

پھر فرمایا: پشت پھیر، میں نے پشت پھیری، سرکار نے دونوں کندھوں کے درمیان اس کو ڈال کر پھر فرمایا: ''اِنِّيْ اُعِيْذُهٗ بِكَ وَذُرِّيَّتَهٗ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ''۔

پھر ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ کے نام کے ساتھ اپنی اہل کے پاس جاؤ برکت کے ساتھ جاؤ۔

(۶۰۸) حضرت ابن بریدہ اپنے والد بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت خاتون جنت کے نکاح کا ذکر فرمایا، مزید اس میں یہ بھی فرمایا کہ جب رخصتی کی رات ہوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے علی! مجھ سے ملاقات کئے بغیر کوئی نیا کام نہ کرنا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانی منگایا اور اس سے وضو فرمایا، پھر وہ پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ڈال دیا اور فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا فِيْ شِمْلِهِمَا'' اے اللہ! ان دونوں میں برکت دے اور ان دونوں کے اوپر برکت نازل فرما اور ان دونوں کو ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔

---

(۶۰۷) معجم الکبیر (۲۲/۴۰۹-۴۱۲/۱۰۲۱) مجمع الزوائد (۹/۲۰۶)

(۶۰۸) سابقہ حوالہ (۶۰۶)

(۳۷۴) بیوی سے جماع کے وقت کی دعا

(۶۰۹) حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تکلیف کا ذکر فرمایا جو بچوں کو پہنچ جاتی ہے، پھر ارشاد فرمایا: اگر تم میں ایک اپنی اہل سے جماع کے وقت یہ دعا پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا''۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہم کو عطا کرے اس کو بھی شیطان سے بچا۔

پھر ان کا اگر بچہ پیدا ہو تو شیطان اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(۳۷۵) مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ مدارات کرنا

(۶۱۰) حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بے شک عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے گا تو تو اس کو توڑ دے گا، لہٰذا اس کے ساتھ مدارات کا معاملہ کرتا رہ تو اس کے ساتھ زندگی گزار سکے گا، تین مرتبہ ارشاد عالی فرمایا۔

(۳۷۶) مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرنا

(۶۱۱) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمنین میں زیادہ کامل ایمان والے وہ ہیں جو ان میں اچھے اخلاق والے ہیں اور جو

---

(۶۰۹) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱/۲۴۲/۱۴۱) صحیح مسلم (۲/۱۰۵۸/۱۴۳۴)

(۶۱۰) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۹/۴۸۵/۴۱۷۸) معجم الکبیر (۷/۲۴۴/۶۹۹۲) معجم الاوسط (۸/۲۳۱/۸۴۸۹)

(۶۱۱) سنن ترمذی (۵/۹/۲۶۱۲)

اپنی بیوی کے ساتھ زیادہ مہربانی کرنے والے ہیں۔

(۳۷۷)مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ خوش طبعی کرنا

(۶۱۲) حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ سرکار مجھ سے ہم کلام ہوتے اور خوش طبعی فرماتے اور فرمایا: کیا تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: کنواری عورت سے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا: بیوہ سے، فرمایا: کنواری سے کیوں نہیں کی کہ تو اس کو کھلاتا اور وہ تجھ کو کھلاتی اور تو اس کو ہنساتا اور وہ تجھ کو ہنساتی اور تو اس سے خوش طبعی کرتا اور وہ تجھ سے خوش طبعی کرتی۔

(۳۷۸)بیوی کے ساتھ جھوٹ بولنے کی رخصت

(۶۱۳) حضرت سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: ہر جھوٹ لازماً جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے مگر (۱) یہ کہ کوئی شخص لڑائی میں جھوٹ بولے اس لیے کہ لڑائی تو دھوکہ دہی ہی ہے (۲) اور یا دو شخصوں کے درمیان جھوٹ بولے ان کے درمیان صلح کرانے کے لیے (۳) اور یا کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جھوٹ بولے تاکہ وہ اس کے ذریعے اس کو راضی کرے۔

(۳۷۹)عورت کا اپنے خاوند کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ کی اجازت

(۶۱۴) حضرت سیدتنا ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل

---

(۶۱۲) صحیح مسلم (۲/۱۰۸۹۔۱۰۹۰، ۳/۱۲۲۳)

(۶۱۳) شعب الایمان (۷/۴۹۱/۱۱۰۹۷) مجمع الزوائد (۸/۸۱)

(۶۱۴) صحیح بخاری (۲۶۹۲) صحیح مسلم (۲۶۰۵) سنن ابو داود (۴/۲۸۱/۴۹۲۱) شرح مشکل الآثار

فرماتی ہیں کہ میں اس کو جھوٹ شمار نہیں کرتا: (۱) کوئی شخص لوگوں کے درمیان صلح کرائے اور وہ کوئی بات کہے اور اس سے صلح کا ارادہ کرتا ہو (۲) اور کوئی شخص لڑائی میں کوئی بات کہے۔ (۳) اور مرد اپنی بیوی سے اور عورت اپنے شوہر سے کوئی بات کہے (اس کو خوش کرنے کے لیے)۔

(۳۸۰) عورت کے راز کو ظاہر کرنے کی سخت ممانعت

(۶۱۵) حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک عظیم ترین امانت قیامت کے دن یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی عورت سے اور عورت اپنے خاوند سے تنہائی میں ملاقات کرے، پھر وہ مرد بیوی کے راز کو اپنے دوستوں کے درمیان ظاہر کرے۔

(۳۸۱) مرد و عورت کے درمیانی راز کو ظاہر کرنے کی ممانعت

(۶۱۶) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! کیا ایسا تو نہیں کہ ایک شخص اپنے دروازہ کو بند کر دے اور پردہ لٹکا لے اور اللہ تعالیٰ کے پردہ کے ساتھ پردہ کر لے، پھر دن میں لوگوں کے پاس جا کر کہے: میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایسا ایسا کیا۔

واللہ! بے شک یہ لوگ بھی ایسا کرتے ہیں اور عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم سے اس کی مثال نہ بیان کروں؟ لوگوں نے عرض کیا: اس کی مثال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شیطان شیطانہ سے

۷/۳۶۲۔۳۶۳/۲۹۲۱۔۲۹۲۲)

(۶۱۵) صحیح مسلم (۲/۱۰۶۰/۱۴۳۷/۱۲۳) سنن ابو داود (۴/۲۶۸/۴۸۷۰) حلیۃ الاولیاء (۱۰/۲۳۶۔۲۳۷)

(۶۱۶) سنن ابو داود (۲/۲۵۲۔۲۵۴/۲۱۷۴)

عام راستہ میں صحبت کرے اور لوگ اس کو دیکھ رہے ہوں۔

(۳۸۲) دینی مصلحت سے میاں بیوی کا راز بیان کرنے کی رخصت

(٦١٧) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے، پھر اس کو سستی ہو جاتی ہے (اور جماع نامکمل رہ جاتا ہے) کیا اس پر غسل ہے اور سیّدہ اس وقت گھر میں موجود تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں اور یہ (اشارہ ام المؤمنین کی طرف تھا) ایسا کرتے ہیں، پھر غسل کر لیتے ہیں۔

(۳۸۳) جس کی رخصتی ہو اس کو بوقت صبح کیا کہا جائے؟

(٦١٨) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ رخصت فرمائی اور مجھ کو کھانے کی دعوت کے لیے بھیجا گیا۔ میں نے لوگوں کو دعوت دی۔ ایک قوم آتی کھا کر چلی جاتی، پھر ایک قوم آتی کھا کر چلی جاتی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے لوگوں کو دعوت دی یہاں تک کہ اب کوئی باقی نہیں رہا جس کو میں دعوت دوں۔

ارشاد فرمایا: اپنا کھانا اٹھاؤ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے، وہاں پہنچ کر ارشاد فرمایا: ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ“ گھر والو تم پر سلامتی ہو، انہوں نے کہا: ”وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ“ آپ پر بھی سلامتی ہو اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے اہل کو کیسا پایا؟

---

(٦١٨) صحیح مسلم (۴۷۹۱) صحیح مسلم (۱۴۲۸)

آپ تمام ازواج مطہرات کے حجروں کے پاس تشریف لے گئے، سب نے یوں ہی کہا جیسا کہ ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا۔

(٦١٩) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جس کی کنیت ابوعمیر تھی (ابوطلحہ گھر میں موجود نہ تھے) بچہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کھڑی ہوئیں، اس کو نہلا کر کفن پہنایا اور اس پر کپڑا ڈھانک دیا اور گھر والوں کو کہا کہ تم میں سے کوئی ابوطلحہ کو اس کی خبر نہ دے، میں خود ان کو خبر دوں گی۔ حضرت ابوطلحہ آئے کہ تھکے ہوئے تھے اور وہ روزہ دار تھے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے خوشبو لگائی اور زینت اختیار کی اور شام کا کھانا ان کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے پوچھا: ابوعمیر نے کیا کیا؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وہ فارغ ہو چکا، انہوں نے شام کا کھانا کھایا اور اپنی بیوی سے وہ کچھ حاصل کیا جو مرد اپنی بیوی سے حاصل کیا کرتا تھا (یعنی ہمبستری کی) پھر دریافت کیا: اے ابوطلحہ! ایک گھر والوں نے ایک گھر والوں کو کوئی چیز عاریت پر دی، پھر وہ اس کا مطالبہ کرتے ہیں، وہ اس کو واپس کر دیں یا اپنے پاس روک کر رکھ لیں؟ حضرت ابوطلحہ نے جواب دیا: ان کو واپس کرنا چاہیے، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ بھی ابوعمیر پر صبر کیجئے کہ اس کا انتقال ہو چکا، ابوطلحہ ناراض ہو کر اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور حضرت ام سلیم کی بات کی خبر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا'' اللہ تعالیٰ تم دونوں کو گزشتہ رات میں برکت دے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ام سلیم، عبداللہ بن ابی طلحہ کے ساتھ حاملہ ہوئیں (یعنی اسی شب کے جماع سے حمل قرار پایا اور اس حمل سے عبداللہ ابن ابی طلحہ پیدا ہوئے)۔

(٣٨٣) عورت کو دردِ زہ کی تکلیف ہو تو کیا کرے؟

(٦٢٠) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد

---

(٦١٩) صحیح بخاری (١٣٠١۔ ٥٤٧٠۔ ٥٤٧٠) صحیح مسلم (٢١٣٣) مسند ابویعلی (١٢٦/٦۔ ١٢٧/

نقل کرتے ہیں: جب کسی عورت پر اس کے بچہ کی ولادت میں دشواری ہو تو ایک لطیف اور پاک برتن کو لے اور اس میں ان آیات کو لکھے: "کَاَنَّهُمۡ یَوۡمَ یَرَوۡنَ مَا یُوۡعَدُوۡنَ"۔ الخ

گویا وہ جس دن دیکھیں گے جو انہیں وعدہ دیا جاتا ہے دنیا میں نہ ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر، یہ پہنچانا ہے، تو کون ہلاک کئے جائیں گے مگر بے حکم لوگ "کَاَنَّهُمۡ یَوۡمَ یَرَوۡنَهَا لَمۡ یَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوۡ ضُحٰهَا"۔

گویا جس دن وہ دیکھیں گے دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے "لَقَدۡ کَانَ فِیۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ" (یوسف:۱۱۱) بے شک ان کی خبروں سے عقلمندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں۔

پھر اس برتن کو دھویا جائے اور وہ پانی اس عورت کو پلایا جائے اور اس کے پیٹ اور شرمگاہ پر چھڑکا جائے۔

(۶۲۱) حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ان کی ولادت کا زمانہ قریب ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ام سلیم اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ فاطمہ کے پاس جاؤ اور آیت الکرسی اور "اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ" (یوسف:۳) الخ، اس پر پڑھ کر دم کریں اور معوذتین کے ساتھ اس کا تعوذ کریں۔

(۳۸۵) تکلیف زنانہ ختم کرنے کے لیے خصوصی دعا

(۶۲۲) حضرت سیدتنا میمونہ بنت ابی عسیب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ قبیلہ بنی حرش کی ایک عورت اونٹ پر سوار ہو کر حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور اس نے آواز دی: اے عائشہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا کے ذریعے میری مدد کر، تاکہ مجھ کو اس سے سکون و چین حاصل ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ اپنے دل پر رکھ کر اس کو پھیرو اور یہ دعا پڑھ لو:

(۳۳۹۸) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۶/ ۱۵۸-۱۵۹/ ۷۱۸۸)

(۶۲۲) معجم الکبیر (۲۵/ ۳۳/ ۷۲) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۸۰)

”بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ دَاوِنِیْ بِدَوَائِكَ وَاشْفِنِیْ بِشِفَائِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاحْذُرْ عَنِّیْ اَذَاكَ“۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! اپنی دواء کے ذریعے میری دوا کر اور اپنی شفاء کے ذریعے مجھ کو شفاء دے، اور اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے مجھ کو بے نیاز کر دے اور اپنی تکلیف مجھ سے دور فرما۔

(۶۲۳) حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ میں غصہ میں تھی تو آپ نے میری ناک کے ایک کنارے سے پکڑا اور حرکت دی، پھر فرمایا: یا عویش: (اے عائشہ) یہ پڑھ:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ“۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما، اور میرے دل کا غصہ ختم کر دے، اور تو مجھے شیطان سے پناہ دے۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے اس کے ساتھ دعا کی تو بہت عمدہ پایا۔

(۳۸۶) جب بچہ پیدا ہو تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

(۶۲۴) حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان دے اور بائیں کان میں اقامت کہے تو ام الصبیان (یہ ایک بیماری ہے جن میں بچہ سوکھتا چلا جاتا ہے) اس کو نقصان نہیں دے گی۔

(۳۸۷) جو شخص وسوسہ کی بیماری میں مبتلا ہو وہ کیا پڑھے؟

(۶۲۵) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد

(۶۲۴) مسند ابو یعلی (۱۲/۱۵۰/۶۷۸۰) شعب الایمان (۶/۳۹۰/۸۶۱۹)

(۶۲۵) صحیح مسلم (۱/۱۱۹/۱۳۴) سنن ابو داود (۴/۲۳۱/۴۷۲۱) مسند ابو یعلی (۸/۱۶۰-۱۶۱/

نقل کرتی ہیں کہ بے شک شیطان بندے کے پاس آکر کہتا ہے کہ تجھ کو کس نے پیدا کیا؟ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے، پھر وہ کہتا ہے: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا، وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے، شیطان کہتا ہے اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا، پس تم میں کسی کو اس میں سے کسی چیز کا احساس ہو تو اسے چاہیے کہ یہ پڑھے: "اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ" میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔

(۶۲۶) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: شیطان آتا ہے اور بندے سے کہتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا، فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا، پس جب وہ اس بات تک پہنچے تو چاہیے کہ کہے کہ ہم اس سے اور اس کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

(۳۸۸) اس کو کتنی مرتبہ پڑھے؟

(۶۲۷) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان وسواس میں سے کسی چیز کو پائے تو اس کو چاہیے کہ "اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ" تین مرتبہ پڑھے، پس بے شک یہ دعا اس سے اس کو دور کردے گی۔

(۳۸۹) وسوسہ سے متعلق سوال کیا جائے تو کیا پڑھے؟

(۶۲۸) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: قریب ہے کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں گے۔ یہاں تک کہ ان میں کہنے والا کہے گا: اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب وہ یہ

۴۷۰۴)

(۶۲۶) سابقہ حوالہ (۶۲۵)

(۶۲۷) سابقہ حوالہ (۶۲۵)

(۶۲۸) سنن ابوداود (۴/۲۳۱/۴۷۳۲)

بات کہیں تو تم اس کو پڑھو:

"اَللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ"

ترجمہ: وہ اللہ ہے، وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے۔

پھر بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور شیطان سے پناہ چاہے۔

(۳۹۰) بینائی جاتی رہے تو کیا پڑھے؟

(۶۲۹) حضرت سیدنا ابوامامہ بن سہل بن حنیف اپنے چچا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ کے پاس ایک نابینا شخص حاضر خدمت ہوا اور اس نے اپنی بینائی چلے جانے کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اَلَا تَصْبِرُ" کیا تو صبر نہیں کر سکتا۔

اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھ کو کوئی ہاتھ پکڑ کر لے جانے والا بھی نہیں ہے، اور مجھ کو بڑی مشقت ہے۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کی جگہ جا وضو کر اور دو رکعت نماز پڑھ، پھر یہ دعا پڑھ:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَتَجَلَّ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متوجہ کرتا ہوں، اے مہربان آقا! اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ کو اپنے رب کی طرف متوجہ کرتا ہوں، پس تو میری نظر کو روشن کر دے اے اللہ! ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما، اور میری سفارش میرے نفس کے بارے میں قبول فرما۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم جدا نہ ہوئے تھے اور طویل باتیں نہ ہوئیں تھیں

(۶۲۹) دلائل النبوۃ للبیہقی (۶/ ۱۶۷۔۱۶۸) معجم الکبیر (۹/ ۳۰۔۳۱/ ۸۳۱۱)

یہاں تک کہ وہ مرد بھی داخل ہوا گویا کہ وہ کبھی نابینا تھا ہی نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث شریف مستدرک ج ۱ ص ۵۲۶، ابن ماجہ ص ۱۰۰ ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۹۷ میں موجود ہے اور اس حدیث پاک سے کئی متنازعہ فیہ مسائل ثابت ہو گئے: (۱) مشکل کشائی کے لیے دربار رسالت میں حاضر ہونا سنت سے ثابت ہوا (۲) اللہ تعالیٰ کی طرف آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا سفارشی پیش کرنا اور اللہ تعالیٰ کو آپ کی سفارش جتانا (۳) مشکل کشائی کے وقت آپ کے اسم پاک ذاتی کو یا محمد کہہ کر پکارنا (۴) اس پکار کو اللہ تعالیٰ کا منظور فرمانا ثابت ہوا۔ معجم طبرانی ص ۱۰۳ پر مذکور ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کسی دوسرے آدمی کو یہ دعا بتائی تو اس کی آنکھیں درست ہو گئیں۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ عثمان بن حنیف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے آپ کو متصرف فی الامور سمجھ کر غائبانہ پکارتے تھے، اور اسی تعلیم کو آگے جاری فرمایا۔

حضرت سیدنا جلال الدین سیوطی کی خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۶۰ پر یہ روایت موجود ہے: حضرت سیدنا خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً قَضَیْتُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ'' جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا میں اس کی سو حاجت پوری کروں گا۔

(۳۹۱) بینائی چلے جانے پر اللہ کی حمد کرنے کا اجر و ثواب

(۶۳۰) حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ/ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندہ کی آنکھوں کو لے لیتا ہوں جس پر وہ اول تکلیف کے موقع پر میری حمد کرتا ہے تو میں اس کے لیے جنت سے کم اجر پر رضامند نہیں ہوں گا یعنی میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔

(۶۳۰) سنن ابن ماجہ (۱/۵۰۹/۱۵۹۷) معجم الکبیر (۸/۹۱۱/۷۷۸۸)

(۳۹۲) جس کی عقل میں فتور آ جائے اس پر کیا پڑھا جائے؟

(۶۳۱) حضرت سیدنا خارجہ بن الصلت اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے آئے اور عرب کے ایک محلہ کے پاس پہنچے۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی دوا ہے، پس بے شک ہمارے پاس ایک پاگل شخص ہے بیڑیوں میں بندھا ہوا۔ اتنے میں وہ اس پاگل کو بیڑیوں میں بندھے ہوئے لے آئے۔ میں نے اس پر سورۂ فاتحہ تین دن صبح وشام پڑھی، اپنے تھوک کو جمع کرتا رہتا تھا، پھر اس کو تھتکارتا تھا، پس وہ شخص اچھا ہو گیا گویا کہ اس سے کھول دیا گیا، ان لوگوں نے مجھ کو اجرت دی۔ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیجئے، میں نے آپ سے سوال کیا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری عمر کی قسم! کتنے لوگ ہیں کہ باطل جھاڑ کے ذریعے کھاتے ہیں تو نے تو حق جھاڑ کے ساتھ کھایا ہے۔

(۶۳۲) حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک مجنون کے کان میں پڑھا، اس کو افاقہ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: تو نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ میں نے کہا: "اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا... الی اٰخر السورة"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص یقین کے ساتھ اس کو کسی پہاڑ پر پڑھ دے تو وہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔

(۳۹۳) جس کو جنات کا اثر ہو اس پر کیا پڑھا جائے؟

(۶۳۳) حضرت سیدنا عبد الرحمٰن ابن ابی لیلیٰ ایک شخص سے وہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے

---

(۶۳۱) سنن ابو داود (۳/۲۶۶/۳۴۲۰، ۴/۱۳/۳۸۹۷، ۱۴/۳۹۰۱) سنن الکبریٰ للنسائی (۴/ ۳۶۵/۷۵۳۴) شرح معانی الآثار (۴/۱۲۶)

(۶۳۳) سنن ابن ماجہ (۲/۱۱۷۵/۳۵۴۹) مسند ابو یعلیٰ (۳/۱۶۷۔۱۶۸/ ۱۵۹۴)

بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوا اور کہا: حضرت! میرے بھائی کو درد ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے بھائی کو درد کیا ہے؟ اس نے کہا: اس کو جن کا اثر ہے، ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس بھیجو، وہ شخص آیا اور آپ کے سامنے بیٹھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی ابتدائی چار آیات اور دو آیتیں اس کے درمیان سے ''وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾'' (البقرہ:۱۶۳) ''اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ'' (البقرہ:۱۸۰) آیت کے آخر تک اور آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کے اخیر کی تین آیات اور سورۂ آل عمران کے اول کی ایک آیت اور ''شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الخ'' (آل عمران:۱۸) اخیر آیت تک سورۂ اعراف کی ایک آیت: ''اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ'' (الاعراف:۵۴) اور سورۂ مؤمنون کی ایک آیت ''فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾'' (المؤمنون:۱۱۶) اور سورۂ جن کی ایک آیت ''وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾'' (الجن:۳) اور سورۂ صافات کی شروع کی دس آیات اور سورۂ حشر کی اخیر کی تین آیات اور ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' اور معوذتین کو پڑھ کر دم فرمایا۔

(۶۳۴) حضرت سیدنا یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی، اس نے کہا: میرے اس بیٹے کو جن کا اثر ہے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے منہ میں تھتکارا، پھر فرمایا: ''بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰه''۔ اللہ کے نام کے ساتھ محمد اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، دور ہوا اللہ کے دشمن۔

(۳۹۴) بچوں کا کس چیز سے تعوذ کیا جائے؟

(۶۳۵) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت

(۶۳۵) سنن ترمذی (۴/۳۹۶/۲۰۶۰) سنن ابن ماجہ (۲/۱۱۶۴۔۱۱۶۵/۳۵۲۵) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (۴/۳۹۶) حلیۃ الاولیاء (۴/۲۹۹، ۵/۴۵)

حسن وحسین رضی اللہ عنہما کا تعوذ فرمایا کرتے تھے اور یہ پڑھتے تھے:

''اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ''۔

ترجمہ: میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور ہر زہریلے جانور سے اور لگ جانے والی ہر آنکھ سے۔

(۳۹۵) پھنسی کا کس چیز سے تعوذ کیا جائے؟

(۶۳۶) حضرت سیدتنا مریم بنت ابی کثیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میری انگلی میں پھنسی نکلی ہوئی تھی، ارشاد فرمایا: تمہارے پاس زریرہ (خوشبو کی قسم) ہے، پھر اس کو اس پر رکھ کر ارشاد فرمایا:

''اَللّٰھُمَّ مُصَغِّرَ الْکَبِیْرِ وَمُکَبِّرَ الصَّغِیْرِ صَغِّرْ مَابِیْ''۔

ترجمہ: اے اللہ! بڑے کو چھوٹا کرنے والے، اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے، جو میری اس انگلی میں ہے اس کو چھوٹا کر دے۔

پس وہ پھنسی ختم ہو گئی۔

(۳۹۶) زہریلے جانور کے ڈسے ہوئے پر کیا پڑھا جائے؟

(۶۳۷) حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیس سواروں کی ایک جماعت میں مجھ کو بھیجا، ہم کچھ دیہاتی لوگوں کے پاس سے گزرے اور ہم نے ان سے سوال کیا کہ وہ ہماری ضیافت کریں تو انہوں نے انکار کر دیا، ان کے سردار کو کسی

(۶۳۷) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۰/ ۱۹۸/ ۵۷۳۶) صحیح مسلم (۴/ ۷/ ۱۷۲۷) سنن ترمذی (۴/ ۳۹۹/ ۲۰۶۳، ۲۰۶۴) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۳/ ۴۷۶۔۴۷۷/ ۶۱۱۲)

(۶۳۸) مسند ابو یعلیٰ (۱۲/ ۷/ ۲۳۷۔۲۳۸/ ۶۸۴۴)

زہریلے جانور نے ڈس لیا، پھر وہ ہمارے پاس آئے اور کہا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کے ڈسنے سے جھاڑتا ہو؟ میں نے کہا: ہاں! میں ہوں مگر اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک ہم کو بکریاں نہ دو، انہوں نے ہم کو بیس بکریاں دیں میں نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" سات مرتبہ پڑھ کر دم کیا، وہ اچھا ہو گیا، ہم نے بکریوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا، ہمارے دلوں میں اس سے شبہ پیدا ہوا اس لیے ہم ان بکریوں سے رکے رہے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس کا ذکر کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اور تو نے نہیں جانا کہ یہ رقیہ ہے، ان کو تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔

(۳۹۷) سرکش شیاطین سے جس کو ڈر ہو وہ کیا پڑھے؟

(۶۳۸) حضرت سیدنا ابو التیاح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد الرحمٰن بن خنیس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اور وہ اس وقت شیخ کبیر تھے اس نے کہا: اے ابن خنیس! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کس طرح کیا تھا جب شیاطین نے آپ کے ساتھ مکر کیا تھا، انہوں نے کہا: شیاطین وادیوں اور گھاٹیوں سے اترے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہلاک کرنے کا ارادہ کر رہے تھے۔ ایک شیطان نے جس کے ساتھ آگ کا شعلہ تھا اس کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جلانے کا ارادہ کیا۔ جب آپ نے ان کو دیکھا تو آپ کو گھبراہٹ ہوئی، پس جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! پڑھیے:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ اللَّتِیْ لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقٌ يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ"۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں جس سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا جو آسمان سے نازل ہو اس کے شر سے، اور جو آسمان میں چڑھتا ہے اس کے شر سے، جو زمین میں ہے اس کے شر سے، جو زمین سے نکلتا ہے اس کے شر سے، اور شب و روز

کے شر سے، اور ہر رات میں آنے والے کے شر سے، مگر وہ رات میں آنے والا جو خیر کے ساتھ آئے، اے مہربان خدا!

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پس شیطان کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شکست دے دی۔

(۳۹۸) وحشت میں مبتلا ہونے والا کیا پڑھے؟

(۶۳۹) حضرت سیدنا ولید بن ابو الولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وحشت کی شکایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بستر پر لیٹو تو یہ دعا پڑھا لیا کرو:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ"۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کے غضب اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطان کے وسواس سے اور اِس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں پناہ چاہتا ہوں۔

پس بے شک وہ تجھ کو ضرر نہیں دے گا، اس کے لیے یہی لائق ہے۔

(۶۴۰) حضرت سیدنا براء ابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے وحشت کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دعا کو کثرت سے پڑھا کرو۔

"سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلْتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ"۔

ترجمہ: پاک ہے وہ جو بادشاہ ہے، ہمت و بزرگی والا ہے، فرشتوں اور جبریل امین کا رب ہے، تمام آسمان و زمین اس کی عزت و جبروت یعنی قدرت سے روشن ہیں۔

---

(۶۴۰) معجم الکبیر (۲/۲۴/۱۱۷۱) معرفۃ الصحابہ (۱/۳۸۵۔۳۸۶/۱۱۶۶)

اس کے بعد اس شخص نے اس کو پڑھا تو اس کی وحشت جاتی رہی۔

(۳۹۹) جب نیا چاند دیکھے تو کیا پڑھے؟

(۶۴۱) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھا کرتے:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ یُمْنٍ وَّبَرَکَةٍ" اے اللہ! اس چاند کو برکت والا بنادے۔

(۶۴۲) حضرت سیدنا بلال بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ اَهِلَّهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالسَّلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ تَعَالٰی"۔

ترجمہ: اے اللہ! اس کو ہمارے اوپر امن، ایمان، سلامتی اور سلام کا چاند بنا دے، میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔

(۶۴۳) حضرت سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چاند دیکھتے تو یہ دعا تین مرتبہ پڑھتے:

"هِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ" بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے اور تین مرتبہ یہ پڑھتے:

"اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ" میں اس پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔

پھر یہ پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَآءَ بِالشَّهْرِ وَذَهَبَ بِالشَّهْرِ" اللہ تعالیٰ کے لیے ہی حمد ہے جو ایک مہینہ کو لے آیا اور ایک ماہ کو لے گیا۔

(۶۴۴) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نیا چاند

---

(۶۴۲) سنن ترمذی (۵/۵۰۴/۳۴۵۱) مسند ابو یعلیٰ (۲/۲۵_۲۶/۶۶۱_۶۶۲)

(۶۴۳) معرفۃ الصحابہ (۲/۱۰۷۳/۲۷۱۶) شرح السنۃ (۵/۱۲۸_۱۲۹/۱۳۳۶)

(۶۴۴) معجم الاوسط (۱/۱۰۱/۳۱۱)

دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ وَّاٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! اس کو برکت اور ہدایت کا چاند بنا دے اور میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا، اور تجھ کو درست بنایا، پس برکت وعظمت والا ہے اللہ جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔

(٦٤٥) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

"رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ اَبْدَاكَ ثُمَّ يُعِيْدُكَ"۔

ترجمہ: میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں اس پر ایمان لایا جس نے تجھ کو ظاہر کیا، پھر سب کو لوٹائے گا۔

(٦٤٦) حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاتکہ ایک شیخ سے وہ اپنے اشیاخ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چاند دیکھتے یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰهُمَّ ادْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ"۔

ترجمہ: اے اللہ! اس کو ہمارے اوپر امن وایمان اور سلامتی واسلام وسکینہ وعافیت اور اچھے رزق کے ساتھ داخل فرما۔

شیخ سے کہا گیا: آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی ہے، تیز رفتار گھوڑے والا، بھاری نیزے والا، نمازوں میں آگے جانے والا، مقدمہ (اگلے) میں حصہ لینے والا، اور واپسی میں ساقہ (پچھلے) حصہ میں رہنے والا کہا ابو فورہ حدیر اسلمی نے۔

(٦٤٧) حضرت بشیر مولی معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس صحابہ سے میں نے سنا، ان میں ایک حدیر اسلمی بھی ہیں، وہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام

---

(٦٤٦) معرفۃ الصحابہ (٢/٨٩٤/٢٣١٠)

جب چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے تھے:

''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ شَهْرَنَا الْمَاضِيَ خَيْرَ شَهْرٍ وَخَيْرَ عَافِيَةٍ وَّاَدْخِلْ عَلَيْنَا شَهْرَنَا هٰذَا بِالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالْمُعَافَاةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ''۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے گزشتہ ماہ کو بہترین مہینہ اور خیر و عافیت والا بنا دے اور ہمارے اوپر ہمارے اس مہینہ کو سلامتی و اسلام اور امن و ایمان اور عافیت اور اچھے رزق کے ساتھ داخل فرما۔

یہ حدیث موقوف ہے۔

(٦٤٨) حضرت سیدنا عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب سے کم غفلت والے تھے، جب آپ چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

''هِلَالُ خَيْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ شَهْرُ كَذَا وَكَذَا وَجَاءَ شَهْرُ كَذَا وَكَذَا اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ''۔

ترجمہ: بھلائی کا چاند ہے اللہ کے لیے حمد ہے، جو ایسا مہینہ لے آیا، میں تجھ سے اے اللہ! اس مہینہ کی بھلائی اور نور اور اس کی برکت و ہدایت اور اس کی پاکی اور اس کی معافات کا سوال کرتا ہوں۔

(٤٠٠) جب چاند کی طرف نظر کرے کیا پڑھے؟

(٦٤٩) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا، اتنے میں دیکھا کہ چاند نکل آیا، فرمایا: ''تَعَوَّذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ'' اس چھپنے والے کے شر سے جب وہ چھپ جائے اللہ سے پناہ چاہ۔

(٦٤٩) سنن ترمذی (٥/٤٥٢/٣٣٦٦) شرح مشکل الآثار (٥/٢٧/١٧٧٤)

(۴۰۱) جب مغرب کی اذان سنے کیا پڑھے؟

(۶۵۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا سکھائی، کہ مغرب کی اذان کے وقت میں اس کو پڑھا کروں:

''اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ اَصْوَاتُ دُعَائِكَ وَاِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ فَاغْفِرْلِیْ۔''

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کا وقت ہے، اور تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے، پس میری مغفرت فرمادے۔

(۴۰۲) جب سہیل نامی ستارے کو دیکھے کیا پڑھے؟

(۶۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سہیل کو دیکھتے تو ارشاد فرماتے: ''لَعَنَ اللہُ سُھَیْلًا فَاِنَّہٗ کَانَ عَشَّارًا فَمُسِخَ'' اللہ سہیل پر لعنت کرے وہ ایک عشر ٹیکس وصول کرنے والا تھا، پس اس کو مسخ کردیا گیا۔

(۶۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے: ''لَعَنَ اللہُ سُھَیْلًا'' اللہ سہیل پر دوری کرے۔

آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''کَانَ رَجُلًا یَنْجِسُ النَّاسَ فِی الْاَرْضِ اَلظُّلْمَ فَمَسَخَہُ اللہُ عَزَّوَجَلَّ شِھَابًا'' ایک شخص تھا جو زمین کے سلسلہ میں لوگوں کو دھوکہ دیا کرتا تھا ان پر ظلم کرنے کے لیے، پس اللہ تعالیٰ نے اسے شہاب ستارے کی شکل میں مسخ کردیا۔

(۶۵۳) حضرت سیدنا عمرو بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے جب سہیل ستارہ طلوع ہوا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ سہیل پر لعنت کرے اس لیے کہ میں

---

(۶۵۰) سنن ابوداود (۱/۱۴۶/۵۳۰)

(۶۵۱) معجم الکبیر (۱/۱۰۸/۱۸۱)

نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے:
''كَانَ عَشَّارًا بِالْيَمَنِ يَظْلِمُهُمْ وَيَغْصِبُهُمْ أَمْوَالَهُمْ فَمَسَخَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ شِهَابًا فَعَلَّقَهُ حَيْثُ تَرَوْنَهُ'' وہ یمن میں ایک ٹیکس وصول کرنے والا شخص تھا لوگوں پر ظلم کرتا تھا، ان کے مالوں کو چھین لیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک انگارہ کی شکل میں مسخ کر دیا، اور اس کو اس جگہ لٹکا دیا جہاں تم اس کو دیکھ رہے ہو۔

(۴۰۳) جب ستارہ ٹوٹے تو کیا پڑھے؟

(۶۵۴) حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو حکم فرمایا ہے کہ ہم اپنی نظروں کو ستارا جب ٹوٹنے لگے اس کے پیچھے نہ لگائیں اور اس وقت یہ دعا پڑھیں:
''مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ'' جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہوا، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کسی چیز کی قوت نہیں۔

(۴۰۴) زہرہ ستارہ کی مذمت

(۶۵۵) حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زہرہ پر لعنت فرمائی اس لیے کہ اس نے دو فرشتوں کو فتنہ میں مبتلا کیا۔

(۶۵۶) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ ستارہ (زہرہ) اس کو اس کی قوم میں بے دخل کیا جاتا تھا۔

(۶۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب زہرہ کو دیکھتے تو اس کو برا کہتے۔

(۶۵۸) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: بے شک حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جب زمین کی طرف بھیجا فرشتوں نے کہا: اے پروردگار! کیا ایسے شخص کو تو زمین میں خلیفہ بنائے گا جو زمین میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا؟ فرشتوں نے کہا: اے پروردگار! ہم تیرے زیادہ فرمانبردار

(۶۵۸) شعب الایمان (۱/ ۱۷۹۔۱۸۰/ ۱۶۲'۱/ ۱۸۰۔۱۸۱/ ۱۶۳)

ہیں اور زہرہ کا قصہ بیان کیا۔

(۴۰۵) نماز مغرب کے بعد کیا پڑھے؟

(۶۵۹) حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز مغرب سے فارغ ہو کر واپس تشریف لاتے گھر میں داخل ہوتے دو رکعت ادا فرماتے، پھر دعا مانگتے اور دعا میں یہ بھی کہتے:

''یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ''۔

ترجمہ: اے دلوں کے پلٹنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم فرما۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کو ہمارے دلوں پر کسی چیز کا اندیشہ ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی انسان نہیں مگر اس کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے، پس اگر وہ سیدھا کرے تو سیدھا کر دے اور اگر چاہے ٹیڑھا کرے تو ٹیڑھا کر دے۔

(۴۰۶) جب رجب کا چاند نظر آئے کیا پڑھے؟

(۶۶۰) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رجب کا مہینہ داخل ہوتا یہ پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا شَھْرَ رَمَضَانَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم کو رجب و شعبان میں برکت دے اور ماہ رمضان میں پہنچا دے۔

اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے:

''اِنَّ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ لَیْلَةٌ غَرَّآءُ وَیَوْمُھَا یَوْمٌ اَزْھَرُ''۔

---

(۶۵۹) مسند الطیالسی (۱۶۰۸)

(۶۶۰) شعب الایمان (۳/۳۷۵/۳۸۱۵) معجم الاوسط (۴/۱۸۹/۳۹۳۹)

ترجمہ: بے شک جمعہ کی رات چمکدار رات ہے اور اس کا دن روشن ہے۔

(۴۰۷) گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرنا

(۶۶۱) حضرت سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی سوراخ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حجرہ مبارکہ میں جھانکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دست مبارک میں سوئی تھی جس سے آپ سر کھجلا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں جانتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں اس کو تیری آنکھ میں مار دیتا، پس اجازت طلب کرنے کا حکم نظر کی وجہ سے ہی تو دیا گیا۔

(۴۰۸) اجازت مانگنے کا طریقہ

(۶۶۲) حضرت سیدنا ربعی رضی اللہ عنہ بنو عامر کے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت طلب کی اور کہا: "ألج" کیا میں اندر داخل ہو جاؤں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اُخْرُجُوْا اِلَیْهِ فَاِنَّهٗ لَا یُحْسِنُ الْاِسْتِئْذَانَ فَقُوْلُوْا لَهٗ فَلْیَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَدْخُلُ"۔

ترجمہ: اس کے پاس جاؤ، پس بے شک یہ اجازت طلبی کا طریقہ احسن طریقے سے نہیں جانتا، اس سے کہو، اس طرح کہے: السلام علیکم! کیا میں داخل ہو جاؤں۔

حضرت ربعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سن لیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ارشاد فرما رہے تھے اس لیے میں نے کہا: السلام علیکم! کیا میں داخل ہو جاؤں۔

تو حضور نے مجھ کو اجازت عنایت فرمائی اور میں داخل ہو گیا۔

---

(۶۶۱) صحیح بخاری (۱۱/۲۴/۶۲۴۱) صحیح مسلم (۳/۱۶۹۸) مسند ابو یعلی (۱۳/۴۹۹۔۵۰۰/۷۵۱۰)

(۶۶۲) سنن ابو داود (۴/۳۴۵/۵۱۷۹) مسند احمد (۵/۳۶۸۔۳۶۹) سنن الکبریٰ للبیہقی (۸/۳۴۰)

(۴۰۹) کتنی مرتبہ اجازت طلب کی جائے؟

(۶۶۳) حضرت سیدنا ابو سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت مانگی، ان کو اجازت نہیں دی تو وہ واپس ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں واپس ہو گئے، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جب اجازت طلب کرنے والا تین مرتبہ اجازت طلب کرے، پس اگر اس کو اجازت دے دی جائے تو بہتر ہے ورنہ واپس ہو جائے۔

(۴۱۰) اجازت طلب کرنے والا کتنی مرتبہ سلام کرے؟

(۶۶۴) حضرت سیدنا قیس ابن سعد ابن عبادہ اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا: السلام علیکم! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دے دیا مگر آہستہ آواز میں جواب دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر فرمایا: السلام علیکم! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پھر آہستہ سے جواب دے دیا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا وہ آپ کو اجازت نہیں دیتے واپس ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے نکلے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے آپ کو سلام سنانے کے لیے کسی چیز نے نہیں روکا مگر میں نے چاہا کہ سرکار کے سلام کی زیادتی ہو۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ واپس آ گئے۔ انہوں نے آپ کے لیے ایک ٹب میں پانی رکھ دیا۔ حضور نے غسل فرمایا، پھر ایک چادر کا حکم دیا جو ورس کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی، حضور نے اس کو اوڑھا گویا ورس کا نشان سرکار کے پیٹ کی سلوٹوں میں میں اب دیکھ رہا ہوں، سرکار نے دعا دی:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْاَنْصَارِ وَعَلٰی ذُرِّیَّةِ الْاَنْصَارِ'' اے اللہ! انصار اور ان کی اولاد پر نزول رحمت فرما۔

---

(۶۶۳) سنن ابن ماجہ (۲/۱۲۲۱/۳۷۰۶) مصنف عبدالرزاق (۱۰/۳۸۱/۱۹۴۲۳)

(۶۶۴) سنن ابوداؤد (۵/۳۴۷/۵۱۸۵) سنن ابن ماجہ (۱/۱۵۸/۴۶۶، ۲/۱۱۹۲/۳۶۰۴)

(۴۱۱) جو شخص بلا اجازت اور بغیر سلام کے داخل ہوا اس کی مذمت

(۶۶۵) حضرت سیدنا کلدہ بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بھیجا فتح مکہ کے موقع پر بلباء اور جدیہ اور صغابیس کے ساتھ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وادی کے اوپر والے حصہ پر تھے، میں داخل ہوا، نہ سلام کیا نہ اجازت طلب کی، سرکار نے ارشاد فرمایا: واپس جاؤ اور پھر سلام کرو اور کہو: کیا میں داخل ہو جاؤں۔ یہ واقعہ حضرت صفوان کے اسلام قبول کرنے کے بعد کا ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اس واقعہ کی خبر صفوان بن امیہ نے دی۔

(۴۱۲) اجازت طلب کرتے ہوئے میں میں کہنے کی مذمت

(۶۶۶) حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد پر قرض تھا۔ میں اس سلسلہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، میں نے دروازے پر دستک دی فرمایا: ''من ذا'' یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ہوں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اَنَا اَنَا مَرَّتَیْنِ'' میں میں دو دفعہ، گویا سرکار نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۴۱۳) جو اللہ تعالیٰ چاہے اور فلاں چاہے کہنا

(۶۶۷) حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

---

(۶۶۵) سنن ابوداود (۴/ ۳۴۴۔۳۴۵/ ۵۱۷۶) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (۵/ ۶۴۔۶۵/ ۲۷۱۰)

(۶۶۶) صحیح مسلم (۳/ ۱۶۹۷/ ۲۱۵۵) سنن ترمذی (۵/ ۶۵/ ۲۷۱۱) سنن ابوداود (۴/ ۳۴۸/ ۵۱۸۷) سنن ابن ماجہ (۲/ ۱۲۲۲/ ۳۷۰۹) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۱/ ۳۵/ ۶۲۵۰)

(۶۶۷) سنن ابوداود (۴/ ۲۹۵/ ۴۹۸۰)

''مَاشَآءَ اللہُ وَشَآءَ فُلَانٌ'' (جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے) مت کہو لیکن ماشاء اللہ کہو پھر شاء فلان کہو۔

(۶۶۸) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو کہہ رہا تھا: ''ماشاء اللہ وشئت'' جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اَجَعَلْتَ لِلّٰہِ عِدْلًا قُلْ مَاشَآءَ اللہُ وَحْدَہٗ'' کیا تو نے اللہ تعالیٰ کے برابر کردیا؟ تو صرف یہ کہہ کہ جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔

(۴۱۴) جب دشمن سے ملاقات ہو تو کیا پڑھے؟

(۶۶۹) حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ حنین کے دن آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: دشمن کی ملاقات کی تمنا نہ کیا کرو، اس لیے کہ تم نہیں جانتے کہ تم ان کی طرف سے کس چیز میں مبتلا کئے جاؤ گے، پس جب تم ان سے ملاقات کرو تو یہ دعا کرو:

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّھُمْ وَقُلُوْبُنَا وَقُلُوْبُھُمْ بِیَدِكَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارا بھی اور ان کا بھی رب ہے، ان کے اور ہمارے دل تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔

اور بے شک تو ان پر غالب ہے اور بیٹھے بیٹھے زمین سے چمٹ جاؤ۔ پس جب وہ تم کو ڈھانپ لیں تو تم نعرہ لگاؤ اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔

(۴۱۵) جب دشمن نیزہ مارے کیا پڑھے؟

(۶۷۰) حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب احد کا دن ہوا اور بہت سے لوگ واپس لوٹ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کنارہ میں بارہ انصاری صحابہ کے

(۶۶۸) معجم الکبیر (۱۲/ ۱۸۸۔۱۸۹/ ۱۳۰۰۵) حلیۃ الاولیاء (۴/ ۹۹) سنن ابن ماجہ (۱/ ۶۸۴/ ۲۱۱۷)
(۶۷۰) معجم الاوسط (۸/ ۳۰۴/ ۸۷۰۴)

درمیان میں تھے۔ ان میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ بھی تھے، مشرکینِ مکہ نے ان حضرات کو گھیر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انصار کی جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''مَنْ لِلْقَوْمِ'' مشرکین کا مقابلہ کرنے کے لیے کون ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر برقرار رہو، انصار میں سے ایک شخص نے کہا میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا: تو ٹھیک ہے تجھ کو اجازت ہے، اس نے جنگ لڑی یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھر متوجہ ہوئے دیکھا تو مشرکین مقابلہ پر ہیں، پھر ارشاد فرمایا: قوم کے مقابلہ کے لیے کون تیار ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: میں، ارشاد فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہو، ایک انصاری شخص نے عرض کیا: میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ارشاد فرمایا: ہاں تو اس نے معرکہ آرائی کی یہاں تک کہ اس نے بھی جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ برابر مذکورہ جملہ ارشاد فرماتے رہے اور انصار میں سے ایک شخص نکلتا رہا اور وہ قتال کرتا رہا کتنوں کو وہ قتل کرتا اور بالآخر شہید ہو جاتا یہاں تک کہ صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ لِلْقَوْمِ'' قوم کے مقابلہ کے لیے کون ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ہوں، پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے گیارہ آدمیوں کے برابر قتال کیا۔ یہاں تک کہ ان کے ہاتھ پر حملہ کیا گیا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حِس پر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اگر تو بسم اللہ کہتا تو تجھ کو فرشتے اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے، پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو لوٹا دیا۔

(۴۱۶) عصر کے بعد رات تک ذکر کرنے کی فضیلت

(۶۷۱) حضرت سیدنا یزید الرقاشی حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: البتہ یہ کہ میں ایک قوم کے ساتھ بیٹھوں جو عصر سے مغرب تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں حضرت اسماعیل

---

(۶۷۱) مسند ابو یعلیٰ (۷/۱۲۸۔۱۲۹/۴۰۸۷، ۷/۱۵۴/۴۱۲۶)

علیہ السلام کی اولاد میں سے آٹھ غلام آزاد کروں۔

راوی نے یہ بھی زیادہ کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب اس حدیث کو بیان فرماتے مجھ پر (یزید الرقاشی) متوجہ ہوتے اور فرماتے: وہ وہ نہیں ہیں جو تو اور تیرے ساتھی کرتے ہیں لیکن وہ لوگ وہ قوم ہیں جو حلقہ لگاتے ہیں حلقہ بنا کر ذکر کرتے ہیں۔

(۴۱۷) دن رات میں کتنا قرآن پڑھنا مستحب ہے؟

(٦٧٢) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن رات میں پچاس آیات پڑھے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا، اور جو شخص سو آیات پڑھے وہ فرمانبرداروں میں سے لکھا جائے گا، اور جو شخص دو سو آیات پڑھے قرآن مجید بروز محشر اس سے جھگڑا نہیں کرے گا، اور جو شخص پانچ سو آیات پڑھے اس کے لیے اجر کا ایک قنطار لکھ دیا جائے گا۔

(٦٧٣) ایک دوسری روایت بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے، اس میں پچاس آیتوں کے بجائے چالیس آیات کا ذکر ہے کہ جو شخص دن رات میں چالیس آیات پڑھے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا، باقی حدیث پہلی کی طرح ہے۔

(٦٧٤) حضرت سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص دن رات میں سو آیات کی تلاوت کرے اس کے لیے ایک رات کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

(٦٧٥) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ایک رات میں سو آیتیں پڑھے اس کے لیے پوری رات کے قیام (کا ثواب) لکھا جائے گا۔

(٦٧٦) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دن رات میں سورۂ یاسین کو پڑھا اللہ تعالیٰ کی ذات کو طلب کرنے کے لیے،

---

(٦٧٤) سابقہ حوالہ (۴۳۹)

(٦٧٦) شعب الایمان (۲/۴۸۰/ ۲۴۶۳_۲۴۶۴)

اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔

(٦٧٧) حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر رات اس وقت تک نہیں سوتے تھے یہاں تک کہ "الٓمّٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ" اور "تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ" کو پڑھ لیں، اور طاؤس نے بیان کیا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن پاک کی ہر سورۃ پر ساٹھ نیکیوں کے ساتھ فضیلت رکھتی ہیں۔

(٦٧٨) حضرت سیدنا ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد منقول ہے: جس شخص نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کیں دجال کے فتنہ سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔

(٦٧٩) حضرت سیدنا سہل ابن معاذ اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص سورۂ کھف کا اول و آخر پڑھے اس کے لیے ایک نور ہو گا اس کے سامنے سر تک اور جو شخص تمام سورۃ کو پڑھے اس کے لیے آسمان سے لے کر زمین تک نور ہو گا۔

(٦٨٠) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر رات سورۂ بنی اسرائیل اور سورۃ الزمر کو پڑھا کرتے تھے۔

(٦٨١) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص شب جمعہ میں سورۂ دخان کو پڑھے، صبح اس حال میں کرے گا کہ اس کی بخشش ہو چکی ہو گی۔

---

(٦٧٧) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (٥/١٦٥/ ٢٨٩٢، ٤٧٥/٤/ ٣٤٠٤)

(٦٧٨) صحیح مسلم (١/٥٥٥/ ٨٠٩) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (٣/ ٦٥-٦٦/ ٧٨٥) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (٥/ ١٦٢)

(٦٧٩) شرح السنۃ (٤/ ٤٦٩-٤٧٠/ ١٢٠٥) معجم الکبیر (٢٠/ ١٦٢/ ٤٤٣)

(٦٨٠) صحیح ابن خزیمہ (٢/١٩١/ ١١٦٣) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (٥/١٨١/ ٢٩٢٠، ٤٧٥/ ٣٤٠٥)

(٦٨١) مسند ابو یعلیٰ (١١/١٠٥/ ٦٢٣٢) شعب الایمان (٢/ ٤٨٤/ ٢٤٧٦) سنن ترمذی (٥/ ١٦٣/ ٢٨٨٩)

(٦٨٢) حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ و افلاس نہیں ہوگا۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کو ہر رات میں پڑھا کریں۔

(٦٨٣) حضرت سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' پڑھے اور تین آیات سورۂ حشر کے اخیر کی پڑھے (ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۔ الخ) اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں شام تک، اور اگر اس دن میں مر جائے تو شہادت کی موت مرے گا اور اگر شام کے وقت اس کو پڑھے تو وہ بھی اسی درجہ میں ہے۔

(٦٨٤) حضرت سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سونے سے پہلے مسبحات (جن کے شروع میں سبح یسبح آتا ہے) پڑھا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیات سے افضل ہے۔

(٦٨٥) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بے شک قرآن مجید میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں، وہ اپنے پڑھنے والے کے لیے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جائے۔ وہ ''تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْكُ'' ہے (انتیسویں پارے کے ابتدائی دو رکوع ہیں)۔

(٦٨٦) حضرت سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی نقل فرماتے

---

(٦٨٢) شعب الایمان (٢/ ٤٩١/ ٢٤٩٨، ٢/ ٤٩١۔ ٤٩٢/ ٢٤٩٩، ٤٩٢/ ٢٥٠٠)

(٦٨٣) سابقہ حوالہ (٨١)

(٦٨٤) سنن ابو داود (٤/ ٣١٣/ ٥٠٥٧) شعب الایمان (٢/ ٤٩٣/ ٢٥٠٤) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (٥/ ١٨١/ ٢٩٢١، ٥/ ٢٧٥/ ٣٤٠٦)

(٦٨٥) سنن ترمذی (٥/ ٦٤/ ٢٨٩١) سنن ابو داود (٢/ ٥٧/ ١٤٠٠) سنن ابن ماجہ (٢/ ١٢٤٤/ ٣٧٨٦) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (٣/ ٦٩/ ٧٨٨)

ہیں: مجھ کو سورۂ بقرہ ذکر اول سے دی گئی ہے اور مفصل بطور زیادتی کے دیا گیا ہے۔

فائدہ: فقہاء کرام نے سورتوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے: اوساط مفصل، طوال مفصل، قصار مفصل، طوال مفصل سورۂ حجرات سے سورج بروج تک اور اوساط مفصل سورۂ تکویر سے والضحیٰ تک اور قصار مفصل سورۃ الضحیٰ سے لے کر والناس تک ہے اور بھی اس کی تفصیل فقہاء نے بتائی ہے۔(البنایہ، ج۲ص۲۹۰)

(۶۸۷) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ کو کوئی جامع سورت پڑھایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سورۂ ''اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا۔ الخ'' پڑھائی یہاں تک کہ وہ جب اس سے فارغ ہوا تو کہنے لگا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس پر ایک آیت بھی کبھی زیادہ نہیں کروں گا۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص کامیاب ہو گیا، تین مرتبہ فرمایا۔

(۶۸۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی رات کو ''اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ'' پڑھی تو اس کے لیے یہ نصف قرآن کے برابر ہوگی، جس نے ''قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' پڑی تو وہ اس کے لیے چوتھائی قرآن کے برابر ہوگی اور جس نے ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھی وہ اس کے لیے تہائی قرآن کے برابر ہوگی۔

(۶۸۹) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص آیت الکرسی اور ''حٰمٓ'' (المؤمن:۲) کا اول پڑھے اس دن ہر قسم کی برائی سے محفوظ رہے گا۔

(۶۹۰) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سورۂ آل

---

(۶۸۶) شعب الایمان (۲/ ۴۸۵/ ۲۴۷۸، ۲/ ۴۸۷۔۴۸۸/ ۲۴۸۶)

(۶۸۷) سنن ابو داود (۲/ ۵۷/ ۱۳۹۹، ۳/ ۹۳۔ ۹۴/ ۲۷۸۹) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/ ۱۶/ ۸۰۲۷)

شرح مشکل الآثار (۱۴/ ۱۴۴/ ۵۵۳۰)

(۶۸۸) سنن ترمذی (۵/ ۱۶۶/ ۲۸۹۴) شعب الایمان (۲/ ۴۹۶/ ۲۵۱۴)

(۶۸۹) سابقہ حوالہ (۷۷)

عمران کی آخری آیات ہر رات میں پڑھتے تھے۔

(٦٩١) حضرت سیدنا فروہ بن نوفل اپنے والد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے آنے کی وجہ دریافت کی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس لیے آیا ہوں کہ آپ مجھ کو کوئی چیز سکھا دیں جس کو میں سونے کے وقت پڑھا کروں۔ ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر لیٹے ''قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' پڑھ لیا کر، پھر اس کو ختم کر کے سو جایا کر، پس بے شک یہ شرک سے براءۃ ہے۔

(٦٩٢) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھ کو ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' سے محبت ہے۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا اس سے محبت کرنا تجھ کو جنت میں داخل کر دے گا۔

(٦٩٣) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حاضر ہوئے، آپ نے ایک شخص کو سورۂ اخلاص پڑھتے سنا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وَجَبَتْ'' واجب ہوئی، میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا واجب ہوگئی؟ ارشاد فرمایا: اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

(٦٩٤) حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: کیا تم میں ایک شخص ہر رات تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: کیوں نہیں وہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' الخ، ہے۔

(٦٩٠) معجم الاوسط (١٧٧٧/٣٦/٧)

(٦٩١) سنن ابوداود (٥٠٥٥/٣١٣/٤) سنن الکبریٰ للنسائی (١١٧٠٩/٥٢٤/٦)

(٦٩٢) شعب الایمان (٢٥٤٠/٥٠٥/٢، ٢٥٤١/٥٠٦) مسند ابو یعلیٰ (٣٣٣٦/٨٣/٦) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (١٧٠/٥)

(٦٩٣) سنن ترمذی (٢٨٩٧/١٦٨-١٦٧/٥) شعب الایمان (٢٥٣٨/٥٠٥-٥٠٤/٢) شرح السنۃ (١٢٤١/٤٧٧-٤٧٦/٤)

(٦٩٤) شرح مشکل الآثار (١٢١١/٢٤٨/٣) معجم الکبیر (١٠٤٨٤/٢٠٨-٢٠٧/١٠) حلیۃ الاولیاء (١٦٨/٧، ١١٧/٢)

(۶۹۵) حضرت سیدنا سہل ابن معاذ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" الخ، دس مرتبہ پڑھے گا اس کے لیے اس کی وجہ سے جنت میں ایک محل بنادیا جاتا ہے۔

(۴۱۸) شب وروز دوسو مرتبہ آیات پڑھنے کی فضیلت

(۶۹۶) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں: کوئی مسلمان مرد اور عورت نہیں جو دن رات میں دوسو مرتبہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞" پڑھے مگر اس کے پچاس برس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۶۹۷) حضرت سیدنا زیاد بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سابق روایت کی مثل روایت کرتے ہیں۔

سورۂ فلق پڑھنے کی فضیلت

(۶۹۸) حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ اس وقت سوار تھے، میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدموں پر رکھ دیا اور عرض کیا: مجھ کو سورۂ ھود اور یوسف سکھا دیجئے۔ ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی چیز نہیں پڑھے گا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" سے زیادہ بلیغ ہے۔

سونے کے وقت کیا کرے؟

(۶۹۹) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات جب

---

(۶۹۵) معجم الکبیر (۲۰/۱۵۱۔۱۵۲/۳۹۷)

(۶۹۸) سنن الکبریٰ للنسائی (۱/۳۳۰/۱۰۲۵، ۴/۴۳۷/۷۸۳۹) معجم الکبیر (۱۷/۲۶۷/۸۶۰) شعب الایمان (۲/۵۱۳/۲۵۶۶)

(۶۹۹) فتح الباری شرح صحیح بخاری (۸/۱۳۱/۴۴۳۹، ۹/۶۲/۵۰۱۶، ۱۰/۲۰۹/۵۷۴۸، ۱۱/۱۲۵/

اپنے بستر پر تشریف لاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو جمع فرماتے، پھر ان میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' پڑھتے۔ پھر دونوں ہاتھ اپنے جسم مبارک، اپنے سر پر، اپنے چہرہ پر اور جسم کے اگلے حصہ پر جہاں تک ہو سکتا پھیر لیتے، تین مرتبہ ایسا کرتے۔

(۴۱۹) بیس آیات کی فضیلت

(۷۰۰) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: جس شخص نے ہر رات میں بیس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا، اور جس نے سو آیات پڑھیں اس کو فرمانبرداروں میں سے لکھا جائے گا، اور جس نے دو سو آیات پڑھیں قرآن اس سے جھگڑا نہیں کرے گا قیامت کے دن، اور جس نے پانچ سو آیات پڑھیں اس کے لیے اجر کا ایک قنطار لکھا جائے گا۔ راوی نے حضرت ابن قسیط کو اس کی خبر دیتے ہوئے کہا کہ میں اس کو اپنے شیوخ سے تین مرتبہ سن چکا ہوں۔

(۴۲۰) چالیس آیات کی فضیلت

(۷۰۱) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر رات میں چالیس آیات پڑھے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا، آگے حدیث اوپر مذکورہ حدیث کی مانند ہے۔

(۴۲۱) پچاس آیات کی فضیلت

(۷۰۲) حضرت سیدنا یزید الرقاشی کہتے ہیں کہ میں اور ثابت البنانی اور کچھ لوگ

٦٣١٠) سنن ابو داود (۴/۳۱۳/۵۰۵۶) سنن ابن ماجہ (۲/۱۲۷۵/۳۸۷۵) شرح السنۃ (۴/۴۷۸/۱۲۱۲)

ہمارے ساتھ تھے۔ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ہم نے کہا: اے ابوحمزہ! (یہ حضرت انس کی کنیت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام کے سلسلہ میں جو ارشاد فرمایا کرتے تھے اس کی ہمیں خبر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پچاس آیات پڑھے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا، اور جو سو آیات پڑھے اس کو پوری رات کے قیام کا ثواب ملے گا، اور جو دو سو آیات پڑھے گا اس حال میں کہ وہ حافظ قرآن ہے تو اس نے اس کا حق ادا کر دیا، اور جو پانچ سو آیات پڑھے تو اس کا اجر ایسا ہے کہ جیسے صبح ہونے سے پہلے ایک قنطار صدقہ کر دے اور ایک قنطار ایک ہزار دینار کا ہوتا ہے۔

(۴۲۲) تین سو آیات کی فضیلت

(۷۰۳) حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین سو آیات پڑھے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے بندے نے مشقت برداشت کی، اے میرے فرشتو! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک میں نے اس کی مغفرت کر دی۔

(۴۲۳) دس آیات کی فضیلت

(۷۰۴) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک رات میں دس آیات پڑھے غافلیں میں سے نہیں لکھا جائے گا۔

(۴۲۴) ایک ہزار آیات کی فضیلت

(۷۰۵) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک ہزار آیات کے ساتھ قیام کرے اس کو مقنطرین میں

(۷۰۵) سنن ابوداود (۲/۵۷/۱۳۹۸) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۶/۳۱۰۔۳۱۱/۲۵۷۲) صحیح ابن خزیمہ (۲/۱۸۱/۱۱۴۴)

سے لکھ دیا جائے گا۔ (یعنی ایک قنطار صدقہ کرنے والوں میں)۔

(۷۰۶) حضرت سیدنا سہل ابن معاذ بن انس اپنے والد رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: جس شخص نے اللہ کے راستہ میں ایک ہزار آیات پڑھیں قیامت کے دن اس کو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھ دیا جائے گا اور ان شاء اللہ یہ حضرات بہترین رفیق ہیں۔

سورۂ بقرہ کے اخیر کی دو آیتیں

(۷۰۷) حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص ایک رات میں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔

(۴۲۵) وتر سے فارغ ہو کر کیا پڑھے؟

(۷۰۸) حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى'' اور دوسری رکعت میں ''قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' اور تیسری رکعت میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھتے تھے اور صرف آخری رکعت میں سلام پھیرتے تھے اور سلام کے بعد تین مرتبہ ''سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ'' پڑھتے تھے۔

(۴۲۶) سونے کے وقت کیا پڑھے؟

(۷۰۹) حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب رات کو

(۷۰۶) مسند ابو یعلی (۳/ ۶۳/ ۱۴۸۹) معجم الکبیر (۲۰/ ۱۵۲/ ۴۰۰)
(۷۰۷) صحیح مسلم (۱/ ۵۵۵) سنن الکبریٰ للنسائی (۵/ ۹/ ۸۰۰۳)
(۷۰۹) سابقہ حوالہ (۸)

سونے کا ارادہ فرماتے اپنا دست مبارک رخسار مبارک پر رکھتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

"بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى"۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہی میں مرتا جیتا ہوں۔

اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے ہی حمد ہے جس نے ہم کو موت دینے کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف ہی لوٹنا ہے۔

(۷۱۰) حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ جب وہ سویا کرے تو یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے حوالے کردی، اور تیری طرف اپنا رخ کیا، اور میں نے تیرا ہی سہارا لیا، اور تجھی کو اپنا کام سونپا، تیری نعمتوں کی رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، اور تیرے سوا کوئی پناہ اور نجات کی جگہ نہیں، میں تیری ہی کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے، اور تیرے نبی کو میں نے مانا ہے جسے تو نے بھیجا ہے۔

اس دعا کا پڑھنے والا اگر اسی رات مرا تو فطرت کی موت مرے گا۔

(۷۱۱) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بستر پر لیٹیں تو یہ دعا پڑھ لیا کریں:

"بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَطَهِّرْ لِیْ قَلْبِیْ وَطَيِّبْ كَسْبِیْ وَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ"۔

ترجمہ: تیرے نام کے ساتھ ہی اے خدایا! میں نے اپنا پہلو رکھا، اور تو میرے

---

(۷۱۰) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۱/ ۱۱۳/ ۶۳۱۳) صحیح مسلم (۴/ ۲۰۸۳)

دل کو پاک کر دے، اور میری روزی صاف ستھری بنا دے، اور میرے گناہ کو بخش دے۔

(۷۱۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی اپنے بستر کی طرف آئے تو اپنے تہبند (ازار) کے کنارے سے جھاڑے اس لیے کہ بے شک وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس کے اوپر کیا چیز آ گئی ہے، پھر دائیں کروٹ پر لیٹے اور پڑھے:

"بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَطَهِّرْلِيْ قَلْبِيْ وَطَيِّبْ كَسْبِيْ وَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے پہلو رکھا، اور تیرے ہی نام کے ساتھ اس کو اٹھاؤں گا، اگر تو نے میرے نفس کو روک لیا تو اس پر رحم فرمانا، اور اگر تو نے اس کو چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرنا اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ تو اپنے نیکوکاروں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۷۱۳) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے ہی حمد ہے جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا، اور ہماری کفایت کی، اور ہم کو ٹھکانا دیا، پس کتنے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے، اور نہ ٹھکانہ دینے والا ہے۔

(۷۱۴) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

---

(۷۱۲) صحیح مسلم (۴/ ۲۰۸۴۔۲۰۸۵/ ۲۷۱۴) سنن ابوداود (۴/ ۳۱۱۔۳۱۲/ ۵۰۵۰)

(۷۱۳) صحیح مسلم (۴/ ۲۰۸۵/ ۲۷۱۵) سنن ابوداود (۴/ ۳۱۲/ ۵۰۵) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۲/ ۳۵۰/ ۵۵۴۰) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (۵/ ۷۰/ ۳۳۹۶)

(۷۱۴) سنن ابن ماجہ (۲/ ۱۱۶۲/ ۳۵۱۸) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۳/ ۲۹۸/ ۱۰۲۱)

اصحاب میں سے ایک شخص کو ڈس لیا گیا، پس اس کو وہ چیز پہنچی جو اللہ نے چاہا، اس کی خبر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوئی، آپ نے ارشاد فرمایا: سنو! اگر وہ جب اس نے شام کی یہ دعا پڑھ لیتا:

''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ'' میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کیا۔

تین مرتبہ تو اس کو نقصان نہ دیتا۔

(۷۱۵) حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِكَ الْكَرِیْمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا نَخْلُفُ وَعْدَكَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری کریم ذات اور کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے، اے اللہ! قرضہ اور گناہ تو ہی ختم کرتا ہے، اے اللہ! تیرا لشکر شکست خوردہ نہیں ہوسکتا، اور تیرا وعدہ خلاف نہیں کیا جا سکتا، اور کسی کوشش کرنے والے کو اس کی کوشش تیری طرف سے نفع نہیں دے سکتی، تو پاک ہے اور تیرے لیے تعریف ہے۔

(۷۱۶) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے کے لیے لیٹتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ''۔

ترجمہ: اے اللہ! اے پالنے والے! تیرے نام ہی سے میں نے اپنا پہلو رکھا، پس میرے گناہ بخش دے۔

(۷۱۷) حضرت سیدنا سھل ابن ابی صالح فرماتے ہیں کہ ابو صالح ہمیں جب ہم میں

(۷۱۵) سنن ابوداود (۴/۳۱۲/۵۰۵۲) معجم الاوسط (۷/۷/۶۷۷۹/۳)

سے کوئی سونے کا ارادہ کرتا حکم فرماتے تھے کہ وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے، پھر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنَزِّلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ لَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ"۔

ترجمہ: اے آسمانوں اور زمین اور بڑے عرش کے اور ہمارے اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآن مجید کو نازل کرنے والے، میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جس کی تو پیشانی کو پکڑے ہوئے ہے، تو ہی، اول ہے کہ تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، اور تو ہی آخر ہے کہ تیرے بعد کوئی شی نہیں، اور تو ہی ظاہر ہے کہ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، اور تو ہی باطن ہے کہ تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی کوئی چیز نہیں، مجھ سے قرض کو ادا کردے اور مجھ کو فقر سے غنی بنادے۔

اور وہ (ابو صالح) اس روایت کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے تھے۔

(۷۱۸) حضرت سیدنا ابو الازہر الانماری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بستر پر لیٹتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَخْسِئْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِھَانِیْ وَثَقِّلْ مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی"۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو رسوا کردے، اور میری قید کو توڑ دے، اور میری میزان عمل کو بھاری کردے اور مجھے ندی اعلیٰ میں بنادے۔

(۷۱۹) حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تو بستر پر لیٹے تو

---

(۷۱۷) صحیح مسلم (۴/ ۲۰۸۴/ ۲۷۱۳) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۲/ ۳۴۸/ ۵۵۳۷)

(۷۱۸) سنن ابوداود (۴/ ۱۳/ ۵۰۵۴) معجم الکبیر (۲۲/ ۲۴۵/ ۷۵۸)

(۷۱۹) مصنف عبدالرزاق (۳/ ۴۹۳/ ۶۴۶۳)

یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملت پر اور جب میت کو قبر میں اتارا جائے تو بھی یہی دعا پڑھی جائے۔

(۷۲۰) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت کی کہ جب وہ بستر پر لیٹے سورۂ حشر کو پڑھ لیا کرے اور فرمایا کہ اگر تو اس رات مر گیا تو شہید ہو کر مرے گا یا یہ فرمایا کہ اہل جنت میں سے ہوگا۔

(۷۲۱) حضرت سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے: جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر آئے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو نیند آجائے اور وہ رات کو کسی وقت نہیں اٹھے گا کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی بھلائی میں سے کسی بھلائی کا سوال کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا۔

(۷۲۲) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر آنے کے وقت یہ دعا پڑھے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ عَلَيَّ وَاَسْئَالُكَ بِعِزَّتِكَ اَنْ تُنَجِّيَنِيْ مِنَ النَّارِ"۔

ترجمہ: اللہ ہی کے لیے حمد ہے جس نے میری کفالت کی اور مجھ کو ٹھکانا دیا اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے جس نے مجھے کھلایا اور پلایا، اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے جس نے مجھ پر احسان فرمایا، پس بہت زیادہ فرمایا اور میں تجھ سے تیری عزت کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو دوزخ سے نجات دے دے۔

اس شخص نے تمام مخلوق کی محامد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔

(۷۲۳) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو حکماً فرمایا کہ سوتے

(۷۲۰) سنن ترمذی (۵/۵۴۰/۳۵۲۶) معجم الکبیر (۸/۱۲۵/۷۵۶۸)

(۷۲۳) صحیح مسلم (۴/۲۰۸۳/۲۷۱۲) مسند ابو یعلیٰ (۱۰/۴۵/۵۶۷۶) الترغیب والترہیب للاصبہانی

وقت یہ دعا پڑھا کر:

"اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَتَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! تو نے میرے نفس کو پیدا کیا، اور تو ہی اس کو وفات دے گا اس کی موت اور زندگی کا تو ہی مالک ہے، اگر تو اس کو زندگی دے تو اس کی حفاظت کر، اور اگر موت دے تو اس کو بخش دے، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

اس شخص نے کہا: کیا آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ان سے سنا ہے جو حضرت عمر سے بھی افضل ہیں (یعنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

(۷۲۴) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اور حمد اسی کے لیے ہے، اور وہ ہر چیز پر مکمل قدرت والا ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ اطاعت پر قوت، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے۔

تو اس دعا کی برکت سے اس کے سب گناہ یا خطائیں معاف کر دی جائیں گی (حضرت مسعر کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے سرکار نے کیا لفظ فرمایا) اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر یا سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ گناہ ہوں۔

(۷۲۵) حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب

(۲/۱۲۹۔۱۳۰/۱۲۹۳)

(۷۲۴) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۲/۳۳۸/۵۵۲۸)

(۷۲۵) سنن ابوداود (۴/۳۱۳۔۳۱۴/۵۰۵۸) سنن الکبریٰ للنسائی (۴/۴۰۲/۷۹۴)

بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَاَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكَ كُلِّ شَیْءٍ وَلَكَ كُلُّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ''۔

ترجمہ: اللہ ہی کے لیے حمد ہے جس نے میری کفایت کی، اور مجھ کو ٹھکانا دیا، اور کھلایا اور پلایا، اور جس نے مجھ پر بہت زیادہ احسان فرمایا، اور جس نے مجھ کو عطا کیا تو بہت زیادہ عطا کیا، اے اللہ! ہر حال میں تیری ہی حمد ہے، اے اللہ! ہر شے کے رب اور مالک، ہر شی تیرے لیے ہے، میں تجھ سے دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔

(۷۲۶) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: مجھ کو کوئی ایسی چیز بتائیے جسے میں صبح وشام پڑھا کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دعا پڑھ لیا کرو:

''اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ''۔

ترجمہ: اے اللہ! آسمانوں وزمین کو پیدا کرنے والے، ہر چیز کے مالک اور رب، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، میں اپنے نفس اور شیطان کے شر اور اس کی شرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے ابو بکر! تو اس کو صبح اور شام کے وقت اور بستر پر لیٹتے وقت پڑھ لیا کر۔

(۷۲۷) دوسری روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اس دعا کے متعلق نقل فرمائی ہے، اس میں دعا کے شروع میں ''اَللّٰهُمَّ'' کے بعد ''عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ'' کا اضافہ ہے بقیہ کلمات وہی ہیں جو اوپر روایت میں مذکور ہیں۔

فائدہ: اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

---

(۷۲۶) سنن ترمذی (۵/۴۶۷/۳۳۹۲) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۲۳۴۹۔موارد) سنن الکبریٰ للنسائی (۴/۴۰۸/۷۷۱۵)

(۷۲۷) سابقہ حوالہ (۷۲۶)

کی اس دعا کے متعلق مزید تین روایت نقل فرمائی ہیں مگر سب میں مذکورہ بالا دعا ہی منقول ہے کسی لفظ کا تھوڑا سا فرق ہے اس لیے ان تمام روایات کو نقل نہیں کیا گیا۔

(۷۲۸) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کسی ایسے وظیفہ کی تعلیم دے دیں جس کو میں صبح و شام پڑھتا رہوں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یوں پڑھو:

''اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ''۔

ترجمہ: اے اللہ! جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا، ہر چیز کا پروردگار اور مالک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تجھ سے اپنے نفس کی اور شیطان، اور اس کے شریک کی، ہر برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔

مزید آپ نے فرمایا کہ صبح اور شام کو اور بستر پر آتے وقت اس دعا کو پڑھا کرو۔

(۷۲۹) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند دعائیں مانگی، پھر فرمایا: جب تم صبح اور شام کو اور جب بستر پر آؤ تو یوں دعا پڑھو:

''اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ''۔

ترجمہ: اے اللہ! جو پوشیدہ اور حاضر کو جاننے والا ہے، آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، ہر چیز کا رب اور مالک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے اپنے نفس کی برائی کی پناہ مانگتا ہوں اور شیطان کے شر اور اس کے شریک کی، ہر برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔

---

(۷۲۸) سابقہ حوالہ (۷۲۶)

(۷۲۹) سابقہ حوالہ (۷۲۶)

(۷۳۰) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر پر تشریف لاتے تو دائیں کروٹ لیٹتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

''رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَكَ'' اے پروردگار عالم! مجھے اس دن کے عذاب سے بچانا جس دن تو بندوں کو اٹھائے گا۔

(۷۳۱) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا صاحبزادی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر کی طرف تشریف لاتے تو دائیں ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

''رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَكَ'' اے میرے پروردگار! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو اٹھائے گا۔

(۷۳۲) حضرت سواء الخزاعی رضی اللہ عنہ اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر کی طرف تشریف لاتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر سوتے۔

(۷۳۳) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر کو پکڑتے تو دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھتے۔

(۷۳۴) حضرت سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹتے اور یہ دعا پڑھتے:

''رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَكَ'' اے میرے رب! مجھ کو اس دن کے عذاب سے بچانا جس دن تو بندوں کو اٹھائے گا۔

(۷۳۰۔ مسند ابو یعلیٰ (۱۲/ ۴۸۳/ ۷۰۵۸) سنن الکبریٰ للنسائی (۲/ ۱۴۹/ ۲۷۸۷)

(۷۳۱) سابقہ حوالہ (۷۳۰)

(۷۳۲) سابقہ حوالہ (۷۳۰)

(۷۳۳) سابقہ حوالہ (۷۳۰)

(۷۳۴) سابقہ حوالہ (۷۳۰)

فائدہ: حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی چار روایات اور ہیں جن میں یہی مذکورہ عمل منقول ہے، اتنا اضافہ اور ہے کہ دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور بعض میں اضافہ ہے کہ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھتے۔

(۴۲۷) باوضو سونے کی فضیلت

(۷۳۵) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے طہارت پر رات گزاری (یعنی باوضو سویا) پھر اسی رات مر گیا تو وہ شہید مرا۔

سونے کے وقت کی دیگر دعائیں

(۷۳۶) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اَللّٰھُمَّ نَفِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی عَدُوِّیْ وَاَرِنِیْ مِنْہُ ثَارِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ“۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو میری کان اور آنکھ سے نفع پہنچا، اور ان دونوں کو میرا وارث بنا، اور میرے دشمن پر میری مدد فرما، اور مجھ کو اس سے میرا بدلہ دکھا دے، اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ اور بھوک سے، پس بے شک وہ برا ساتھی ہے۔

(۷۳۷) حضرت سیّدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ کلمات تعلیم فرمائے اور ارشاد فرمایا: جب تو بستر پر لیٹے ان کو پڑھ، وہ یہ ہیں:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْکَافِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْاَعْلٰی حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی مَاشَآءَ اللّٰہُ قَضٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ مِنَ اللّٰہِ مَلْجَاٌ وَّلَا وَرَآءَ اللّٰہِ مُلْتَجَاٌ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

(۷۳۶) حلیۃ الاولیاء (۲/۱۸۱۔۱۸۲) شعب الایمان (۴/۱۷۰/۴۷۰۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا"۔

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے لیے تعریفیں ہیں، جو کافی ہے، پاک ہے، بہت بلند ہے، اللہ میرے لیے کافی ہے، جو اللہ نے چاہا وہ ہی کیا، اللہ نے اس کی بات سنی جس نے اس کو پکارا، اللہ کے سوا نہ کوئی پناہ ہے نہ کوئی ٹھکانہ ہے، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے، اور تمہارا بھی، کوئی چوپایہ نہیں مگر وہ اس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے، بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے، اللہ کے لیے حمد ہے جس نے کوئی اولاد نہ بنائی، اور نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے، اور نہ عاجزی کی وجہ سے اس کا کوئی ولی ہے، اور اس کی خوب بڑائی بیان کیجئے۔

پھر اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اس کو سونے کے وقت پڑھے اور پھر شیاطین اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان سو جائے کہ وہ اس کو ضرر پہنچائیں۔ یعنی اس دعا کے پڑھنے کی برکت سے اس کو یہ چیزیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔

(۷۳۸) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں جب سے رہی ہوں آپ رخصت ہونے تک اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک ان چیزوں سے پناہ نہ چاہتے، بزدلی سے، سستی سے اور کاہلی سے اور بخل سے اور تکبر کی برائی سے، اور اہل وعیال میں برائی دیکھنے سے، اور عذاب قبر سے، اور شیطان اور اس کے شرک سے۔

(۷۳۹) حضرت سیدنا عطاء ابن السائب اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، انہوں نے ایک شخص سے کہا: کیا میں تجھ کو کچھ کلمات کی تعلیم نہ دوں؟ وہ ان کلمات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک مرفوع فرماتے تھے، جب تو رات کو لیٹے یہ کلمات پڑھ لیا کر:

"اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَنَبِیِّكَ الْمُرْسَلِ اَللّٰهُمَّ نَفْسِیْ خَلَقْتَهَا لَكَ مَحْیَاهَا وَمَمَاتُهَا اِنْ قَبَضْتَهَا فَارْحَمْهَا وَاِنْ

(۷۳۹) مسند ابو یعلی (۳/۱۹۶/۱۶۲۵)

اَحْیَیْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے سپرد کیا اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا، اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا، اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف سہارا دیا، میں تیری نازل شدہ کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا، اے اللہ! میرے نفس کو تو نے ہی پیدا کیا، اس کی موت وحیات کا تو ہی مالک ہے، اگر تو اس کو قبض کرے تو اس پر رحم فرما، اور اگر تو اس کو زندہ رکھے تو اس کی ایمان کی حفاظت کے ساتھ حفاظت فرما۔

(۷۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یا شام کے وقت اس دعا کو پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُكَ وَاُشْھِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں نے صبح کی تو تجھ کو گواہ بناتا ہوں، اور تیرے عرش کے اٹھانے والے اور فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرے خاص بندے اور سچے رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کا ایک چوتھائی حصہ دوزخ سے رہا کر دیتا ہے، اور جو شخص دو مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا نصف جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، اور جو شخص تین مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا تین چوتھائی جہنم سے آزاد کر دیتا ہے اور جو چار مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو (مکمل) جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

(۷۴۱) حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جا کر آپ سے خادم طلب کریں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھیں اور آٹا

(۷۴۰) سابقہ حوالہ (۷۱)

(۷۴۱) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۶/۲۱۵۔۲۱۶/ ۳۱۱۳۔ اطرافہ) صحیح مسلم (۴/۲۰۹۱/۲۷۲۷)

گوندھتی تھیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں پر نشان پڑ گئے تھے، پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گئیں، اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تھا، وہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پایا، تین مرتبہ جا کر واپس آئیں اور سرکار عشاء پڑھ کر واپس تشریف لائے۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آج فاطمہ آپ کے پاس کئی مرتبہ آئیں اور ہر مرتبہ آپ کو تلاش کر رہی تھیں اور یہ ٹھنڈی رات کا واقعہ ہے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مَاجَاءَ بِهَا الْيَوْمَ إِلَّا حَاجَةٌ'' اس کو آج نہیں لائی مگر کوئی حاجت، پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مکان سے نکلے یہاں تک کہ ہمارے دروازے پر کھڑے ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور فاطمہ اپنے اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت طلب فرمائی۔ میں نے کھڑے ہونے کے لیے حرکت کی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جس طرح ہو اسی طرح اپنے بستروں پر رہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام داخل ہوئے اور ان دونوں کے سروں کے قریب بیٹھ گئے اور سردی کی وجہ سے اپنے قدم دونوں کے درمیان داخل فرمائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ پر محسوس کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! آج تو کیا ضرورت لے کر آئی تھی؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میں چکی پیستی ہوں جس سے مجھ کو مشقت ہوئی ہے اور میرے ہاتھ پر نشان پڑ گئے اس لیے میں آپ کے پاس آئی تھی کہ آپ مجھ کو کوئی خادم دیں، سرکار نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلا دوں جو اس سے زیادہ بہتر ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۴ مرتبہ ''اللہ اکبر'' ۳۳ مرتبہ ''سبحان اللہ'' ۳۳ مرتبہ ''الحمد للہ'' پڑھ لیا کرو۔ یہ اس سے زیادہ افضل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے میں نے اس کو ترک نہیں کیا، ابن الکواء نے کہا، کیا لیلۃ صفین میں بھی ترک نہیں کیا؟ فرمایا: افسوس تجھ پر! تو کتنا مجھ کو ملامت کرتا ہے لیلۃ صفین میں بھی میں نے اس کو ترک نہیں کیا، لیلۃ صفین یعنی رات کے آخری حصہ میں بھی یاد آئی تو اس کو پڑھ لیا۔

(۷۴۲) دوسری روایت میں بھی اس طرح ہے، اس میں اللہ اکبر کے بجائے الحمد للہ کو ۳۴بار پڑھنا ذکر فرمایا ہے۔

(۷۴۳) حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں ہیں، جو شخص ان پر پابندی سے عمل کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ وہ دونوں خصلتیں بہت آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ تم میں ایک شخص ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہے، دس مرتبہ الحمد للہ کہے، دس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ یہ زبان پر پڑھنے میں تو ایک سو پچاس ہیں اور ترازو میں ایک ہزار پانچ سو ہیں اور تم میں کوئی شخص جب اپنے بستر کی جانب آئے تو ۳۳ بار ''سبحان اللہ'' ۳۳ بار ''الحمد للہ'' ۳۴ بار ''اللہ اکبر'' پڑھ لیا کرے، یہ زبان پر تو سو ہیں اور ترازو میں ایک ہزار ہیں، پس تم میں کون شخص ہر دن ایک ہزار پانچ سو خطائیں کرے گا۔ ایک شخص نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم اس پر پابندی کیوں نہیں کر سکتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت شیطان تم میں سے ایک کے پاس آتا ہے اور اس کو فلاں فلاں حاجت یاد دلاتا ہے اور جب سوتا ہے، پھر بھی فلاں فلاں حاجت یاد دلاتا ہے، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا آپ ان کلمات کو اپنے ہاتھ پر شمار فرما رہے تھے۔

(۴۲۸) جس کو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہوں وہ کیا پڑھے؟

(۷۴۴) حضرت سیدنا محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے ان ڈراؤنی چیزوں کی شکایت کی جن کو وہ خواب میں دیکھتا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اس کو پڑھ لیا کرو:

''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ

---

(۷۴۲) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۹/۵۰۶/۵۳۶۲) صحیح مسلم (۴/۲۰۹۱) سنن ابو داود (۲/۸۱/۱۵۰۲، ۴/۳۱۶/۵۰۶۵) عارضة الاحوذی شرح جامع الترمذی (۵/۴۷۸/۳۴۱۰، ۴۷۸۔ ۴۷۹/۳۴۱۱، ۵۲۱/۳۴۸۶)

هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ"۔

ترجمہ: میں اللہ تعالٰی کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں اس کے غضب اور عذاب سے، اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وساوس سے، اور اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔

(۴۲۹) سونے کے وقت اچھے خواب کی دعا

(۷۴۵) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ وہ سوتے وقت یہ دعا فرمایا کرتی تھیں:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رُؤْيَا صَادِقَةً غَيْرَ كَاذِبَةً نَافِعَةً غَيْرَ ضَارَّةٍ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سچے خواب کا سوال کرتا ہوں جو جھوٹا نہ ہو، نفع مند ہو نقصان پہنچانے والا نہ ہو۔

(۴۱۵) سونے کے وقت سب سے اخیر میں کیا کہے؟

(۷۴۶) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سوتے تھے تو اپنا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور خیال فرماتے شاید اسی رات آپ کی وفات ہو جائے گی اور سب سے اخیر میں یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ"۔

ترجمہ: اے سات آسمانوں اور بڑے عرش کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے

رب! توراۃ، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے اور گٹھلی کو چیر کر درخت اگانے والے! میں ہر اس شے سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیرے قبضہ میں ہے، اے اللہ! تو پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا، اور تو ہی سب سے آخر میں رہے گا کہ تیرے بعد کوئی نہ رہے گا، اور تیری ذات ظاہر ہے کہ تجھ سے اوپر کچھ نہیں، تو ہی باطن ہے کہ تیرے نیچے کچھ نہیں، میرا قرض ادا کر دے اور مجھ کو محتاجی سے بچا دے۔

(۷۴۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بے شک کوئی شخص جب اپنے بستر پر آتا ہے تو فرشتہ اور شیطان اس کی طرف دوڑتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خیر کے ساتھ اخیر کر یعنی بھلائی کے کلمہ پر اس شخص کو سلا، اور شیطان کہتا ہے: اے اللہ! شر کے ساتھ اخیر کر، پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے، پھر سو جاتا ہے تو فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

(۷۴۸) حضرت سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کوئی مسلمان بندہ نہیں جو اپنے بستر پر آئے اور سوتے وقت اللہ پاک کی کتاب میں سے کوئی سورت پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے، وہ کسی چیز کو نہیں چھوڑتا جو اس کے قریب آئے اور اس کو ایذاء پہنچائے یہاں تک کہ وہ اپنی نیند سے بیدار ہو جب بھی بیدار ہو۔

(۴۳۰) ذکر الٰہی کے بغیر سونے کی مذمت

(۷۴۹) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص لیٹا یعنی سویا اور اس نے ذکر الٰہی نہ کیا مگر اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت ہوگی۔

(۷۴۸) سنن ترمذی (۵/۴۷۶/۳۴۰۷) معجم الکبیر (۷/۲۹۳/۷۱۷۵)

(۷۴۹) سنن ابوداود (۴/۲۶۴/۴۸۵۶، ۴/۳۱۴/۵۰۵۹) شعب الایمان (۱/۴۰۴/۵۴۴-۵۴۵)

(۴۳۱) جو شخص نیند میں چونک پڑتا ہو کیا پڑھے؟

(۷۵۰) حضرت سیدنا عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سرکار سے شکایت کی کہ وہ سوتے ہوئے چونک پڑتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو بستر پر لیٹے اس کو پڑھ لیا کر:

''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنُ''۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں، اس کے غضب اور سزا اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وساوس سے، اور اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔

اس شخص نے اس دعا کو پڑھا تو اس کی شکایت دور ہوگئی۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنی اولاد میں سے جو کلام کر سکتا تھا اس کو یہ دعا سکھاتے اور جو کلام نہیں کر سکتے تھے اس کو لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے۔

(۴۳۲) جس کو بے خوابی کا مرض ہو کیا پڑھے؟

(۷۵۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بے خوابی کی شکایت کو جو مجھ کو پہنچائی گئی تھی۔ ارشاد فرمایا: یہ پڑھ لیا کر:

''اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِهْدِ لَيْلَتِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ''۔

---

(۷۵۰) سنن ترمذی (۵/ ۵۴۱۔ ۵۴۲/ ۳۵۲۸) سنن ابوداود (۴/ ۱۲/ ۳۸۹۳) معرفۃ الصحابہ (۵/ ۲۷۷۲/ ۶۵۰۹)

(۷۵۱) معجم الکبیر (۵/ ۱۲۴/ ۴۸۱۷)

ترجمہ: اے اللہ! ستارے چھپنے لگے، اور آنکھیں ٹھہرنے لگیں، تو ہمیشہ زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے، نہ تجھ کو اونگھ آتی ہے نہ نیند، اے حی وقیوم! میری رات کو ہدایت دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔

میں نے اس کو پڑھا، پس اللہ نے میری شکایت دور کر دی۔

(۷۵۲) حضرت سیدنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو بے خوابی ہو جاتی تھی یا ان کو بے خوابی کی شکایت ہو گئی تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو حکم فرمایا کہ سوتے وقت اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ مانگ لیا کریں اللہ کے غضب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وساوس سے اور اس سے کہ وہ حاضر ہوں۔

(۴۳۳) جو شخص رات کو بیدار ہو کیا پڑھے؟

(۷۵۳) حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو یہ دعا پڑھے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے، اللہ پاک ہے، اور تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے، نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے، اور نہ عبادت کی قوت مگر اللہ ہی کی مدد سے، جو بہت بلند اور عظمت والا ہے، اے میرے رب! مجھ کو بخش دے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

---

(۷۵۳) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۳/۳۹/۱۱۵۴) سنن ترمذی (۵/۴۸۰/۳۴۱۴) سنن ابوداود (۴/۳۱۴/۵۰۶۰) سنن ابن ماجہ (۲/۱۲۷۶/۳۸۷۸)

پس اگر وہ کھڑا ہوا اور وضو کرے اس کی نماز قبول کی جائے گی۔

(۷۵۴) حضرت سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رات گزارتا تھا اور رات کو ضرورت کے وقت پانی وغیرہ لا کر دیتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو بیدار ہوتے تو "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ"۔ اللہ پاک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، پاک ہے میرا رب، اور اسی کی حمد ہے، پھر اس کے بعد دیر تک یہ دعا پڑھتے رہتے:

"سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سُبْحٰنَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" اللہ پاک ہے تمام جہانوں کا پالنے والا ہے میرا رب پاک ہے تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

(۷۵۵) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے: جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان بندے کی طرف اس کا نفس رات کو لوٹا دے اور وہ اللہ کی پاکی بیان کرے اور اس سے مغفرت طلب کرے اور دعا کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

(۷۵۶) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی ایک شخص آئے گا جو اہل جنت میں سے ہے، پس انصار میں سے ایک شخص آیا، اس کی داڑھی سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، اس نے اپنے بائیں ہاتھ میں اپنے جوتے لٹکائے ہوئے تھے، جب اگلا دن ہوا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جو اہل جنت میں سے ہے، پس وہی شخص پہلی حالت پر آیا، اگلے روز پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ابھی تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جو اہل جنت میں سے ہے اور وہی شخص پھر اسی حالت میں

---

(۷۵۴) صحیح مسلم (۱/ ۳۵۳/ ۴۸۹) سنن ابوداود (۲/ ۳۵/ ۱۳۲۰) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۶/ ۳۲۸۔۳۲۹/ ۲۵۹۴) شرح السنۃ (۴/ ۲۱۔۲۲/ ۹۱۱) سنن الکبریٰ للنسائی (۱/ ۴۱۶/ ۱۳۱۸)

(۷۵۶) شعب الایمان (۵/ ۲۶۴۔۲۶۵/ ۶۶۰۵) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۳/ ۱۵۱۔۱۵۲/ ۲۲۷۴) شرح السنۃ (۱۳/ ۱۱۲۔۱۱۳/ ۳۵۳۵)

آیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس شخص کے پیچھے گئے اور اس سے کہا: میری میرے والد سے ناراضگی ہو گئی اور میں نے قسم کھالی کہ میں تین رات ان کے پاس داخل نہیں ہوں گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے تین راتوں کے لیے اپنے پاس ٹھکانہ دے دیں تاکہ میری قسم پوری ہو جائے۔ اس نے کہا: ہاں! حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے تھے کہ انہوں نے اس شخص کے ساتھ ایک رات یا تین راتیں گزاریں اور اس کو نہیں دیکھا کہ رات کو تھوڑی دیر کے لیے بھی کھڑا ہوا ہو۔ الا یہ کہ جب وہ بستر پر آتا اللہ کا ذکر کرتا اور اس کی بڑائی بیان کر کے سوجاتا حتیٰ کہ پھر نماز فجر کے لیے کھڑا ہوتا، وضو خوب کامل طریقے پر کرتا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، البتہ بھلائی کے سوا کوئی بات اسے کرتے ہوئے میں نے نہیں سنا۔ جب تین راتیں گزر گئیں قریب تھا کہ میں اس کے عمل کو حقیر جانوں، میں نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! میری اپنے والد سے کوئی ناراضگی اور قطع تعلقی نہیں تھی لیکن میں نے تیرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین مرتبہ تین مجالس میں یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''یطلع الان علیکم رجل من اھل الجنۃ'' ابھی تم پر ایک شخص آئے گا جو جنت والوں میں سے ہو گا، پھر تین مرتبہ تو ہی آیا، میں نے ارادہ کیا تیرے پاس رہوں اور تیرے عمل کو دیکھوں مگر میں نے تجھ کو کوئی زیادہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے، پس وہ کیا چیز ہے جس نے تجھ کو اس مرتبہ پر پہنچا دیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے کہا: میرا عمل کوئی اس کے علاوہ نہیں جو تو نے دیکھا ہے، میں اس کے پاس سے واپس آ گیا، جب میں چلنے لگا اس نے مجھ کو بلایا اور کہا: میرا عمل تو وہی ہے جو تو نے دیکھا مگر یہ کہ میں اپنے دل میں کسی مسلمان کی طرف سے کینہ نہیں پاتا اور نہ کسی سے کسی خیر پر جو اللہ نے اس کو عطا کی ہو حسد کرتا ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسی چیز نے تجھ کو اس مرتبہ تک پہنچایا اور یہ وہ چیز ہے کہ کوئی طاقت رکھنے والا اس کی طاقت نہیں رکھتا (یعنی بہت مشکل ہے)۔

(۷۵۷) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ اپنے بستر پر یا زمین پر اپنے سونے کی جگہ پر جہاں وہ سوتا ہے آتا ہے،

پھر رات کو دائیں یا بائیں کروٹ بدلتا ہے، پھر یہ دعا پڑھتا ہے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور حمد ہے، وہی زندگی اور موت دیتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، اسی کے قبضہ قدرت میں بھلائی ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندہ کو دیکھو! اس وقت بھی یہ مجھ کو نہیں بھولا، میں تم کو اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس پر رحم کیا، اور اس کے گناہوں کو بخش دیا۔

(۷۵۸) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ"۔

ترجمہ: تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، تو پاک ہے اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں، اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما، اور مجھ کو ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو گمراہ مت کر، اور مجھ کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(۷۵۹) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

---

(۷۵۸) سنن ابو داود (۴/۳۱۴/۵۰۶۱) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۱۲/۳۴۱/۵۵۳۱) شعب الایمان (۱/۴۷۵-۴۷۶/۷۵۹)

(۷۵۹) سنن الکبریٰ للنسائی (۴/۴۰۰/۷۶۸۸) الترغیب والترہیب للاصبہانی (۲/۱۳۳/۱۲۹۸)

الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ"۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے قہار ہے، آسمانوں اور زمین کا رب ہے، اور ان دونوں کے درمیان والی چیزوں کا رب ہے بہت غالب بخشنے والا ہے۔

(۷۶۰) حضرت ابن ابی بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے، وہ یہ دعا کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں، بے شک میں گواہی دیتا ہوں بے شک تو ہی اللہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے بے نیاز ہے، وہ تیری ذات ہے کہ نہ اس نے کسی کو جنا نہ کسی سے جنا گیا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ دعا کی ہے، جب اس کے نام کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔

(۷۶۱) حضرت سیدنا عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس درمیان میں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے جا رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تم کو دو بہترین سورتیں جن کو لوگوں نے پڑھا ہو نہ سکھاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے والدین آپ پر نثار ہوں، پس آپ نے مجھ پر "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" کو پڑھا اور جب نماز فجر کی اقامت ہوئی تو نماز میں انہیں دو سورتوں کو آپ نے پڑھا، پھر میرے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: کیا دیکھا تو نے اے عقبہ! ان دونوں کو پڑھ لیا کر جب تو سوئے اور اٹھے۔

---

(۷۶۰) سنن ترمذی (۵/۵۱۵۔۵۱۶/۳۴۷۵) سنن ابو داود (۲/۷۹/۱۴۹۳۔۱۴۹۴) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (۳/۱۷۳/۸۹۱، ۱۷۴۔۱۷۵/۸۹۲)

(۷۶۱) سنن ابو داود (۲/۷۳/۱۴۶۲) سنن الکبریٰ للنسائی (۴/۴۳۸۔۴۳۹/۷۸۴۳۔۷۸۴۴) مسند ابو یعلیٰ (۳/۲۷۸/۱۷۳۶)

(۷۶۲) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات کے درمیان جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے یہ دعا پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَائُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَسْلَمْتُ وَلَکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو منور کرنے والا ہے، اور حمد تیرے لیے ہی ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے، اور حمد تیرے لیے ہی ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کا رب ہے، تو، تیرا قول، تیرا وعدہ، تیری ملاقات، جنت اور دوزخ حق ہیں، اے اللہ! تیری ہی میں نے اطاعت کی، اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا، اور تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا، اور جس سے میں نے جھگڑا کیا تیری ہی مدد سے کیا، یعنی بھلائی میں فیصلہ کے لیے اس لیے میرے سارے گناہ بخش دے، جو میں نے پہلے کئے تھے اور جو بعد میں کئے، چھپ کر یا کھلم کھلا کیے، تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۷۶۳) حضرت شریق الھوزنی فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تھے تو نماز کس چیز سے شروع کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے اور نماز شروع کرتے دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ الحمد للہ کہتے ''سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ'' دس مرتبہ کہتے اور ''سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ'' دس مرتبہ کہتے، دس مرتبہ

---

(۷۶۲) صحیح مسلم (۱/ ۵۳۲۔ ۵۳۳/ ۷۶۹) سنن ترمذی (۵/ ۴۸۱۔ ۴۸۲/ ۳۴۱۸) سنن ابو داود (۱/ ۲۰۵/ ۷۷۱)

(۷۶۳) سنن ابو داود (۴/ ۳۲۲۔ ۳۲۳/ ۵۰۸۵) سنن ابن ماجہ (۱/ ۴۳۱/ ۱۳۵۶)

استغفار کرتے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" دس مرتبہ پڑھتے اور دس مرتبہ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ" اے اللہ! میں تجھ سے دنیا کی تنگی اور قیامت کے دن کی تنگی سے پناہ چاہتا ہوں۔

پھر نماز شروع فرماتے۔

(۷۶۴) حضرت سیدنا محمد ابن علی بن عبد اللہ بن عباس عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گزاری۔ آپ جب نیند سے بیدار ہوئے تو وضو کے لیے کھڑے ہوئے، اپنی مسواک لی، پھر مسواک کی، اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی: "اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ (آل عمران) الخ" بلا شبہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں دلائل ہیں اہل عقل کے لیے، جن کی حالت یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد بھی کرتے ہیں کھڑے بھی بیٹھے بھی لیٹے بھی، اور آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں غور کرتے ہیں، اے پروردگار! تو نے اس کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا، تیری ذات پاک ہے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما۔ یہاں تک کہ سورت ختم کرنے کے قریب ہو گئے یا سورت کو ختم فرما لیا، پھر وضو کیا اور اپنے مصلّٰی پر آ کر دو رکعت نماز پڑھی۔

(۷۶۵) حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں سے خوش ہوتا ہے، ایک تو وہ شخص جو بہترین گھوڑے پر سوار ہو اس کے اصحاب کو شکست ہو جائے اور یہ جما رہے، اگر مارا گیا تو شہادت کی موت نصیب ہوئی اور اگر باقی رہا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے خوش ہو کر ہنستا ہے، اور ایک وہ شخص جو رات کے درمیان کھڑا ہو اس کو کوئی نہیں جانتا کہ اس نے وضو کیا اور کامل کیا، پھر اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور حمد بیان کی، اور حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور قرآن شروع کیا، پس یہ وہ شخص ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو کہ بے شک اس کو میرے سوا کوئی

---

(۷۶۴) صحیح مسلم (۱/۵۳۰/۷۶۳/۱۹۱) سنن ابوداود (۱/۱۵-۱۶/۵۸، ۲/۴۴/۱۳۵۳)

دکھائی نہیں دیتا۔

(۴۳۴) جب رات میں آسمان کی طرف دیکھے کیا پڑھے؟

(۷۶۶) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات کا کچھ حصہ گزارنے کے بعد گھر سے باہر نکلے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیت تلاوت کی: ''اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾'' پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھی:

''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّمِنْ بَیْنِ یَدَیَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ''۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر دے، اور میری آنکھ، اور میرے کانوں، اور میرے دائیں، اور بائیں، اور میرے سامنے نور کر دے، اور میرے پیچھے نور کر دے، اور میرے اوپر اور پیچھے نور کر دے، اور قیامت کے دن میرے نور کو اور زیادہ کر دے۔

(۴۳۵) جب رات کو اپنے بستر سے اٹھے، پھر دوبارہ لیٹے کیا پڑھے؟

(۷۶۷) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی رات کو اپنے بستر سے اٹھے تو پھر اس کی طرف لوٹے تو اسے چاہیے کہ اپنے ازار کے ایک کنارے سے اس کو جھاڑ لے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے

---

(۷۶۶) صحیح بخاری (۶۳۱۶) صحیح مسلم (۷۶۳)

(۷۶۷) سابقہ حوالہ (۷۱۳)

بعد اس پر کیا چیز آ گئی ہے، پھر لیٹے اور یہ دعا پڑھے:

''بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ''۔

ترجمہ: تیرے نام کے ساتھ اے اللہ! میں نے اپنا پہلو رکھا، اور تیرے ساتھ ہی اٹھاؤں گا، اگر تو میرے نفس کو روکے تو بخش دے، اور اگر تو اس کو لوٹائے تو اس کی حفاظت فرما، اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۷۶۸) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گزاری، پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور بستر پر لیٹے تو میں نے سنا آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عَقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ اَللّٰهُمَّ لَا اَسْتَطِيْعُ ثَنَاءً عَلَيْكَ وَلَوْ حَرَصْتُ وَلٰكِنْ اُثْنِيْ عَلَيْكَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ''۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں، اور تیری خوشنودگی کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری تجھ سے ہی پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! اگر میں حرص بھی کروں تب بھی تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، لیکن میں تیری وہی تعریف کرتا ہوں جیسی کہ خود تو نے اپنی تعریف کی۔

(۴۳۶) لیلۃ القدر کی دعا

(۷۶۹) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں اس میں کیا دعا مانگوں؟ ارشاد فرمایا: یہ دعا کر:

(۷۶۸) سنن ترمذی (۵/ ۵۶۱/ ۳۵۶۶) سنن ابوداود (۲/ ۶۴/ ۱۴۲۷) سنن ابن ماجہ (۱/ ۳۷۳/ ۱۱۷۹) معجم الاوسط (۲/ ۲۸۳/ ۱۹۹۲)

(۷۶۹) سنن ترمذی (۵/ ۵۳۴، ۳۵۱۳) سنن ابن ماجہ (۲/ ۱۲۶۵/ ۳۸۵۰) شعب الایمان (۳/

''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ''۔

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس مجھ کو بھی معاف فرما۔

(۴۳۷) جب اچھا خواب دیکھے کیا پڑھے؟

(۷۷۰) حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، پس اس پر اللہ کی حمد کرے اور اس کو بیان کرے اور جب اس کے علاوہ ایسا خواب دیکھے جسے ناپسند کرتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، پس اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے، پس بے شک وہ اس کو نقصان نہیں دے گا۔

(۴۳۸) جب برا خواب دیکھے کیا پڑھے؟

(۷۷۱) حضرت سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھ کو بیمار بنا دیتا تھا یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ ارشاد فرماتے تھے: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، پس جب تم میں کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس سے بیان کرے جس سے وہ محبت کرتا ہے، اور جب تم میں کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اس کے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ چاہے اور بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے، پس بے شک وہ اس کو کوئی نقصان نہیں

۴۳۸/۷۷۰/۳) سنن الکبریٰ للنسائی (۶/۲۱۸/۱۰۷۰۸)

(۷۷۰) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۲/۴۳۰/۷۰۴۵) سنن ترمذی (۵/۵۰۵/۳۴۵۳)

(۷۷۱) فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۲/۴۳۰/۷۰۴۴) صحیح مسلم (۴/۱۷۷۱۔۱۷۷۲) شعب الایمان (۴/۱۸۷/۴۷۵۹)

پہنچائے گا۔

(۷۷۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اس کو ناپسند ہے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے، پھر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ وَسَیِّئَاتِ الْاَحْلَامِ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں شیطانی عمل سے اور برے خوابوں سے۔

پس بے شک وہ کچھ نہیں ہوگا (یعنی اس خواب سے نقصان نہیں ہوگا)۔

(۴۳۹) ناپسندیدہ خواب بیان کرنے کی ممانعت

(۷۷۳) حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: میں نے خواب دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سختی سے منع کیا اور فرمایا کہ شیطان خواب میں تیرے ساتھ جو کھیل کرتا ہے اس کی کسی کو خبر مت دے۔

(۴۴۰) جب خواب کی تعبیر دے کیا دعا پڑھے؟

(۷۷۴) حضرت سیدنا ابن نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر تشریف فرما ہوتے اور اچھا خواب آپ کو پسند تھا، آپ ارشاد فرماتے: "ھَلْ رَاٰی اَحَدٌ کُمْ رُؤْیَا" کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔

حضرت ابن زمل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دریافت فرمانے پر

---

(۷۷۲) صحیح مسلم (۴/۱۷۷۶) سنن ابن ماجہ (۲/۱۲۸۷/۳۹۱۳) شرح السنۃ (۱۲/۲۰۷/۳۲۷۷) مسند ابو یعلیٰ (۴/۱۸۰/۲۲۶۲)

(۷۷۴) سابقہ حوالہ (۱۴۲)

میں نے کہا: میں نے دیکھا ہے، ارشاد فرمایا: ''خَیْرٌ تَلْقَاہُ وَشَرٌّ تَوَقَّاہُ وَخَیْرٌ لَنَا وَشَرٌّ لِاَعْدَآءِ نَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اُقْصُصْ'' خیر سے تو ملاقات کرے اور شر سے بچے، بھلائی ہمارے لیے اور شر ہمارے دشمنوں کے لیے ہو، اور ہر قسم کی سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہے۔ بیان کر، پھر پورا واقعہ بیان فرمایا۔

(۷۷۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوں اور میرے پاس دوات اور کاپی ہے اور میں سورۃ صٓ کے شروع سے لکھ رہا ہوں۔ یہاں تک کہ جب آیت سجدہ پر پہنچا تو دوات، کاپی اور درخت نے سجدہ کیا اور میں نے ان کو سنا وہ سجدہ میں پڑھ رہے ہیں:

''اَللّٰھُمَّ احْطُطْ بِھَا وِزْرًا وَاحْرُزْ بِھَا شُکْرًا وَاَعْظِمْ بِھَا اَجْرًا''۔

ترجمہ: اے اللہ! اس کی وجہ سے گناہ کو مٹا دے اور اس کے ذریعے شکر کی حفاظت فرما، اور اس کے ذریعے اجر کو زیادہ فرما۔

اور پھر جس طرح تھیں ویسے ہی ہو گئیں اور جب میں بیدار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کی خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے خیر کو دیکھا اور خیر ہی ہو گی۔ تو سویا اور تیری آنکھ سوئی، ایک نبی کی توبہ تجھ کو یاد دلائی گئی اس وقت بخشش کا انتظار کیا کر، اور ہم بھی اس کے منتظر ہیں جس کا تو انتظار کرتا ہے۔

اس ترجمہ سے اگر فائدہ ہو جائے تو دعا کر دیں اللہ تعالیٰ ہمیں باعمل بنائے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اختتام ۶ ربیع الاول بروز جمعۃ المبارک

۲۰۰۳-۵-۹

خلیل احمد قادری خادم کھرپیڑ شریف، حبیب آباد، اوکاڑہ

خادم التدریس: جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور نمبر ۸

ماخذ ومراجع

(۱) عمل الیوم واللیلۃ: للنسائی، تحقیق فاروق حمادۃ، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
(۲) فتح الباری شرح صحیح البخاری: حافظ ابن حجر العسقلانی، مطبوعہ دار الفکر، بیروت
(۳) صحیح مسلم بن الحجاج: تحقیق وترقیم محمد فؤاد عبد الباقی، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ
(۴) سنن الترمذی: تحقیق احمد شاکر، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت
(۵) سنن ابن ماجہ: تحقیق محمد فؤاد عبد الباقی، مطبوعہ مکتبۃ العلمیۃ، بیروت
(۶) مسند الامام احمد بن حنبل: تحقیق احمد شاکر، مطبوعہ دار المعارف، مصر
(۷) مصنف عبد الرزاق الصنعانی: تحقیق حبیب الرحمٰن الاعظمی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت
(۸) شرح مشکل الآثار: للامام ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی، تحقیق شعیب الارناؤوط، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
(۹) شرح معانی الآثار: للامام الطحاوی، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(۱۰) شعب الایمان: امام البیہقی: تحقیق محمد سعید بسیونی زغلول، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(۱۱) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال: للمتقی الہندی، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
(۱۲) سنن الکبریٰ: للامام البیہقی، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت
(۱۲) سنن الکبریٰ: للامام النسائی، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(۱۴) المستدرک علی الصحیحین: لابی عبد اللہ الحاکم، مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیۃ
(۱۵) الترغیب والترہیب: حافظ ابی القاسم بن اسماعیل الاصبہانی، تحقیق ایمن صالح شعبان، مطبوعہ زغلول، بیروت، مطبوعہ دار الحدیث، مصر
(۱۶) الادب المفرد: للامام محمد بن اسماعیل البخاری، تحقیق سمیر الزہیری، مطبوعہ مکتبۃ المعارف،

السعودیۃ
(۱۷) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان: تالیف علاء الدین بن بلبان الفارسی، تحقیق شعیب الارناؤوط، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
(۱۸) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ: لعز الدین ابن الاثیر، مطبوعہ دار الفکر، بیروت
(۱۹) معرفۃ الصحابۃ: حافظ ابی نعیم الاصبہانی، تحقیق عادل العزازی، مطبوعہ دار الوطن، السعودیۃ
(۲۰) صحیح ابن خزیمہ: تحقیق محمد ناصر الدین الالبانی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت
(۲۱) معجم الکبیر: امام ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، مطبوعہ دار الصمیعی، السعودیۃ
(۲۲) معجم الاوسط: حافظ الطبرانی، تحقیق طارق بن عوض اللہ وعبد المحسن الحسینی، مطبوعہ دار الحرمین، مصر
(۲۳) تہذیب الکمال فی اسماء الرجال: حافظ ابی الحجاج یوسف المزی، تحقیق بشار عواد معروف، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
(۲۴) تاریخ دمشق: لابن عساکر، مخطوط الظاہریۃ، ومطبوعہ لبنان
(۲۵) حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: حافظ ابی نعیم الاصبہانی، مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت
(۲۶) موارد الظمآن الی زوائد صحیح ابن حبان: حافظ الہیثمی، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(۲۷) شرح السنۃ: امام البغوی، تحقیق زہیر الشاویش وشعیب الارناؤوط، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت
(۲۸) عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی: لابن العربی المالکی، مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت
(۲۹) الطبقات الکبریٰ: لابن سعد، مطبوعہ دار صادر
(۳۰) دلائل النبوۃ: للامام البیہقی، تحقیق عبد المعطی قلعجی، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(۳۱) مسند ابی یعلی الموصلی: تحقیق حسین سلیم اسد، مطبوعہ دار المامون، دمشق
(۳۲) میزان الاعتدال فی نقد الرجال: حافظ الذہبی، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت

(۳۳) مَجمع الزوائد ومنبع الفوائد: حافظ الہیثمی، مطبوعہ دارالفکر، بیروت

(۳۴) مسند الطیالسی: مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیۃ

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ)

مواقف ضحک و بکی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عربی)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسکرانا اور رونا (مترجم)

مؤلف
الشیخ نعیم مصطفیٰ

مترجم
محامد العلماء نقیب البرکات فخرِ رضویت
الشیخ المفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ
مہتمم و شیخ الحدیث شام المدارس دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد

بہ تعاون: مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ شاہراہ مفتی محمد خلیل خان حیدرآباد

ناشر
فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور